

مُہسلان ماؤں، بہنوں کی دینی تعلیم و تربیت کا **قوانین و ضابطہ**

خواتین کا دینی معیار

نظر ثانی شد و ایڈیشن



اکابرین کی مستندیت سے انجمن التائید و ترغیب علم و فن

تالیف
مفتی ابوالیاس شاہ منہضو

السيف
8313-8264214

مسلمان ماؤں بھنوں کی دینی تعلیم و تربیت کا عوامی نصاب

خواتین کا دینی مُعَلِّم

اکابر کی مستند کتب سے دلنشین انداز میں مرتب شدہ عام فہم مجموعہ

• تجوید • عقائد • مسنون اعمال

• مسائل • تربیت اولاد

مفتی ابوالسباب شاہ منصو

السعید

خواتین کا دینی معلم

جملہ حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

مطابقت	خواتین کا دینی معلم
مصنف	مفتی نیا پوہ شاہد مسعود
طبع ہوا	1428ھ - 2007ء	
طبع ہوا	1429ھ - 2008ء	
طبع ہوا	1430ھ - 2009ء	
طبع ہوا	1430ھ - 2009ء	
طبع ہوا	1430ھ - 2009ء	
طبع ہوا	والد علیہ

مفتی کے پتے

پاکستان کے تمام شہروں میں کتاب خانے

0313-9964214

فہرست

۱۶	۱۶۔ انتخاب.....	۱۶
۱۷	۱۷۔ یزنجی و شامت کا مقدمہ، اللہ کی شان.....	۱۷
۱۹	۱۹۔ نیلی شامت کا مقدمہ، نہیں مشہور پیش منظر.....	۱۹
۲۱	۲۱۔ نورس کا طریقہ تدریس.....	۲۱
	پہلا باب: تجویز	
۲۵	۲۵۔ سبق ۱: تجویز، حروف تہجی.....	۲۵
۲۶	۲۶۔ سبق ۲: حروف مشدّدہ (عائت طبع حروف).....	۲۶
۲۷	۲۷۔ سبق ۳: حروف متحرک، وواو، (پہلے درجہ حروف).....	۲۷
۲۹	۲۹۔ سبق ۴: حرکات (- - -).....	۲۹
۳۱	۳۱۔ سبق ۵: یزیم (- - -).....	۳۱
۳۲	۳۲۔ سبق ۶: تشدید (- - -).....	۳۲
۳۳	۳۳۔ سبق ۷: - - - - -.....	۳۳
۳۵	۳۵۔ سبق ۸: نسخہ (- - - -).....	۳۵
۳۶	۳۶۔ سبق ۹: حروف شروع کرنے کا طریقہ.....	۳۶
۳۷	۳۷۔ سبق ۱۰: حروف ختم کرنے کا طریقہ.....	۳۷
۳۸	۳۸۔ سورۃ الفاتیحہ.....	۳۸

۳۹	سورۃ التین	۳۹
۴۰	سورۃ الفلق	۴۰
۵۰	سورۃ المناجیہ	۵۰
۵۱	سورۃ ملکوت	۵۱
۵۱	سورۃ النور	۵۱
۵۲	سورۃ النحل	۵۲
۵۳	سورۃ الطہ	۵۳
۵۳	سورۃ الزمر	۵۳
۵۴	سورۃ الشوریٰ	۵۴
۵۵	سورۃ النازعات	۵۵
۵۵	توبہ النمری	۵۵

دوسرا باب: عقائد

۵۹	تہ تحقیق	۵۹
۵۰	توبہ کے کلمہ	۵۰
۵۱	توبہ کے کلمہ	۵۱
۵۱	توبہ کے کلمہ	۵۱
۵۱	توبہ کے کلمہ	۵۱
۵۱	توبہ کے کلمہ	۵۱
۵۲	توبہ کے کلمہ	۵۲
۵۳	توبہ کے کلمہ	۵۳
۵۴	توبہ کے کلمہ	۵۴
۵۵	توبہ کے کلمہ	۵۵
۵۵	توبہ کے کلمہ	۵۵

- ۵۵ قریب ۵۵
- ۵۷ نسبت اور جنم ۵۷
- ۵۷ اعتباری تحکیم ۵۷

تیسرا باب: مسنون اعمال

- ۶۰ صبح اٹھتے وقت ۶۰
- ۶۲ مسرے سے متعلق سنتیں ۶۲
- ۶۲ نماز کے دوران جو کچھ نہ کرنا ۶۲
- ۶۲ اشراق کی نماز ۶۲
- ۶۲ صبح کا ناشتہ ۶۲
- ۶۲ پشمت کی نماز ۶۲
- ۶۲ مسنون مساجد ۶۲
- ۶۶ نماز کی فکر و توجہ ۶۶
- ۶۹ چنے کی سنتیں ۶۹
- ۷۰ نماز میں داخل ہونے کے وقت کی سنتیں ۷۰
- ۷۰ رات کی سنتیں ۷۰
- ۷۲ مختلف سنتیں ۷۲

مسنون دعاہیں

- ۷۸ صبح کو پڑھنی سنتیں ۷۸
- ۷۸ سورج اٹھتے وقت کی ۷۸
- ۷۸ شام کو پڑھنے ۷۸
- ۷۹ صبح اور شام میں ایک خاص دعا ۷۹
- ۷۹ سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں ۷۹

۱۵۱. جب سوارسی پر چڑھ جائے ۸۲
۱۵۲. جب کسی مسئلہ پر دو یا دو سے زائد حل مل سکتے ہیں تو اس کو چھوڑ کر دوسرے مسئلہ پر چلے جانا ۸۲
۱۵۳. شہر کو چھوڑ کر بارہ گجروں کے فاصلے پر چلے جانا ۸۲
۱۵۴. چھوٹی گاڑی بڑی گاڑی کے ساتھ ۸۲
۱۵۵. جب چینی شادی نہ ہو ۸۵
۱۵۶. توفیق غفر کے لئے ۸۵
۱۵۷. اعمال اور توفیق کا تعلق ۸۵
۱۵۸. توفیق نماز کے لئے ۸۶
۱۵۹. موت شدہ اہل ایمان کی تشکیش ۸۶
۱۶۰. اپنے والدین اور مومن مسلمانوں کی خدمت میں ۸۶
۱۶۱. صحت کے لئے ۸۶
۱۶۲. پانچ روزہ ۸۶

چوتھا باب: مسائل

۱۶۳. انسداد بیان ۹۰
۱۶۴. انسداد بیان کے لئے ان چیزوں میں کیا ہیں ۹۵
۱۶۵. انسداد بیان ۱۰۰
۱۶۶. پانی کے مسائل ۱۰۲
۱۶۷. جانوروں کے جسم کے کٹاؤں ۱۰۵
۱۶۸. حکم بیان ۱۰۸
۱۶۹. اہل بیت یا اہل بیت کے قاتلان ۱۱۲
۱۷۰. خلیفہ اور ائمہ شیعہ بیان ۱۱۸
۱۷۱. خلیفہ کے احکام ۱۲۲

- ۱۴۶..... دورہ امجدیہ اور اس سے فائدہ..... ۱۴۶
- ۱۴۷..... قعد ویش..... ۱۴۷
- ۱۴۸..... سہ ماہیہ کے وقت..... ۱۴۸
- ۱۴۹..... دعا کا صریح..... ۱۴۹
- ۱۵۰..... سہ ماہیہ اور غوریت فی نماز کا فرق..... ۱۵۰
- ۱۵۱..... نماز کو مدنیہ مکہ میں نے واسطہ کا م..... ۱۵۱
- ۱۵۲..... نماز کو مدنیہ مکہ میں نے واسطہ کا م..... ۱۵۲
- ۱۵۳..... نماز میں طہر و چہرہ اور نجس..... ۱۵۳
- ۱۵۴..... نماز کا بیان..... ۱۵۴
- ۱۵۵..... نماز میں نمازوں کا بیان..... ۱۵۵
- ۱۵۶..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۵۶
- ۱۵۷..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۵۷
- ۱۵۸..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۵۸
- ۱۵۹..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۵۹
- ۱۶۰..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۰
- ۱۶۱..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۱
- ۱۶۲..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۲
- ۱۶۳..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۳
- ۱۶۴..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۴
- ۱۶۵..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۵
- ۱۶۶..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۶
- ۱۶۷..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۷
- ۱۶۸..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۸
- ۱۶۹..... قضا کی نمازوں کا بیان..... ۱۶۹

زکوٰۃ

- ۱۷۰..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۰
- ۱۷۱..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۱
- ۱۷۲..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۲
- ۱۷۳..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۳
- ۱۷۴..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۴
- ۱۷۵..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۵
- ۱۷۶..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۶
- ۱۷۷..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۷
- ۱۷۸..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۸
- ۱۷۹..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۷۹
- ۱۸۰..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۰
- ۱۸۱..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۱
- ۱۸۲..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۲
- ۱۸۳..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۳
- ۱۸۴..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۴
- ۱۸۵..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۵
- ۱۸۶..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۶
- ۱۸۷..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۷
- ۱۸۸..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۸
- ۱۸۹..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۸۹
- ۱۹۰..... زکوٰۃ کا بیان..... ۱۹۰

روزہ

- ۱۹۴..... روزے کا بیان ۱۹۴
- ۱۹۵..... رمضان شریف کے روزے کا بیان ۱۹۵
- ۱۹۶..... قضا روزے کا بیان ۱۹۶
- ۱۹۸..... نذر کے روزے کا بیان ۱۹۸
- ۱۹۸..... نفلی روزے کا بیان ۱۹۸
- ۲۰۱..... حرمی کھانے اور اقطاع کرنے کا بیان ۲۰۱
- ۲۰۳..... روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان ۲۰۳
- ۲۰۹..... جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان ۲۰۹
- ۲۰۹..... جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان ۲۰۹
- ۲۱۳..... روزہ توڑنے کا کفارہ ۲۱۳
- ۲۱۶..... فدیہ کا بیان ۲۱۶
- ۲۱۸..... امکاف کا بیان ۲۱۸

ج

- ۲۲۰..... حج کا بیان ۲۲۰
- ۲۲۳..... قربانی کا بیان ۲۲۳
- ۲۳۰..... عقیقہ کا بیان ۲۳۰

قسم اور مہلت

- ۲۳۲..... قسم کھانے کا بیان ۲۳۲
- ۲۳۳..... قسم کے کفارے کا بیان ۲۳۳
- ۲۳۴..... مہلت ماننے کا بیان ۲۳۴

حلال و حرام

- ۲۳۶..... حلال اور حرام چیزوں کا بیان ۲۳۶

لباس اور پردہ

- ۲۲۷ لباس اور پردہ کے کتابیات. ❊
 ۲۲۷ لباس. ❊
 ۲۲۷ پردہ. ❊

خاتمہ بالخیر

- ۲۲۰ موت کے وقت کیا کیا جائے؟. ❊
 ۲۲۱ تجویز شیعین کا بیان ❊

پانچواں باب: تربیت والد

- ۲۲۵ تربیت کرنے والے کی بنیادی مسئلے ❊
 ۲۲۵ (۱) افلاس
 ۲۲۵ (۲) حقارت
 ۲۲۵ (۳) غم
 ۲۲۹ (۴) علم روز و رات
 ۲۲۹ (۵) احساس امن و امان
 ۲۲۷ (۶) تربیت کرنے والوں کی امداد و ہدایت
 ۲۲۹ ۱- والدی تربیت کی امداد و ہدایت
 ۲۳۰ ۲- اسلامی تربیت کی امداد و ہدایت
 ۲۳۰ بچوں میں پنی جانے والی بیماریوں کی علامتیں
 ۲۳۰ بھوکے بچوں کی علامتیں اور بھوکے بچوں کی امداد و ہدایت
 ۲۳۶ ۳- اسلامی تربیت کی امداد و ہدایت ❊

۵۔ تربیت سے متعلق چند نسخہ وری تجاویز..... ۳۲۵

۱۔ بچے کی تہذیبی اصلاحات کی ذیلی رائے..... ۳۲۵

۲۔ تحصیل اور مختلف کے موقع پر انیم کرنا..... ۳۲۷

۳۔ عمر بچہ اور مدرسہ میں باہمی تعاون کیے کرنا..... ۳۲۸

۴۔ بچے کے ساتھ خفیہ طور پر رہنا..... ۳۲۹

۵۔ چھوٹے بچے کا نظم و انضام اور تربیت کر کے اس کے مطابق پڑھنا..... ۳۳۰

۶۔ علم و تہذیب بننے کے وسائل مہیا کرنا..... ۳۳۵

۷۔ بچوں میں مذہب کی تربیت..... ۳۳۵

۸۔ بچے کی تعلیم اور ان کی تعلیم کرنا..... ۳۳۷

۹۔ بچے کے دل میں ایمان اور شوق پیدا کرنا..... ۳۳۸

۱۰۔ بچہ کی تعلیم اور تہذیبی تعلیم..... ۳۳۹

۱۱۔ بچہ کی تعلیم اور تہذیبی تعلیم..... ۳۳۹

۱۲۔ بچے کی تعلیم اور تہذیبی تعلیم..... ۳۴۱

۱۳۔ بچے کے بکار کے اسباب و وسائل کا طاق..... ۳۴۲

(۱) بچہ..... ۳۴۲

(۲) بچے کے درمیان میں ملی انکشاف اور انکشاف..... ۳۴۴

(۳) طاق اور اس کے تہذیب میں بچے کو ملنے والا فخر و فخر..... ۳۴۴

(۴) بچوں اور تہذیبی تعلیم کے لائقوں کا فارغ اور بچہ کا وقت گزارنا..... ۳۴۵

(۵) بچہ کی تربیت اور بچہ کی دوست..... ۳۴۵

(۶) بچے کے ساتھ تہذیبی تعلیم کا کام سب اور ان کو..... ۳۴۵

- (۷) بچوں کا جنس اور جراثیم پر مشتمل قلمیں: پکنا ۳۴۹
- (۸) دامدینوں کی بچوں کی تربیت سے کڑ روٹھی ۳۴۹
- (۹) شہیم ہونا ۳۴۷

انتساب

اس مشفق ہستی کے نام

جس کے قدموں تلے میری جنت ہے

اور

ان عظیم ماؤں بہنوں کے نام جن کی

مقدس گودوں میں

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے

جانبا ز تربیت پا کر اسلام کو پوری دنیا

میں غالب کریں گے

محترمہ والدہ صاحبہ باریک اللہ فیہا

اللہ کی شان

”خواتین کا دینی معلم“ لکھنے کا پس منظر یہ تھا کہ جب مساجد میں فہم دین کے لیے ”تسہیل بہشتی زیور“ تیار ہوئی تو ذہن میں یہ خیال آیا کہ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے تو بہشتی زیور اصل میں خواتین کے لیے لکھی تھی۔ اس کا مخاطب بھی خواتین تھیں اور اس میں مسائل بھی خواتین کو درپیش گھریلو زندگی اور ان کی مخصوص نفسیات کو سامنے رکھ کر ان کی ضروریات کے مطابق مرتب کئے گئے تھے۔ تسہیل بہشتی زیور میں مؤمن کے صیغہ مذکر میں بدل دیے گئے اور وہ خواتین کے حلقے سے نکل کر مردوں کے درس کے لیے نئے لہارے میں سامنے آئی ہے۔ اگرچہ خواتین بھی اس سے استفادہ کر سکتی ہیں لیکن جو بات کسی طبقے کو خصوصیت سے سامنے رکھ کر کہی جاتی ہے اور اس کی نفسیات، چہنی سطح اور اسے درپیش مخصوص ماحول کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے، اس کی تاثیر بھی اور ہوتی ہے۔ لہذا یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ خواتین کے لئے الگ سے کام کرنے کی ضرورت بہر حال بحال موجود ہے۔

اس کے لیے یہ تدبیر کی گئی کہ بہشتی زیور کے مسائل کو سوال و جواب کی شکل میں مرتب کر لیا گیا۔ سنتوں، آداب و دعاؤں کے لیے دوسری کتابوں مثلاً: ”حکم بہشتی“ اور ”مسنون دعائیں“ سے بھی استفادہ کیا گیا اور یوں اس مجموعے کا پہلا ایڈیشن چھپ کر قارئین تک پہنچ گیا۔ اللہ کی شان کہ پہلا ایڈیشن پانچوں ہاتھ لگا اور دوسرا ایڈیشن جلد ہی چھاپنا پڑ گیا۔ اکثر حضرات نے اسے خواتین کے دینی کورس کے طور پر اپنے اپنے مدارس اور مکتبوں میں شامل درس کیا۔ بعض

اجتہاد نے اس سے کئی کئی سوئختے خریدے اور قرآن میں آئے والی خواتین میں فی ہمیں اللہ
تسلیہ کیے۔ اس طرح کی اطلاعات ملک بھر سے آئیں اور ساتھ میں کئی تباہی ہو گئی۔ ان میں
سے دو تجویزیں اہم تھیں۔ ایک یہ کہ پہلے باب میں سورتوں کا بعض ترجمہ کافی نہیں سمجھو یہ نئے پنجہ
اصول بھی بیان دوسرے چاہئیں۔ دوسری یہ کہ ”تربیۃ الاولاد“ کا موضوع اس میں نہ درج ہو
چاہیے کہ خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کا حصہ ہے۔ ان کو ”تربیۃ الاولاد“ کے شرعی اصولوں
اور طریق کار سے آگاہ کیا جائے۔ ان دونوں مشوروں پر عمل کرتے ہوئے قواعد تجویہ کا
آسان خلاصہ تیار کیا گیا۔ نیز استاد محترم حضرت مولانا ذوالفرحان حبیب اللہ مختار عہد رحمہ اللہ تعالیٰ
کی کتاب ”اسقام اور تربیت اولاد“ میں سے ان ابواب کا انتخاب کیا گیا جو خواتین کی تربیتی
مردہ و بیرون سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی زبان آسان کر کے انہیں بھی اس کتاب کا حصہ
بنالیا گیا ہے۔ حضرت استاد کی اس مفید کتاب کی مکمل تکمیل و تسہیل بھی ان شاء اللہ الملک
سے شائع کی جائے گی۔ زیر نظر ویڈیو میں شریعہ میں دیہی تہذیب و رسوم اور قرآن کے نسخے میں
آنے والے آیات کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے
”آسان ترجمہ قرآن“ سے لیا گیا ہے۔

قد رمین سے مسلسل دعاؤں کی درخواست ہے۔ کتاب کی قبولیت کے لیے بھی اور اس
کی نفعیت کے لیے بھی۔ آمین اللہ تعالیٰ۔

شاہد مشہور

برصاوی ۱۱ اونی ۱۳۰ھ

سرکاری اشاعت کا مقدمہ

پس منظر و پیش منظر

امت مسلمہ کا تعصب سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ ان کی دینی تعلیم و تربیت سے بغیر صریح معاشرے کی تشکیل ممکن نہیں۔ ہمارے ہاں ماشاء اللہ دینی مدارس کی تلاش میں علوم دینیہ کی تعلیم و تعلم کا یومہ معیاری اور مثالی نظام برحق ہے اللہ تعالیٰ سے فضل و کرم ہے اس کا دائرہ اب بنات تک پھیل گیا ہے بلکہ مدارس البنات میں زیر تعلیم طالبات کی روز افزوں تعداد یقین سے بڑھتی ہے۔ لیکن جس طرح عوام الناس اور جدید تعلیم یافتہ معمرات کے لیے دینی تعلیم کے مختلف ایماں کو مرکزی ترتیب و تدوین کا کام بحالی حق تکمیل بنیادی مگر خواتین سے لیے ”تخصیص بالافاضت“ طرز کے مختصر یا طویل ایماں کو رتبہ تیار کیے جانے بھی از حد ضروری ہیں۔ ان کے بغیر یہ خلا برت ہوگا اور نیم تعلیم یافتہ روٹنی زوہ خواتین میدان خالی یا نگر دین سکھانے کے منوالان سے حق نہ منظریت کی تحریک کا کام پوری سمجھت سے انجام دینی رہی رہے گی۔

جس زمانے میں عوام الناس کے لیے عام تعلیم دینی و دنیوی کی بنیادی کے لیے ”تسمیل بہشتی زبیر“ کا کام ہو رہا تھا یہ خیال ہر بار آتا رہا کہ بہشتی زیور دراصل خواتین کے لیے نہیں مکنی ہے۔ اس میں سے سونٹ کا صیغہ نظم کر کے مذکر کے سینوں میں ڈھالنے سے مردوں کے لیے تو نصاب تیار ہو جائے گا مگر خواتین کے لیے عوامی نصاب کی ضرورت پھر بھی باقی رہے گی۔ اب ایک صورت یہ تھی کہ ستر و زنی حجم کے دو کورس تیار کیے جائیں۔ ایک مردوں کے لیے دوسرا خواتین کے لیے۔ دونوں میں یہ ف سیٹے اور چند مخصوص ابواب کے حذف و اضافے کا فرق ہو۔ دوسری صورت یہ تھی کہ خواتین کے لیے مختص نصاب تیار کیا جائے جو

سجارتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اپنے اندر میں مدھے، لیکن ان کی صورتوں سے کو
براہ کرم اور مہتممات کی تعلیم و تربیت کے واسطے سے اپنا فیصلہ سو کریں۔ دوسری
سورت اہل خود قابلیں میں محسوس ہونی جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے ماتحت میں ہے۔

اس میں درج شدہ اور مسائل و مسائل کی ضرورت سے ملاحظہ میں لیں۔ یہ کتاب اور کتابوں
کے لیے انہیں سوال و جواب کی شکل میں مرتب کر دیا گیا ہے۔ انہیں کوئی مسئلہ کسی اور مسئلہ
کتاب سے الگ ہے تو اس کا جواب اس میں درج ہے۔ انہوں نے اس کتاب کے لیے شہرہ کتاب
"میکرو سٹری" کے ساتھ اجازت کی گئی ہے۔ مثنوی قرآن کے بعد کتاب کی شکل کچھ چلی گئی ہے
کہ اس میں کل چار سو باب ہیں۔

(۱) اس کتاب میں قرآن کے متعلق سے سو سوال تھے، ان سو سوالوں اور آیتوں کی شکل میں ہے۔
(۲) دوسرے باب میں فقہ و فرائض و مسائل کے بارے میں ہیں۔

(۳) تیسرے میں سنون افعال اور چالیس سنون افعال ہیں۔
(۴) چوتھے میں ونسو سے لے کر تھیرہ تک کے اہم مسائل درج ہیں۔ دیکھیں گے
جس میں نہ تو کوئی چیز، قربانی اور پر اور نیک و بد و مرد کے مسائل ہیں۔

نورس کی ترتیب کے وقت یہ بات نظر میں رہے کہ ہمیں اس کی تعلیم پر اہتمام دینا ہے
بہر اتفاق و تفریبات کی صحیح درمیانوں میں اس کے ذریعے اپنی تربیت کو بھی مشورہ کی طور پر ملو گے۔
پائے۔ اس طرح اسے کسی حد تک اسے ایک جائز کورس کہا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ اور تسبیح کو
تکرار رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کے اسے مختلف وقت میں یہ بات کھل پڑھا سکتے ہیں۔

مشہور ہے کہ فوجیان طاہرات کی نسبت "عمر نوامین" اپنے گھر کے لیے کی اصلاح اور
تعمیر و ماحول کی تبدیلی میں زیادہ موثر کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ کتاب دنیاوی امور پر نہیں
نوامین کے لیے تھی لیکن ہے اور یہ ان بلند فوجداریوں کی تدریس کے جو مسلمانوں کے فائدوں کی
تربیت کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری اور اہم ہے۔

اب یہ باتیں اس کتاب کے طریقہ کار میں لکھی ہیں۔

کورس کا طریقہ تدریس

وقت:

خواہن اگر کے کام کات میں مصروفیت کی بنا پر زیادہ وقت نہیں دے پاؤں۔ اس لیے ان سے یہ یہ دیکھنے سے زیادہ کی قربانی نہ منسوب کی جائے۔ ان دو مضمونوں میں یہ کورس شہری علاقوں میں چالیس دن اور دیہاتی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ چار مہینوں میں پامانی کر دیا جاسکتا ہے۔ چار گھنٹے اس وقت لیے جائیں اس کا فیصلہ ہم معلم و معارف اپنے علاقے کے حالات کے مطابق بہ طور پر کر سکتی ہے۔ بہت ایک آسان ترتیب عرض کی جاتی ہے۔ شہری علاقوں میں نو اٹھ بجے اس بجے تک بچوں کو اس ویکل اور ہفتوں کو یکم قریب کے لیے بیٹھنے کے بعد شروع ہوئی ہیں۔ دن کی آخر بلے دینی دو روزہ روزہ سرارتے ہیں۔ چار بجے شروع ہوئی ہے۔ ان دنوں کا وقت اس کو اس کے لیے بہت لمبی اور بات سے مضمونوں یا بائبل ہے۔ بعض علاقوں میں دوپہر دو بجے سے چار بجے تک کسی صورت حال ہوئی ہے۔ گرمیوں میں جب اسکول کھلنے کی تمنا ہوئی ہے آجائیں دن کا دن اس کے لیے بہت زیادہ ہے۔

معلم کو یہ سیکے کہ وہ نہ دیکھ لے۔ یہ سیکھنے کے مضمون سے بہت میں اس سے دیکھ لے۔ کھے اور چاہیں مضمون دیکھ لیں۔ ہر دن ہر دن کی شہر کے ساتھ دیکھ لیں۔ اور اس کے دن سوار کے لیے ہر دن میں مضمون مسائل پر حل اور مضمون اہل سکھائے جائیں۔

اسلوب تربیت:

معلم کو روزہ میں صبر کے سوا کچھ نہیں کہہ کر شہر روزہ طاعت کے مضمون اہل میں سے کیا کیے ہیں؟ کون کون سی ذرا چھٹی کون۔ اس وقت کی۔ بحال کی۔ کون کون

پہلا باب

تجوید

پہاڑی باب: مجموعہ

۱۵	سورة التوبة	۹
۱۶	سورة النحل	۱۶
۱۷	سورة النمل	۱۷
۱۸	سورة القصص	۱۸
۱۹	سورة الزمر	۱۹
۲۰	سورة المجید	۲۰
۲۱	سورة الاحقاف	۲۱
۲۲	سورة المؤمن	۲۲
۲۳	سورة الشعراء	۲۳
۲۴	سورة النازعات	۲۴
۲۵	سورة البقرہ	۲۵
۲۶	سورة النور	۲۶
۲۷	سورة النور	۲۷
۲۸	سورة النور	۲۸
۲۹	سورة النور	۲۹
۳۰	سورة النور	۳۰
۳۱	سورة النور	۳۱
۳۲	سورة النور	۳۲
۳۳	سورة النور	۳۳
۳۴	سورة النور	۳۴
۳۵	سورة النور	۳۵
۳۶	سورة النور	۳۶
۳۷	سورة النور	۳۷
۳۸	سورة النور	۳۸
۳۹	سورة النور	۳۹
۴۰	سورة النور	۴۰
۴۱	سورة النور	۴۱
۴۲	سورة النور	۴۲
۴۳	سورة النور	۴۳
۴۴	سورة النور	۴۴
۴۵	سورة النور	۴۵
۴۶	سورة النور	۴۶
۴۷	سورة النور	۴۷
۴۸	سورة النور	۴۸
۴۹	سورة النور	۴۹
۵۰	سورة النور	۵۰

سبق: ۱

تجوید و حروف تہجی

- سوال: ہم تجوید سے کیا مراد ہے؟
- جواب: قرآن مجید نے سورہ و طہٰن کے میں (۱) میں، نونہ (۲) علوم النعلیٰ۔
- علم تجوید "علوم الخفا" کا سب سے پہلا حصہ ہے۔
- سوال: تجوید کی تعریف کیا ہے؟
- جواب: حروف نونہ کے مطابق خوبصورتی سے پڑانا۔
- سوال: حروف تہجی سے کیا مراد ہے؟
- جواب: "الف" سے "ی" تک درج ذیل "۲۹" حروف "حروف تہجی" کہلاتے ہیں۔
- الف، با، تہ، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ص، ض، ط۔
- ظ، ی، ع، غ، ف، ق، ک، گ، م، ن، ہ، و، ی، ر، ی۔
- سوال: حروف تہجی کی ادائیگی کو صحیح طریقہ کیا ہے؟
- جواب: دو قسم کے حروف کی مشق کرنے سے دو طریقے صحیح ہو جائے گی۔
- (۱) حروف مشعرب۔ (۲) حروف منحدہ و مرکبہ۔
- نوٹ: قرآن مجید کا ایک بھی حرف "۲۹" حروف تہجی سے باہر نہیں ہے۔ قرآن مجید صحیح پڑھنا حروف تہجی کی صحیح ادائیگی پر مشروط ہے۔ "بذا معلوم" صحیح پڑا ہے کہ حروف تہجی کی صحیح ادائیگی کے ساتھ مطالعات کو خوب مشق کرو۔

سبق ۲۰

حروف مشتبہہ (ملنے جلتے حروف)

سوال: حروف مشتبہہ کیا ہیں؟

جواب: ایک دوسرے سے ملتے جلتے۔ مثلاً "ح" اور "خ" مشتبہہ ہوتے ہیں۔ ان میں فرق کیا جاتا ہے تو حروف ایک دوسرے سے تباہ ہونے لگتے ہیں۔ مثلاً "ق" اور "ک" مشتبہہ ہیں۔ "ق" اور "ک" کو الگ کرنا اور ان کے درمیان فرق قائم کرنا مشکل ہے۔ (ملاحظہ ہو)۔

انہی حروف میں فرق نہ کر لیں تو یہ۔۔۔ کیسے پڑے گا؟

سوال: حروف مشتبہہ کی پہچان کیسے کی جائے گی؟

جواب: دو طریقے ہیں (۱) نقطوں کے ذریعے (۲) آئینہ کی مدد سے۔

سوال: نقطوں کے ذریعے کیسے پہچانیں گے؟

جواب: مثلاً "ح" اور "خ" کے درمیان فرق قائم کرنے کے لیے ان کے نقطوں کے تحت سے ایک لکیر نکالیں۔ "ح" کے نقطہ کے نیچے ایک لکیر نکالیں۔ "خ" کے نقطہ کے نیچے دو لکیریں نکالیں۔ "ق" اور "ک" کے درمیان فرق قائم کرنے کے لیے ان کے نقطوں کے نیچے سے ایک لکیر نکالیں۔ "ق" کے نقطہ کے نیچے ایک لکیر نکالیں۔ "ک" کے نقطہ کے نیچے دو لکیریں نکالیں۔

سوال: آئینہ کی مدد سے کیسے پہچانیں گے؟

جواب: متعدد بار اپنی منہ سے دیکھا جائے اور آئینے کے منہ سے دیکھا جائے۔ مثلاً "ح" اور "خ" کے درمیان فرق قائم کرنے کے لیے "ح" کے منہ سے دیکھا جائے اور "خ" کے منہ سے دیکھا جائے۔

سبق: ۳

حروف مُفَصَّلُہ و مُرَقَّقَہ (پُر اور بار یک حروف)

حوالہ: حروف مُفَصَّلُہ اور مُرَقَّقَہ کے یا مراءے اور مراءون سے ہیں۔

جواب: ”مُفَصَّلُہ“ سے مراد اور ”مُرَقَّقَہ“ سے مراد یہ حروف ہیں۔

— حروف مُفَصَّلُہ وہ حروف ہیں جن کے ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

نوٹ: یہ ہے ”تکلیف“ سے مراد۔

— حروف مُرَقَّقَہ وہ حروف ہیں جن کے ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

— حروف مُفَصَّلُہ اور مُرَقَّقَہ یہ ہیں۔

حوالہ: ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

جواب: ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

الف: ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

— ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

اس سے پہلے ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

اس کے بھی بار یک ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

— ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

— ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

زیریں صورت میں ہے: ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

— ”تکلیف“ سے مراد یہ ہے کہ ”تکلیف“ سے پہلے ”تکلیف“ ہو جائے۔

اُنہیں اپنے لیے جو چیزیں ہوتی ہیں انہیں اس کے بجائے تو اپنے لیے لے لیں۔

اُنہیں یہ بتا دیجئے کہ "ہاؤسنگ" اور "فیکس" کی بات نہ کرو۔

نوٹ: معصومینہ کو پچھنے پر حروف کو ادا کروا دیتے وقت وہ یہ باتیں کہہ دیتی ہیں۔

(۱) حایات ان مروفہ کو منہ کر کے آ کر ہیں۔

(۲) دونوں کو اپنی حالت پر کہیں۔ گوسن کہیں۔

سبق :-

(2-2) 267

سوال: حرکات تقنی پیر؟ اور مان سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرف کے اوپر نیچے تین علامات (زبر، میم، پش) مخصوص انداز سے لگانی پڑتی ہیں۔ انہیں حرکات کہتے ہیں۔

سوال: حرکات کی دانشی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ان کی ادائیگی میں تعین جی جی اے سے پچھتہ درجی ہے۔ (۱) رک نمبر اور جی کے سے پڑھنا۔ (۲) مد یعنی مثنوی لکھ کر دیکھنا۔ (۳) مجہول یا حوا۔

سوال: ان تین باتوں پر مشابہت کیا ہے؟

[illegible]

اگر ہم سے چھ تو حرف کے آخر میں "ی" کی بات کی جیسے

ان دونوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سانس میں بغیر ٹھہرے ہندی
اداکریں، جیسے "ا۔ب۔ب۔ب۔ب۔ب۔ب۔"

وال: مجہول پڑھنے سے کہا مرا ہے؟

نواب: صحیح طریقے سے دہت فرمائی دوسرے طرف سے (انگریزوں) کو بھیج دے۔

میں نے "کی پیش گوئی" میں "قوت" کے بعد کی طرح اور "فرمان" کے بعد کی طرح "قوت" کی "قوت" کے پیش کی طرح ہے۔ اور "قوت" میں "قوت" کی "قوت" کے بعد کی طرح اور "فرمان" کے بعد کی طرح "قوت" کی "قوت" کے پیش کی طرح ہے۔

— اے اے —

وہی کہ جس نے مجھ سے کہا کہ میں جوتہ بن گیا ہوں۔

نحوۃ: میراث پر دیکھیں کہ "الحق" وہی ہے جو "حق" سے اور "جزا" سے "جائز" ہے۔

انہی کے ساتھ ساتھ ان کے

子

مفت صاحب کو ہے کہ (یہ) ایک لکھو ریہ تو، فی قصہ وہ نے فریے (اگر وہ) نہیں پتا، ہزار

پیش نماز کے بغیر صرف اہل بیت سے شریعت خوب رہا جسے

— *Journal of the American Medical Association*, 1967, 201: 1031-1032.

(۳) ایک ڈھیم میں کی گئی امداد کو تھوڑا سا

میں میں مدد میں رہیں۔ امداد سے پہلے تمام امداد کو تھوڑا سا

سوال۔ امداد کی امداد امداد میں امداد کی امداد کی امداد

جواب۔ امداد کی امداد امداد میں امداد کی امداد کی امداد

ہے۔ امداد کی امداد امداد میں امداد کی امداد کی امداد

مشق

مردوں کی امداد میں امداد کی امداد کی امداد کی امداد

ہے

امداد کی امداد امداد میں امداد کی امداد کی امداد

سبق: ۹

تھاوت شروع کرنے کا طریقہ

سوال: "تھاوت شروع کرنے کا کیا طریقہ ہے؟"

جواب: "تھاوت شروع کرتے پہلے "تھاوت بالذکر من المبطن الموصیٰ بہ ذہن"

تھوڑی سی دیر کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے شروع کریں۔"

۱۔ "تھاوت" سے شروع کرنے کے وقت "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

۲۔ "تھاوت" سے شروع کرنے کے وقت "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

۳۔ "تھاوت" کرتے کرتے "تھاوت" شروع ہو کر بھی "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

تھاوت کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

سوال: "تھاوت کے بعد کیا کرنا ہے؟"

جواب: "تھاوت کے بعد "تھاوت" شروع کرنے کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

پھر "تھاوت" کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

تھاوت کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

سوال: "تھاوت کے بعد کیا کرنا ہے؟"

جواب: "تھاوت کے بعد "تھاوت" شروع کرنے کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

پھر "تھاوت" کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

تھاوت کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

تھاوت کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

تھاوت کے بعد "تھاوت" کے چوتھے کی چاندی سے۔"

سبق: ۱۰

تلاوت ختم کرنے کا طریقہ

- سوال: تلاوت ختم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
- جواب: جس لفظ پر تلاوت مکمل کرنی ہو وہاں وقف کرے۔
- سوال: وقف سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا کیا طریقہ ہے؟
- جواب: سانس اور آواز دونوں بند کرتے کا نام ”وقف“ ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ:
- اگر حرف کے آخر میں گول تہا ہو تو اسے با سے بدل دیں، جیسے: نَعْمَۃً سے نَعْمَہ۔
 - اگر دو زیر ہوں تو ”الف“ سے بدل دیں، جیسے: اَحَدًا سے اَحَدِا۔
 - اس کے علاوہ تمام کلمات کے آخری حرف کو ساکن کر کے پڑھیں، جیسے: حَسْبُکَ سے حَسْبُکَہ، اَحَدٌ سے اَحَدِہ۔
- سوال: وقف کہاں ہوتا ہے؟
- جواب: وقف ہمیشہ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے۔ جیسے: ”يُفِيْمُوْنَ“ میں ”ن“ پر..... اور کونائے ہمیشہ پہلے حرف سے ہیں، جیسے: ”رَفَعْنَاهُمْ“ میں ”ر“ سے لوٹایا جائے گا۔

﴿سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ﴾
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ	بِسْمِ	رَبِّ	اَلْعٰلَمِیْنَ	اَلرَّحْمٰنِ
تمام تعریفیں	اللہ کے لیے	رب	تمام جہان	جو بہت مہربان
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے	جو سب پر مہربان،		

اَلرَّحِیْمِ	مَلِیْکِ	یَوْمِ	اَلْذِیْقِ	اِیَّاكَ	عَمْدُ
رحم کرنے والا	مالک	دن	بدل	صرف تیری ہی	عبادت کرتے ہیں
بہت مہربان ہے،	جو روز جزا کا مالک ہے،	(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں			

وَ	اِیَّاكَ	كَتَبْتَ	اَهْدٰنَا	اَلصِّرَاطَ	اَلْمُسْتَقِیْمَ
اور	صرف تجھ ہی سے	ہمراہ چاہتے ہیں	ہمیں ہدایت دے	راست	سیدھا
اور تجھ ہی سے	ہمراہ لگتے ہیں،	ہمیں سیدھے	راست کی ہدایت	مطا	فرما۔

صِرَاطَ	اَلْبَرِّ	اَنَعَمْتَ	عَلَيْهِمْ	غَرِ	اَلْمَعْصُوْبِ
راست	ان لوگوں کا	تو نے انعام کیا	ان پر	نہ	غضب کیا گیا
ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے۔					

عَلَيْهِمْ	وَلَا	اَلضَّالِّیْنَ
ان پر	اور نہ	جو گمراہ ہوئے
اور نہ ان کے راستے کی جو جھگڑے ہوئے ہیں		

﴿سُورَةُ الْفَتَلٰتِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَّ	رَبُّكَ	بِأَصْحَابِ الْاَفْئِلِ
کیا تم نے نہیں دیکھا	کیسا	کیا	تمہارا رب	ہاتھی والوں کے ساتھ
کیا تم نے نہیں دیکھا	کہ تمہارے	پروردگار نے	ہاتھی والوں کے	ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اَلَمْ	يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيلٍ	وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ
کیا نہیں	کردیا اس نے	اُن کا دوا	گمراہی میں (بیکار)	اور بھیجے اُن پر
کیا اس نے	ان لوگوں کی	ساری چالیں	بے کار نہیں	کردی تھیں؟ اور اُن پر

طٰیْرًا	اَبٰیۤسِلَ	تَدْرِيۡهِمْ	يَحْجَارُوْا	مِنْ سِجِّيلٍ
پرندے	تھنڈ کے تھنڈ	پھینکتے تھے	کنگڑیاں	سے سخت مٹی
غول کے	غول پرندے	چھوڑ دیے تھے،	جو اُن پر گئی	مٹی کے چتر پھینک رہے تھے،

فَعَلَّٰهُمْ	كَعَصْفٍ	مَّا كُوۡلٍ
پس ان کو گروا	بھوس کی طرح	کھائے ہوئے
چنانچہ انہیں	ایسا کر	ہیجے کھایا ہوا بھوسا

﴿سُورَةُ قُرَيْشٍ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا يَلْفُ	قُرَيْشٍ	اِلَّا لَفِيۡهِمْ	رِحْلَةً	اَلِشَّاءِ
مانوس کرنے کے سبب	قریش	ان کا مانوس کرنا	سفر	سردی
چونکہ قریش کے	لوگ عادی ہیں	یعنی وہ سردی اور گرمی کے	موسموں میں	(بہن اور شام کے)

وَالصَّيْفِ ﴿١٠﴾	فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ﴿١١﴾	رَبَّ	هَذَا	الْبَيْتِ ﴿١٢﴾
اور گرمی	پس چاہیے وہ عبادت کریں	رب	اس	گھر
سفر کرنے کے عادی ہیں، اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں،				

الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّنْ جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴿١٣﴾	جَوْعٍ	وَمِنْ	خَوْفٍ	الَّذِي
جو۔ جس	انہیں کھانا دیا	سے	بھوک	اور انہیں امن دیا
جس نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا، اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا۔				

﴿سُورَةُ الْمَائِدَةِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرْءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّبِّ ﴿١٤﴾	فَذَلِكَ الَّذِي	أَرْءَيْتَ	الَّذِي	يُكَذِّبُ
کیا تم نے دیکھا	وہ جو	جھٹلاتا ہے	روز جزا	سزا
کیا تم نے اسے دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو				

يَدْعُ الْبَنِيَّةَ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ	طَعَامِ	يَدْعُ	الْبَنِيَّةَ	وَلَا
دعوت دیتا ہے	یتیم	اور انہیں	دعوت دلاتا	پے
یتیم کو دھتے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا،				

الْمُسْكِينِ ﴿١٥﴾	فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿١٦﴾	الَّذِينَ هُمْ عَنْ	مُسْكِينِ	الْمُسْكِينِ
مسکین	پس خرابی	نمازیوں کے لیے	جو کہ	وہ
پھر بڑی خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں کی جو اپنی نماز سے				

صَلَاتِهِمْ ﴿١٧﴾	سَاهُونَ ﴿١٨﴾	الَّذِينَ هُمْ	يُرَاءُونَ ﴿١٩﴾	صَلَاتِهِمْ
اپنی نماز	غافل (بیع)	جو کہ	وہ	دکھاوا کرتے ہیں
غفلت برتتے ہیں، جو دکھاوا کرتے ہیں،				

وَيَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ ﴿٦﴾
روکتے ہیں (نہیں دیتے)	عام ضرورت کی چیز
اور دوسروں کو معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں	

﴿سُورَةُ الْبَكُورَةِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا	أَعْطَيْنَاكَ	الْكَوْثَرَ ﴿٧﴾	فَصَلِّ	لِرَبِّكَ
بیشک ہم	ہم نے آپ ﷺ کو عطا کیا	کوثر	پس نماز پڑھ	اپنے رب کیلئے
(اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دی ہے، لہذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو				

وَأَنْحَرِ ﴿٨﴾	إِلَّا شَأْنَكَ	هُوَ	الْأَنزِلُ ﴿٩﴾
اور قربانی دے	بیشک آپ ﷺ کا دشمن	وہ	ذمہ کھانا، مراہ، بے نسل
اور قربانی کرو، یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی چیز کئی ہوئی ہے۔			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿سُورَةُ الْكَافُرُونَ﴾

قُلْ	يَتَّابُهَا	الْكَافِرُونَ ﴿١٠﴾	لَا أَعْبُدُ
کہہ دیجیے	اے	کافرو!	میں عبادت نہیں کرتا
تم کہہ دو کہ: "اے حق کا انکار کرنے والوں! میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا			

مَا تَعْبُدُونَ ﴿١١﴾	وَلَا أَنْتُمْ	عَبِيدُونَ	مَا أَعْبُدُ ﴿١٢﴾
جس کی تم عبادت کرتے ہو	اور نہ	تم	عبادت کرنے والے
جن کی تم عبادت کرتے ہو، اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں،			

وَلَا	أَنَا عَابِدٌ	مَا عَبَدْتُمْ	وَلَا أَنْتُمْ	عَبِدُونَ
اور نہ	میں عبادت کرنے والا	جس کی تم عبادت کرتے ہو	اور نہ تم	عبادت کرنے والے
اور نہ میں (آئیدو) اُس کی عبادت کرنے والا ہوں	جس کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو			

مَا أَعْبُدُ	لَكُمْ	دِينَكُمْ	وَلِي	دِينِ
جس کی میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لیے	تمہارا دین	اور میرے لیے	میرا دین
جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین ہے	اور میرے لیے میرا دین۔			

﴿سُورَةُ النَّصْرِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ	نَصْرُ اللَّهِ	وَالْفَتْحُ	وَرَأَيْتَ
جب آجائے	اللہ کی مدد	فتح	اور آپ دیکھیں
جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے	اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ		

الْنَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِينِ اللَّهِ	أَفْوَاجًا	فَسَبِّحْ
لوگ	داخل ہو رہے ہیں	میں اللہ کا دین	فوج در فوج	پس پاکی بیان کریں
وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں	تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ			

بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَأَسْتَغْفِرُ
تعاریف کے ساتھ	اپنا رب	اور بخشش طلب کیجیے اس سے
اُس کی تسبیح کرو	اور اُس سے مغفرت مانگو	

إِنَّهُ	كَانَ	تَوَّابًا
یقیناً وہ	ہے	بڑا توبہ قبول کرنے والا
یقین جانو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔		

﴿سُورَةُ الْمَسَدِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَبِيَّتْ	يَدَا	أَبَى لَهَبٍ	وَتَبَّ	مَا	أَعْنَى عَنْهُ
ٹوٹ گئے	دونوں ہاتھ	ابولہب	اور وہ ہلاک ہوا	نہ	کام آیا اس کے
ہاتھ ابولہب کے بہاد ہوں، اور وہ خود بہاد ہو چکا ہے، اس کی دولت اور					

مَالُهُ	وَمَا	كَسَبَ	سَيَصْلَى	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ
اس کا مال	اور جو	اس نے کمایا	عنقریب داخل ہوگا	آگ	شعلے مارتی
اس نے جو کمائی کی تھی، وہ اس کے کچھ کام نہیں آئی، وہ بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا،					

وَأَمْرَأَتُهُ	حَمَّالَةَ	الْحَطَبِ	فِي	جِيدِهَا
اور اس کی بیوی	لاوٹنے والی	لکڑی (ایندھن)	میں	اس کی گردن
اور اس کی بیوی بھی، لکڑیاں ڈھونڈتی ہوئی، اپنی گردن میں				

جَبَلٌ	مِنْ	مَسَدٍ
رشی	سے	کھجور
مونجھ کی رشی لیے ہوئے		

﴿سُورَةُ الْاٰخِلَافِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	هُوَ	اللَّهُ	أَحَدٌ	اللَّهُ	الصَّمَدُ
کہہ دیجئے	وہ	اللہ	ایک	اللہ	بے نیاز
کہہ دو: ”بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے، اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے تان ہیں، وہ کسی بھائی نہیں،					

لَمْ يَكُنْ	وَلَمْ يُولَدْ	وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ	كُفُوًا	أَحَدٌ
نہاں نہ بنا	اور	نہو نہ نکلا	اور نہ	ہے اس کا
نہ اس کی کوئی اولاد ہے،	اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے،	اور اس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں		

﴿سُورَةُ الْفَلَقِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ	الْفَلَقِ	مِنْ	شَرِّ	مَا	خَلَقَ
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	رب کی	صبح	سے	شر	جو اس نے پیدا کیا	
کہو کہ:	میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں،	ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے،					

وَمِنْ	شَرِّ	غَاسِقٍ	إِذَا	وَقَبَّ	وَمِنْ	شَرِّ	النَّفَّاثِ
اور سے	شر	اندھیرا	جب	چھا جائے	اور سے	شر	پھونکنے والوں
اور اندھیری رات کے شر سے	جب وہ پھیل جائے،	اور ان جانوروں کے شر سے جو (گندے کی)					

فِي	الْعُقَدِ	وَمِنْ	شَرِّ	حَاسِدٍ	إِذَا	حَسَدَ
میں	گرہیں	اور	شر سے	حسد کرنے والا	جب	وہ حسد کرے
گرہوں میں پھونکنے والی ہیں،	اور حسد کرنے والے شر سے	جب وہ حسد کرے۔				

﴿سُورَةُ النَّاسِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ	النَّاسِ	مَلِكِ	النَّاسِ
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	رب کی	لوگ	بادشاہ	لوگ
کہو کہ:	میں پناہ مانگتا ہوں	سب لوگوں کے پروردگار کی،	سب لوگوں کے بادشاہ کی،		

إِلَهُ النَّاسِ	مِنْ شَرِّ	الْوَسْوَاسِ	الْخَنَاسِ
معبود	لوگ	سے شر	و وسوسہ ڈالنے والے
سب لوگوں کے معبود کی، اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے			

أَلَذِي يُوسِسُ	فِي	صُدُورِ	النَّاسِ
جو	وسوسہ ڈالتا ہے	میں	سینے (دل)
لوگ			
جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے،			

مِنْ	الْحِجَةِ	وَالنَّاسِ
سے	جن (جمع)	اور انسان
چاہے وحشت میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔		

﴿آیۃ التَّوْحِيدِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	الْحَيُّ الْقَيُّومُ	لَا تَأْخُذُهُ	سِنَّةٌ
اللہ	نہیں معبود	سوائے اس کے	زندہ
تھکتا نہ آتی ہے اور کچھ			
اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سمجھائے ہوئے ہے، جس کو نہ بھی اور کچھ ملتی ہے			

وَلَا تَوَمُّ	لَهُ	مَا فِي السَّمَوَاتِ	وَمَا فِي الْأَرْضِ	مَنْ ذَا
اور نہ	نہند	اسی کا ہے	جو آسمانوں میں	اور جو زمین میں
کون+جو				
نہ نہند، آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ بھی) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی)، سب اسی کا ہے، کون ہے جو				

دوسرا باب

عقائد

دوسرا باب: عقائد

۱۹.	مذہب	۱۹
۵۰.	مذہب	۵۰
۵۱.	مذہب	۵۱
۵۱.	مذہب	۵۱
۵۱.	مذہب	۵۱
۵۲.	مذہب	۵۲
۵۳.	مذہب	۵۳
۵۴.	مذہب	۵۴
۵۵.	مذہب	۵۵
۵۶.	مذہب	۵۶
۵۷.	مذہب	۵۷
۵۸.	مذہب	۵۸
۵۹.	مذہب	۵۹
۶۰.	مذہب	۶۰
۶۱.	مذہب	۶۱
۶۲.	مذہب	۶۲
۶۳.	مذہب	۶۳
۶۴.	مذہب	۶۴
۶۵.	مذہب	۶۵
۶۶.	مذہب	۶۶
۶۷.	مذہب	۶۷
۶۸.	مذہب	۶۸
۶۹.	مذہب	۶۹
۷۰.	مذہب	۷۰
۷۱.	مذہب	۷۱
۷۲.	مذہب	۷۲
۷۳.	مذہب	۷۳
۷۴.	مذہب	۷۴
۷۵.	مذہب	۷۵
۷۶.	مذہب	۷۶
۷۷.	مذہب	۷۷
۷۸.	مذہب	۷۸
۷۹.	مذہب	۷۹
۸۰.	مذہب	۸۰
۸۱.	مذہب	۸۱
۸۲.	مذہب	۸۲
۸۳.	مذہب	۸۳
۸۴.	مذہب	۸۴
۸۵.	مذہب	۸۵
۸۶.	مذہب	۸۶
۸۷.	مذہب	۸۷
۸۸.	مذہب	۸۸
۸۹.	مذہب	۸۹
۹۰.	مذہب	۹۰
۹۱.	مذہب	۹۱
۹۲.	مذہب	۹۲
۹۳.	مذہب	۹۳
۹۴.	مذہب	۹۴
۹۵.	مذہب	۹۵
۹۶.	مذہب	۹۶
۹۷.	مذہب	۹۷
۹۸.	مذہب	۹۸
۹۹.	مذہب	۹۹
۱۰۰.	مذہب	۱۰۰

عقائد کا بیان

اللہ تعالیٰ:

عقیدہ: ساری دنیا پہلے بالکل نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تو یہ وجود میں آئی۔
عقیدہ: اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔
نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، یعنی کوئی اس کے برابر کا نہیں ہے۔
عقیدہ: اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ: کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں ہے اور سب سے الگ اور منفرد ہے۔

عقیدہ: وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔
وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ باتیں فرماتا ہے، لیکن اس کی گفتگو ہم لوگوں کی گفتگو کی طرح نہیں۔ جو چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے، اس کو روک ٹوک کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ ہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ کسی چیز میں اس کا حصہ دار کوئی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب مصیبتوں اور آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، یعنی اس پر استحقاق سے زیادہ ثواب دے گا۔ وہ سب پر حاکم ہے، اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کے تمام کام حکمت سے پُر ہیں، اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

وہ سب کے کام بنانے والا ہے۔ پہلے بھی اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اور مرنے کے بعد قیامت میں بھی پھر وہی پیدا کرے گا۔

عقیدہ: اس کائناتوں اور صفات سے سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گناہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ذرہ تک نہیں بل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے۔ وہ تمام جہانوں کی حفاظت سے جھکتا نہیں، وہ سب چیزوں کو اپنے قبضہ میں لیے ہوئے ہے۔

عقیدہ: تمام اچھی اور کمال والی صفات اس کو حاصل ہیں، بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں اور نہ ہی کوئی عیب اس میں ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو کچھ اچھا برا ہوتا ہے، سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہیڈ سے جانتا ہے اور اپنے حکم کے مطابق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت سے راز ہیں، ان رازوں کو ہر کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے، جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، لیکن بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ تبارک و تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو ان سے نہ ہو سکے۔

انبیائے کرام:

عقیدہ: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے۔ وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ پیغمبروں کی مکمل اور صحیح تصدیق اللہ تعالیٰ نے نہیں بتائی۔ پس یوں عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں، ان سب پر ہم ایمان رکھتے ہیں، جو ہمیں معلوم ہیں ان پر بھی اور جو معلوم نہیں ان پر بھی۔

آسمانی کتابیں:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اپنے بہت سے پیغمبروں پر نازل فرمائیں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سکھائیں۔ ان سب کتابوں پر ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ سب کتابیں حق تھیں، مگر قرآن کریم نازل ہونے کے بعد ان کے احکام منسوخ ہو گئے۔ اب قیامت تک قرآن کے احکام چلیں گے۔ قرآن کریم کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل دیا۔ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے لے رکھا ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

فرشتے اور جنات:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں اللہ نے انہیں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنا دی ہے، وہ بھی ہمیں دکھائی نہیں دیتی، ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں تیک و بد ہر طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا اور ان کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہوا، ان کو "صحابی" کہتے ہیں اور جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا، اس کو "تابعی" کہتے ہیں اور جس نے تابعی کو اسی طرح دیکھا وہ "تابع تابعی" کہلاتا ہے۔

عقیدہ: صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع کے بہت زیادہ فضائل اور تعریفیں قرآن و حدیث میں آئی ہیں۔ ان سب سے اچھا گمان اور عقیدت رکھنی چاہیے۔ اگر ان کے بارے

میں کسی واقعہ یا کسی موقع پر کسی اختلاف یا رائے کے بارے میں نے تو اسے اپنی ہول
 پنجاب سمجھنا چاہیے۔ اس کی برائی برائے نہ کرنا چاہیے، اور ایمان سے ہاتھ دھوئے کا خط
 ہے۔ قرآن مجید پر بھی اللہ تعالیٰ عظیم اسمیں چاروں پہ پہ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ہو رہے تھے کہ اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تشریف لے جانے کے بعد
 اس کے نائب بنے اور دنیا کا انتظام سنبھالا۔ اس لیے یہ "خلیفہ اول" کہلاتے ہیں۔ قرآن
 اس میں آپ سب سے بہتر ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ و
 دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ چوتھے خلیفہ
 ہیں اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ: مسیحی کا اعتقاد اس ہے کہ باب سے پہلی اولیٰ اور چوتھے خلیفہ کے مرتبہ کو
 نہیں پہنچ سکتے۔

ناہی اور حج پر بھی کی قسم میاں بھی اٹھا دیتے مہار کہ میں اور ہوتی ہیں۔

اور نیائے کرام۔

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے اور رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ہر طرف سے فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے۔
 اپنے شخص کو "کوئی" کہتے ہیں اس شخص سے بھی ایسی باتیں ہوتے تھے ہیں اور وہ اس سے
 نہیں دوستیں بننا ہوتا "کراہت" کہتے ہیں۔

عقیدہ: کوئی کہتے ہیں کہ وہ چوتھی جہ سے گھر جی کے ہوا نہیں دے سکتا۔

عقیدہ: کوئی بھی شخص خدا کا کہیں ہی پیرا ہو چکے اور جب تک نہیں دے اس پتی
 دوسرا شیعہ کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت کا حاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ
 کی باتیں ہیں وہ اس سے میرے درست نہیں ہو رہے۔

عقیدہ: وہ شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو، وہ کبھی بھی خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔

اگر اس کے ہاتھ سے کوئی حیرت انگیز بات دکھائی دے یا تو وہ چادو ہے یا نفسانی اور شیطان
وجہ اور شیعہ ہے۔ اس سے عقیدت ہرگز نہ رکھنی چاہیے۔

عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض راز کی باتیں سوتے یا جاتے ہیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ ان
باتوں کو ”کشف“ اور ”الہام“ کہتے ہیں۔ اگر وہ باتیں شریعت کے مطابق ہیں تب تو قبول
ہیں لیکن اگر شریعت کے خلاف ہوں تو ہرگز قبول نہیں بلکہ مردود ہیں۔
چند کفریہ باتیں:

عقیدہ: ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی سب باتوں کو سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی
بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب لگانا یا اس کا مذاق اڑانا، ان سب باتوں
سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: قرآن و حدیث کے کھلے واضح مطلب کو نہ ماننا اور اس میں اپنے مطلب کے
معانی گھڑنا بدیہی کی علامت ہے۔

عقیدہ: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اول تو گناہ کے قریب بھی نہ جانا
چاہیے، لیکن اگر بدبختی سے اس میں مبتلا ہیں تو اس گناہ کو گناہ ضرور سمجھیں اور اس کی برائی اور
اس کا حرام ہونا دل سے نہ نکالیں، ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

عقیدہ: گناہ چاہے جتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے، ایمان نہیں
جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ
سمجھ لینا کہ آخرت میں ہر حال میں مجھے بڑے درجہات ملیں گے، کوئی پکار نہ ہوگی یا یہ سمجھنا
کہ میری ہرگز کسی طرح بخشش نہ ہوگی، کفر یہ غلطی ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ خوف اور امید
کے درمیان میں رہے۔

عقیدہ: کسی سے غریب کی باتیں پوچھنا اور ان پر یقین کر لینا گنہگار ہے۔

مقید و زیر عقیدہ و یقین کرنا کہ کلمہ سوانہ اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہوتا، اہمیت انجیل کے تمام نظریہ (اسلام کو وہی سے اور ادویہ، لہذا "شف" اور "ہما" سے اور عام لوگوں کو یقینوں سے بخش دیتے، معلوم ہو جاتی ہیں کہ یہ باتیں "مہم الغیب" نہیں بلکہ "انہما الغیب" (غیب کی خبریں) کہلاتی ہیں۔

عقیدہ: کسی کا نام لے کر کافر بنایا جاتا ہے بڑا گناہ ہے۔ ہاں جہاں جہنم کے لوگوں پر اہمیت دیتے ہیں، ان کے نام لے کر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت کی باتوں کے کافر بننے کی طمانہ بنی ہے، ان کو کافر یا معصوم نہیں کہتے۔

سنت و بدعت:

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب سے یہ جو زیادتیاں آئی ہیں، ان کو "سنت" کہتے ہیں۔ ان کی طرح جو کوئی منشاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے منع نہیں فرمایا، ان کو بھی "سنت" کہتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تبارک و تعالیٰ کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے، ان کی سب باتیں قرآن پاک اور حدیث مبارکہ میں نہ ملتی ہیں، ان کو ان باتوں کے علاوہ دین میں کوئی نئی بات ایسا زائد درست نہیں۔ ان کی بات کو "بدعت" کہتے ہیں۔ بدعت بدعت بڑا گناہ ہے۔

مردے کے بعد کیا ہوتا؟

عقیدہ: جب آدمی مر جائے، تو قبر میں لے کر لایا جائے تو قبر کے بعد اور آخر میں نہ کیا جائے تو جس حال میں بھی ہو، اس کے پاس دفن ہوتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرشتہ ہر دم منکر اور دوسرے کا قلم ہوتا ہے۔ یہ منکر دوسرے کو پوچھتے ہیں، تمہارا رب کون ہے؟

۱۔ ان کا جواب "غیب" کا ہے، غیب کی باتیں تو فرشتوں کے چاند نہیں لے سکتے، کوئی عالم غیب نہیں ہو سکتا۔ لہذا غیب غیب کی باتوں کو ان میں پوچھنے والے کو کہتے ہیں۔ یہ صفت صرف

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں ہے۔

تہ اذین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بتا کر یا صورت دکھا کر پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مرد یا عورت ہو تو تعجب و حیرت جواب دیتا ہے، اگر اس کے لئے یہ طریق کا استعمال نہیں کیا گیا ہے، جس کی طرف کڑی توجہ دی جاتی ہے، اس سے غصہ و غضب نہیں ہوتا اور خوشبو کی آبی دانی میں دودھ ملنے سے سوتا رہتا ہے۔ اور اگر مرد یا عورت کو اس سے کوئی سبب سوا ان کے جو یہ میں کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا۔ جتنا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جواب و توجہ اس شخص سے معاف بھی فرمادیتا ہے۔ یہ سب باتیں مرد کو معلوم ہوتی ہیں، مگر لوگ نہیں دیکھتے، جیسے سچ آتی جواب میں بہت پیچیدہ نکلتے ہیں اور پھر آدھی اس کے جوابات سے توجہ بخدا دیتا ہے۔

عقیدہ دوسرے کے بعد جو مرد کا دعویٰ ہوتا ہے، وہ کہ میں شیطان کا بیٹا ہوں یا عورت کا بیٹا ہوں۔ جتنی توجہ دیتے ہیں وہی جتنی دانی ہے اور دوزخیوں کو اس کا کھانا اور حسرت سے یاد دلاتا ہے۔

ایصالِ ثواب

عقیدہ دوسرے کے یہ ہے کہ وہ انتظارِ شریعت کے مطابق ایصالِ ثواب اور نذرانے کرتے ہیں اس کو وہ پہنچاتا ہے اور سنت کے مطابق اپنے لئے اعمال کا ثواب پہنچاتا ہے۔

عذاب سے قیامت اور قیامت:

عقیدہ دوسرے اور پہلی مسئلہ کا یہ علم ہے قیامت کی حالت میں۔ میں نے تو یہ اس سے پہلے ہی دیکھ لیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو خوب انصاف سے شرعی حکمت سے سمجھایا تھا۔ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ قیامت کی قوم کا ایک شخص ہے۔ ننگے کالے اور سیاہی میں ڈھلا ہوا ہے۔ اس کے لئے کہ وہ قیامت کے لئے ہے۔ یہ حکمت اللہ کی عبادت جو اس کو اس سے ایمان سے ایمان کے اور اس مرد کو قیامت کی قیامت کے لئے ہے۔ یہ جنت و جہنم کی قوم ہے۔ وہ قوم از میں پچھلے پڑیں نے اور یہ اسی اور ہم چاہیے کہ یہ جو عذاب و قیامت کے لئے ہے یہاں

جنت اور جہنم:

عقیدہ: جنت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں جین، سلوک، رحمت اور طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی۔ جنتیوں کو کسی طرح کا درد اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں بیسود رہیں گے۔ نہ اس سے غمیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ: اور نہ پیدا ہو چکی ہے۔ اس میں نہ نپ، چھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ اور جہنم میں سے جن میں نہ بھی ایمان ہوگا۔ وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر رہو گے اور انہیں کی سزا سے غم نہ ہوگا اور نہ جہنم میں سے غم نہ ہوگا۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں، وہ بیسود اس میں ہیں اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ: واللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر عذاب دے اور بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اس پر پائل کی رائے ہے۔

عقیدہ: جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا ہے اور بے حد نعمتوں کا منبع ہے۔ اس کی لذت سے مقابلیہ میں تمام نعمتیں بے مثالیت معلوم ہوں گی۔

اختیار خاتمہ کا ہے:

عقیدہ: نہ بھگوتی کیسا ہی بھگوتی جو عمر جس حالت پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے، اسی سے ملتا ہے اس کو چھابہ ہوتا ہے۔

عقیدہ: آدمی عمر جس میں جب آتی ہے کہ وہ مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں ہے، اسے مرنے اور جب وہ کسی کو لے لے اور عذاب سے فرشتے و جہان، اپنے نکلیں، اس وقت نہ تو یہ قبول ہوتی ہے اور نہ وہاں۔

تیسرا باب

مسنون اعمال

تیسرا باب: چوبیس گھنٹے کے مسنون اعمال

۶۰.....	۱۴	کچھ اچھے وقت
۵۹.....	۱۵	نہ نہ بھلائے ہوئے
۶۵.....	۱۶	نہ مرقی نہ زور
۶۱.....	۱۷	نہ ٹاٹا نہ ٹوٹا
۶۲.....	۱۸	نہ ٹٹے کی ٹوٹ
۶۳.....	۱۹	نہ سوئے نہ سوئے
۶۴.....	۲۰	نہ لے لی نہ لے لی
۶۵.....	۲۱	نہ لے لی نہ لے لی
۶۶.....	۲۲	نہ لے لی نہ لے لی
۶۷.....	۲۳	نہ لے لی نہ لے لی
۶۸.....	۲۴	نہ لے لی نہ لے لی
۶۹.....	۲۵	نہ لے لی نہ لے لی
۷۰.....	۲۶	نہ لے لی نہ لے لی
۷۱.....	۲۷	نہ لے لی نہ لے لی
۷۲.....	۲۸	نہ لے لی نہ لے لی
۷۳.....	۲۹	نہ لے لی نہ لے لی
۷۴.....	۳۰	نہ لے لی نہ لے لی

☆..... پانی پینے کے لیے پانی کے برتن میں چھوٹے ٹکڑوں میں لکے پہلے دیواروں یا تھوڑے لمبے ٹکڑوں تک نہیں مڑتے۔ جو کسی رعب پانی کے اندر پہنچتا ہے۔

☆..... چنوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم باب بہت اخلاص و شہادتہ بقیہ کے جاتے تو جو کام کیں اور سر اٹھک کر جاتے تھے۔

☆ .. چیت گدا میں داخل ہونے سے پہلے پوچھا: جیسے ..

"بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ."

۱۵۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت چپے بائیں قدم نہ رکھیں۔

۱۱۔ جب بہن ظفر مریم و آسمانی کے ساتھ بھتیجا دوسرے بہن ہوں تھیں، اتفاقاً

جنو..... انگریزی یا کسی چیز پر قرآن پائے آیت یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم
مبارک لکھا ہوا ہو، دور دورہ اس کی وجہ تو اس کو سنا کر یہ جانتی ہیں کہ یہ نام ہے۔

..... ادا تو یہ جس کو بلا سبک لے چلے میں بند کر دیا گیا ہو یہ کپڑے۔ میں ہی کیا کیا
ہو اس کو پہن کر جا چکا ہے۔

☆ سرخ حاجت کے وقت قلبی طرف سے چیر د کریں۔ نیچے۔ جنوبی شمال یا سجھا

☆... رفع حالات کرتے ہوئے (بغیر شریعہ سے) بات نہ کریں، ای طرح زبان سے اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔

☆..... چوتھے نمبر پر وقت یہ استعمل کرتے وقت مضمون عام کو دیاں باتوں پر لکھیں۔
دیباں باتوں پر لکھیں۔

۱۵۔..... پیر شاہ بابا خانے کی مجلسوں سے بہت بچیں کیونکہ ان کا اب قبر پر شاہ کی مجلسوں سے چھوڑ کر مرنے سے اذیت ہے۔

فصل چارہ کے بعد اولیہ سے ہر نچھٹا اور نچھٹے دونوں حضور اکرم

کے جواب میں ”صدقت و برزت“ کہے۔

﴿..... اذ ان شتم ہو جانے کے بعد درود شریف اور ”دُعائے وسیلہ“ پڑھیں۔ اس کا پڑھنے والا شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ”دُعائے وسیلہ“ یہ ہے:

”اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ النَّائِمَةُ، وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، اِنَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ. اَنْتَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ.“

﴿..... فجر کے وقت دو رکعت سنتیں ہیں۔ ان کا ثواب دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ ہے۔

مسئلہ: سورج کے طلوع، زوال اور غروب کے وقت ہر طرح کی نماز ممنوع ہے۔

ان تین اوقات میں سجدہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ: صبح صادق سے لے کر سورج طلوع ہونے کے پندرہویں منٹ بعد تک

نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اس لیے اس وقت تجویز الوضو بھی نہ پڑھیں، البتہ قضا نماز اور کبدہ تلاوت جائز ہے۔

﴿..... ہر نماز کو اس طرح خشوع و خضوع سے ادا کریں گویا کہ وہ زندگی کی آخری نماز ہے۔

﴿..... نماز میں دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھیں۔ تمام اعضا بھی پُر سکون

ہونے چاہئیں۔

﴿..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرش پر، چٹائی پر اور زمین پر نماز پڑھنا عادت ہے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد:

﴿..... فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ ایک مرتبہ ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ“

تین مرتبہ پڑھنا۔

﴿..... فجر و عصر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکر الہی میں مشغول رہنا۔

﴿..... پانچویں وقت نماز سے فارغ ہو کر کچھ دیر اپنی جگہ بیٹھے رہنا۔ جب تک نمازی

اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، اس کے لیے فرشتے برابر دُعائے مغفرت و دُعائے رحمت کرتے

رہتے ہیں۔

۱۰۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر اشراق کے وقت تک انرا اپنی میں مشغول رہنا۔

اشراق کی نماز:

۱۱۔ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک انرا اپنی میں مشغول رہنا سنت ہے۔ اس میں اصلی اور ہیبتیہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں تک بیٹھیں رہیں۔ درمیانہ درجہ یہ ہے کہ کسی بھی جگہ بیٹھ کر تسبیحات پڑھتی رہے۔ اولیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی کام شروع نہ کرے۔ زبان سے یا دل میں مسلسل اللہ کا ذکر کرتی رہے۔

۱۲۔ جب سورج نکلنے کے بعد اس میں چمک رہا ہے یعنی سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد تو دو رکعت نفل پڑھیں۔ اس نفل پڑھنے پر ایک حج و ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس کو نماز اشراق کہتے ہیں۔ اشراق کے وقت چار رکعت نفل پڑھتے تو اس کی کمال وودائع کی آگ لے پھوٹے گی۔

صبح کا ناشتہ:

۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شہد میں پانی مانگ کر پیا کرتے تھے۔ "نمیہ قمر" نامی کچھ ہادوس کا پانی پینے بھی روایات میں آیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو میٹھا پانی بنوے ہوں تو صبح پانی لے اور صبح بھلوانے ہوں تو شام پانی لے۔

چاشت کی نماز:

۱۴۔ اشراق سے بعد صبح کے کاس کا حق میں لگ جائے، پھر چاشت کے وقت چاشت کی نماز پڑھیں۔

۱۵۔ جب صبح میں تیزی آجائے، یعنی نماز آئندہ پیچھے کہے بعد سے زوال سے ایک ٹھنڈی قمیض کے درمیان دو رکعت یا چار رکعت یا پھر رکعت و آٹھ رکعت پڑھنا۔ بخون ہیں۔ اس کو "چاشت" کی نماز کہتے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ چاشت کی صرف دو رکعت پڑھنے سے آدمی کے بدن میں

موجود تین سوسائیدہ جوروں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور تمام (مغیر وہ) گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ مسند کی جھاگ کے برابر ہوں۔

چاشت کی چار رکعت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دن بھر کے بڑے بڑے کام بآسانی پورے کروا دیتے ہیں۔ اس کے کاموں کی کفالت فرمائیے ہیں۔

چاشت سے فارغ ہو کر پھر گھر کے کام کاج میں لگ جائیے۔

کھانا کھانے کی سنتیں:

زوال کے قریب اکثر کھانا کھانے کی عادت ہوتی ہے، لہذا اب کھانا کھانے کی سنتیں لکھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

مسنون کھانے:

کھانے کی بہت سی صورتیں اور قسمیں ایسا ہوتی جا رہی ہیں اور ہم ان کو اپناتے جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنایا جائے۔ اگر میت بھی ہے تو ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ہمیشہ کے تو کیا کہنے اکرم از کم ایک دفعہ محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے دو چیزیں کھالیجے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمائی ہیں۔ کھاتے وقت اگر یہ سوچ لیا جائے کہ اب تک تو ہم اپنی مرضی و خواہش سے کھاتے رہے ہیں مگر اب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی نیت سے کھائیں گے تو اس میں برکت بھی ہوگی، نور بھی ہوگا اور راحت بھی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

۱۔ روٹی۔ بغیر چھنے ہوئے (بجھوسی والے) آنے کی روٹی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری عمر چھنے ہوئے آنے کی روٹی نہیں کھائی۔ تمام قدیم و جدید اطباء کا اتفاق ہے کہ گندم میں موجود بجھوسی میں فائدے کی فائدے ہیں۔ باضمہ درست رکھتی ہے۔ شوگر کو کنٹرول کرتی ہے۔ آج کل امت اس سنت کو چھوڑ کر اور سفید آنے کی عادی ہو کر بہت سے امراض خصوصاً پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ اور سنتوں بھر افطری طرز زندگی نصیب فرمائے۔

[illegible]

کے کہ جام و حدیث شریع میں تپتی لہو لہو کی شعلوں میں تڑپ رہا ہے۔

(۱) شہرے میں روٹی بھلاؤ۔ ہمارے شہر "شہر" کہتے ہیں۔

(۲) "خبر پورا" یہاں پڑھو گے کہ میں نے کون سے کالج، یونیورسٹی، مہتمماں سے

میں کمال پرچم کے لئے لڑنے کے لئے آیا تھا۔

(۳) "تجارت" کے تحت — زرعی پیداوار، شہر میں باغیچہ کی پیداوار،

(۱) "پیس" پر اس کی کھلی شیشی ہے۔ اس کے منہ پر پلاسٹک ہے۔

(5) ۱۹۹۷-۱۹۹۸: ۱۹۹۷-۱۹۹۸

کتابت و تحقیق اور ادب:

[illegible]

نہایت گورکھ، اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے اس کی حمایت کی ہے۔ یہی بارگاہِ قادریہ ہے۔

یہ سطر کے لئے لکھائی ہوئی

وہابیہ کے عقائد کے بارے میں

۱۰۔ انھیں مکتوب سے کچھ نہ لکھنا، نئی ٹولہ نہ بنانی اور مرے جوتھانا دینا یہ سب تو ہے تمہارا

المناجاة بحمدك يا ذا الجلال والإكرام -

اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں جتنے مقررہ وقت میں کھانے کی بات

زیادہ ہوتی۔

۶۰ یہ چند منقش یہ ہیں

۶۱ کھانے پر قناعت کر لینا، یعنی جتنا اور جیسا مل جائے اس پر راضی رہنا اور اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کھانا۔

۶۲ جو تے ۲۲ ترکہ دے کھانا۔

۶۳ کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ ہو اور بڑا آدمی پہلے اس سے شہدہ کھانا۔

۶۴ کھانا تین انگلیوں سے آگے سے کھایا جاسکتا ہو تو چوتھی انگلی گوشہ مل نہ کرے۔
۶۵ غصہ بہت ضرور ہے ہاتھ کی انگلیاں استعمال کرنا۔

۶۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھانا شروع کرنا۔

۶۷ کھانے سے شہدہ میں بسم اللہ پڑھنا بھول جانے اور زمین پر یا آجائے تو اس طرح پڑھیں "بسم اللہ اولاد و آخراد"۔

۶۸ کھانا اپنی جانب والے کنارے سے شروع کرنا۔ برقی سے بچ کر دوسرے آدمی کے آگے باتھون ڈالنا۔

۶۹ ہر قوم پر مختلف کھانے ہوں، تو مختلف جیسوں سے مختلف چیزیں اٹھا کر لینا جائز ہے۔

۷۰ کھانے میں پھونکنا نہ کریں۔

۷۱ کھانے میں برکات اور شہدہ رکھنا سنت ہے۔ (برکات سے قدرتی برکات مراد ہے۔ آج کا ٹیکیکڑے بنانا وہ مصنوعی برکات نہیں)۔

۷۲ گوشت کا ٹکڑا بڑا ہو تو اس کو چھری سے کاٹ کر پھونکا کر کھانا درست ہے۔

۷۳ گوشت کی چوٹی کو چھری سے کاٹ کر کھانے کے بجائے داغوں سے ٹوٹی کر

کھائیں۔ ازود معتم اور مزیدار معلوم ہوتا ہے۔

۷۴ تیز گرم کھانا نہ کھائیں۔ ذرا مہلکیں۔ کرباخش سمیٹے لیں۔ سہار ہو جائے

تپ کھائیں۔

”اُٹھ کر کھاتے دوئے کھانے کی کوئی چیز یہ قدر نیچے گرہا ہے تو میں وہ کھاؤں۔
 حالانکہ اسے کھا کر مایہی ہے، شیطان کے لیے نہ تپوں میں۔“

”اب آپ کے ساتھ کوئی کھانا کھا رہی ہے تو کئی موقع اس خاص تھوڑی سا کمرہ پیٹ
 بھر کر کھائے۔ اس سے پہلے میں نہ کریں۔ بہت کمزوری ہو کر کھائے کریں۔“

”میں نے سوچا تھا، پتہ کیا ہے۔ اس کو کھانے میں شریک کرنا زیادہ بہتر تھا اس کو
 کھانے سے روکا۔“

”اب کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو دھو کر نوپاٹ لیتا، کیا معلوم ہے۔ شاید اسی حصہ
 میں حق کھانے کا راز رکھی ہو ہو برائی میں، لکھا ہے۔“

”اب وہاں چوٹیں تو پیٹ دھو کر دینی فاقی، اس کے بعد کھانا اور کچھ
 کھانے میں۔“

”اب کھانے سے پہلے ہر کوئی استخوانِ جن کا پیٹنا۔ اور کھانے کے پانچ گھنٹے
 تک وہ (صغیر) صاف نہ کھائے۔“

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْ هٰذَا الطَّعَامِ، وَرِزْقِهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ
 وَلَا قُوَّةٍ۔“

”اب کبھی دوسرے نے دیکھا تو ان کا کھانا کھانے میں کس لیے یہ مانگتا۔
 ”اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنِیْ مِنْ طَعْمِکَ، وَاسْقِنِیْ مِنْ سَقَاکَ۔“

”یہ وہ مانگتا ہے۔“

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِزْقَکَ، وَغَیْرَ رِزْقِکَ، وَارْحَمْہُمْ۔“

”تنبیہ: اس وقت دعا کے یہ نام کھانا کھانے کے بعد پڑھنا چاہئے۔“

”اب کھانے میں بہت فیر ہوگی جہاں کھانا کھانے کے بعد پڑھنا چاہئے اور کھانے کے
 بعد نہ کھائے۔“

پینے کی سنتیں:

- ✽ داکم ہاتھ سے پانی نہیں، ہاکم ہاتھ سے شیطان پانی پیتا ہے۔
- ✽ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنا۔
- ✽ تین سانس میں پانی پینا چاہیے اور برتن سے منہ الگ کر کے سانس لینا چاہیے۔
- ✽ پہلی سانس میں تھوڑا پانی لے، دوسرے میں اس سے زیادہ اور تیسرے میں اس سے زیادہ۔

- ✽ پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔
- ✽ رات کو چھوڑے یا کشمش یا مٹھی پانی میں بھگو کر رکھنا اور صبح کو ان کا پانی پینا، اگر گرمی کی وجہ سے یا دیر تک رکھا رہنے کی وجہ سے نشہ پیدا ہو جائے تو پرگزنہ نہیں، نشہ آور چیز حرام ہے۔

- ✽ کوئی مشروب خود پی کر بچاؤ دوسرے کو دینا ہوتا داکم جانب والے کا حق دیتا ہے۔
- ✽ جو شخص دوسروں کو پلائے وہ خود سب سے آخر میں پیے۔
- ✽ دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا: "اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا مِنْهُ"
- ✽ دودھ کے علاوہ دوسری چیزیں پی کر یہ دعا کرنا: "اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا مِنْهُ حَيْثُ ارَادْنَا"

- ✽ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کمری کا پیالہ تھا جس کے ہاں لوہے کی پتی جڑی ہوئی تھی۔ ہر پینے کی چیز اس میں ڈال کر پی لیتے تھے۔ ایک روایت میں شیشے کا پیالہ بھی آیا ہے۔

شام کے وقت:

- ✽ عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک جو شخص ذکر الہی کرتا ہے، اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار نعمانوں کے آزاؤ کرنے کا ثواب ہوتا ہے۔

۱۔ اگر عمر کے مجامعت میں بھی مشغول ہو جائے تو وقت بوقت قرائت کی جائے اور جس وقت بھی قرائت ہو رہی ہو، اس سے پرہیز کریں۔ ویسے ان باتوں کا تمام عمر ہی خیال رکھنا اور تمام اوقات میں پختہ رکھنا بہت ہی اہم ہے۔

۲۔ جب سراج غروب ہونے لگا تو چھوٹے بچوں کو سرت سے ابرو نہ جائے۔ اگر بچہ بچوں کو ان کو کھڑا کرے، اس وقت شیطان کا لشکر چڑھتا ہے۔

گھر میں دخل ہوتے وقت کی سنتیں:

۱۔ اگر میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں پڑھیں۔

۲۔ اگر میں جہیز ہوں، تو ہوں ویسے ان کو سلام کرنا۔

۳۔ جب گھر داخل ہوں اس کے کسی سے یہ پوچھ نہ کہ وقت و اللہ بیشہ بوقت اطلاع دے۔ اگر کوئی گھر میں نہ ہو، تو اس کے گھر والے کو اطلاع دے۔

۴۔ اگر کوئی کوئی نے کسی کو گھر سے باہر بلا دیا ہے تو اس کو اطلاع دے۔

فی الخدم

۱۔ اگر میں والدین، اس کے کسی ایسی حالت میں بھی ہوتی ہیں۔ یہ کہ کچھ پانی کے ان کو چلا دے، اس کے لیے گھر میں اس کے وقت اس کی بات نہ کہیں۔

رات کی سنتیں:

۱۔ اگر کوئی کے گھر والے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھا کر بخواب جائے اور

"بسم اللہ" پڑھا کر بخواب جائے۔

۲۔ اگر کوئی کے گھر والے پڑھتی ہیں تو ان سے "بسم اللہ" پڑھا کر بخواب جائے۔

۳۔ اگر کوئی کے گھر والے پڑھتی ہیں تو ان سے پڑھتی ہیں تو ان سے "بسم اللہ" پڑھا کر بخواب جائے۔

۴۔ اگر کوئی کے گھر والے پڑھتی ہیں تو ان سے پڑھتی ہیں تو ان سے "بسم اللہ" پڑھا کر بخواب جائے۔

۵۔ اگر کوئی کے گھر والے پڑھتی ہیں تو ان سے پڑھتی ہیں تو ان سے "بسم اللہ" پڑھا کر بخواب جائے۔

۵۵۔ بچوں کو نصیحت میز کو پیاسے میں اور دل گلی کی باتیں کریں۔

۵۶۔ جب بچے نوویں سال کی عمر کے ہو جائیں تو بہن بھائیوں کے ساتھ بھی اٹک اٹک کریں۔

۵۷۔ سرورانی رخصت اور موت وقت خود بھی اور بچوں نے بھی تین تین سلاخیاں دونوں آنکھوں میں سرسنا لیں۔ پچھ تین سرحیدرائیں آنکھوں میں پھر دائیں آنکھوں میں لیں۔
سوئے کے آداب:

۵۸۔ صہارت کے سرحیدرائیں۔ پچھ سے ولسو دو کوئی ہے اور نہ ولسو رلیں۔

۵۹۔ سوئے سے پہلے صہارت کریں۔

۶۰۔ دستہ بچہ تہامید و لیلانہ اسو تو پیشے سے پچھ سے پہنچ جائیں۔

۶۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کمرے سے بچھوئے یا چٹائی پر یا چھڑے اور کھال پر
دو ٹاٹ پڑے

۶۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑھائی پر اور زمین پر دونوں طرف سے دو ٹاٹ بچھ

۶۳۔ دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے کرتے ہوئے۔

۶۴۔ داہنے ہاتھ پر کول آنکھ کرنا۔

۶۵۔ سوئے سے قبل سرورہ ادا لیں، اور غلطی سرورہ دس چار دونوں ہاتھوں کی

مشکیا یاں مل کر ان پر پھوٹا دیں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو سر سے شروع کر کے سجے اس تک،
اس نے جد کرنی طرف پھیر لیں۔ اس صحت سے تین بار کریں۔

۶۶۔ ایسے مزید پڑھنا "اللہم یا رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

۶۷۔ تین بار یہ استغفار پڑھیں "استغفر اللہ لہ لعلی لا الہ الا هو العلی

مفتونہ، وفتون اللہ۔"

۶۸۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ لا ایلہ الا اللہ پڑھیں اور

آخر میں کلمہ طیبہ پڑھ کر سو جائیں۔

۶۶۔ راستہ سو، وہ قدم کا دروازہ لینے سے غافل کی نوبت نہیں آتی۔

تہجد کی نماز:

۱۔ تہجد کی نماز کے لیے اٹھنے کی نیت کر کے سوئے۔

۲۔ تہجد کے لیے نعلین نہ پہنائے رکھ کر سونا۔

۳۔ وضو کو پانی اور صابون سے تیار رکھنا۔

۴۔ عشر کی نماز کے بعد (یا صبح) اور عشاء کے بعد (یعنی گھر و خانگی)

ہے۔ اس میں وقت گمانے سے تہجد کی نماز چھوٹ جاتی ہے اور بھی تو فجر کی نماز قائم جاتی ہے۔

۵۔ اس وقت بھی بات کو ملحوظ رکھنا کہ صبح سے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا۔

فائدہ:

(۱) جس کی تہجد نے وقت تک نہ پڑھی ہو تو عثمانیہ جہاد میں نماز تہجد کی نیت سے

پڑھا جائے۔ یہ نیتیں تہجد میں ضرور پڑھنی ہیں۔ پھر اگر بات کو ملحوظ رکھنا کہ اس وقت

تہجد کی نماز پڑھنا ضرور ہے۔ یہ چار باتیں بھی کافی رہ جائیں گی۔

(۲) تہجد کی نماز ضرور صبح اور عشاء کے بعد پڑھنی ہے۔ نماز ہوئی ہے۔ باقی تو قدر

اس قدر ہی ہیں۔ پڑھیں۔ اور اگر ایسی باتیں ہیں۔ عبادت کریں۔ اگرچہ وہ تہجد کا بدلہ نہ

ہو۔ مگر نماز کے بعد چھوٹی نماز ہے وقت پڑھا کریں۔

مثلاً:۔۔۔ نماز کا چھوٹا جواب نکلے۔ طبیعت سے ہے تو کسی مسئلہ عام یا مخصوص اور

تہجد و عشاء کے بعد پڑھیں۔ اگرچہ تہجد کے بعد اور عشاء کے بعد پڑھنا بھی جائز ہے۔

یہ وقت آخری ہے۔ اس وقت ”انحصرنا لہ فی اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور

”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور

”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور

”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور ”اللہ من اللہ“ اور

مختلف سنتیں

☆..... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزاج کے مطابق کوئی چیز پیش آتی تھی تو یوں شکر ادا کرتے: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.“

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ.“
 ☆..... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق بری بات معلوم ہوتی تو یوں شکر فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا ایسا ایسا کرتا ہے، بلکہ یوں فرماتے: ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا ایسا کرتے ہیں؟“

☆..... جب سردی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو اندرونی شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا، جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے۔ جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا یعنی الحمد للہ یا اور کوئی شکر کا لفظ کہتے۔ شکر لانے کے وقت نکل پڑتے اور پرانا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیتے۔

☆..... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوز یا وہ بھسی آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔

☆..... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو دبا لیتے تھے۔

☆..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اہم عین میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ظہر جاتا تو اس کے ساتھ آپ بھی ظہر جاتے اور جب تک وہ نہ جاتا، آپ ظہر سے ہی رہتے اور جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۔ لایب بچہ پیدا ہوا تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تمغہ ہندوار
چل چلا اور بچی دونوں کے بے غلوں ہے۔

۶۷۔ لایب سات روز کا مویا ہے تو اس ۱۵ چھپے نام رکھا۔

۶۸۔ ساتویں روز حقیقتہً نہر تھیں ساتویں روز نہر تو چھوڑ دیں اور ناکیسویں روز۔

۶۹۔ ناکی ہزار گ سے چھوڑ دینا چاہتے تھے تو چھوڑا اور ہزار گ سے دھماکا ہوا۔

۷۰۔ کمر چا مہمان آئے تو اس کی عزت سے اکر اکر کرنا۔

۷۱۔ ناکی شخص نے آپ کی مہمان نوازی نے بھی کی ہو مہمان وہ آپ کے گھر آئے تو
اس کی خدمت خاطر کرنا۔

۷۲۔ مہمان لایب مدد سے ہو تو کمر سے دروازے تک اس کو پہنچانا۔

۷۳۔ برقی کو چھپا کر لایب سے برقی لے کر چھپا کر لایب کو لے کر چھپا کر لایب
رہنا، سلاہ کی کرنا۔

۷۴۔ کوئی مرید یہ کہتا ہے کہ آپ کے زانیہ میں اب کاٹھیاں یا خواہش تھی نہ تھی تو
اس کو قبول کرنا۔

۷۵۔ جو مسکین مایاں سے ملے۔ سلام کرنا۔ چھینک آئے تو الحمد للہ نہیں۔ سلام سے
لایب میں دیکھنا، سامنا کرنا اور چھینک کرنا۔ لایب اللہ سے دیکھنا لایب ہے۔

۷۶۔ زور دینا ہے تو اس کی عیادت کے لیے ہانا، مرچا کے توڑنا اس سے چٹے
زور اور پروانی پائنتی کرتے دے اس کے گھر کی خواہش سے تجویز کرنا۔

۷۷۔ لایب کوئی عیادت ہے تو شرقی طرز سے عیادت کرنا۔

۷۸۔ امانت دہیوں کی قربان کرنا۔

۷۹۔ وعدے کو پورا کرنا۔

۸۰۔ کوئی رشتہ دار بدھسکی کرے تو اس کے ساتھ اس سے عیادت کرنا۔

۸۱۔ چھوٹوں پر شہادت اور بڑوں کی عزت کرنا۔

۱۰. پانوی نے سنا تو اچھے احوال کرے۔
۱۱. تیرے ہمسفر تو ہم نے ہی منع تھے۔ ان کے رسم و رواج کی درستی پر پھر نرا اپنی زندگی کو
۱۲. سراسر متعلق بن گیا۔
۱۳. غصہ نہ کیا، مسلمانوں کو اپنے ہاتھ پاؤں سے تکیف دینے سے منع فرما دیا۔
۱۴. ٹھٹھ پر شکر ادا، سب سے بہتر پر ہمارا
۱۵. موصوفی اور کاشانی نے شریف کا نام لیا تھا۔
۱۶. مرزا پروہ، اعلیٰ افسر۔ یہ مملوک مرزا شریف کے بیٹے ہیں۔
۱۷. ان کے اس بارے میں مرزا شریف پتا نہ تھا۔
۱۸. تو ہم سب نے اس امر اور ان کے ہمت اور ہمت پر، یہ نہ کہ ان کے ہمت پر ہمتیں (ہمتیں)۔
۱۹. سے بڑے دھڑکا۔
۲۰. خوش نصیب یعنی وہی جس نے اپنے اچھا لگاؤ اور ہمتوں میں جتا دیا۔
۲۱. یہ وقت ہے جس کے وقت زندگی بچاؤ کے لیے آپ کو ہر ممکن سے ترقی
۲۲. اور کرے گا یہ (یعنی ان کے ہمتوں اور ہمتوں) اور تیرا ہمتی ہمتوں سے تو ہم سب سے
۲۳. لیے تھیں۔
۲۴. زمین کی بہت کم زمین۔ یہ زمین ملک کا تھا۔
۲۵. اپنی زبانوں کو لکھتی باتیں۔ یہ بھلا۔
۲۶. انہوں نے تھیں اور حسنِ مذاق نے ہاتھوں میں۔
۲۷. بہت دانا۔ یہ ان کا بہت دانا۔
۲۸. اپنے وقت پہنچاؤں کے ساتھ ہمتوں پر۔
۲۹. انہیں بہت کم زمین کی چھائی ہمتوں میں ان کی زبانوں کے ہمتوں۔
۳۰. ہر کام کو سمجھنے اور سمجھنے کے لیے۔ (یہ ہمتوں کی طرف سے تھیں ہمتوں کے لیے)۔
۳۱. اس کو بھی سمجھنا تو ان کے ہمتوں سے ہمتوں سے ہمتوں سے

۱۰۱ مجلس میں اٹھنا بیٹھنا اللہ کے ذکر کے ساتھ ہو۔ یہ مجلس میں ایک بار کسی وقت درود شریف پڑھنا۔

۱۰۲ مجلس میں جو جگہ مل جائے اسی جگہ بیٹھ جانا۔

۱۰۳ نوئی خاتون جہاں بیٹھی ہے، اس کو کسی ترکیب سے اٹھ کر خود وہاں نہ بیٹھنا۔

۱۰۴ بچہ بیٹی سات برس کے ہو جائے تو نماز وغیرہ دین کی باتوں کا حکم دینا۔

۱۰۵ دس برس کے ہو جائے اور نماز نہ پڑھیں تو غنی کرنا۔ اگر ضرورت پڑے تو نماز کو نماز پڑھوانا۔

چالیس مسنون دُعائیں

(۱) صبح یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِنِكَ اَصْبَحْتُ، وَبِنِكَ اَمْسَيْتُ، وَبِنِكَ اَسْأَلُكَ، وَبِنِكَ اَعُوْذُ،
وَإِنِّيْكَ اَسْتَغِيْزُ۔

”اے اللہ! صبح ہی تیری قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور شام کی
قدرت سے ہم چلتے ہوئے ہیں اور شام کی ہی طرف لوٹ جانا ہے۔“

(۲) سورج نکلنے کے وقت کی دُعا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلَّذِیْ اَفْتَدٰہُ بِرُؤْسِہِذَا، وَکَمْ یُفْکِکُ مَلٰئِکَہُ

”سب تمہیں مدد ہی کے لیے ہیں اس لیے آج میں دعویٰ تھا کہ وہ لوگ نے
سب ہمیں ملانے نہ دیا۔“

(۳) شام کو یہ پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ بِنِكَ اَمْسَيْتُ، وَبِنِكَ اَصْبَحْتُ، وَبِنِكَ اَسْأَلُكَ، وَبِنِكَ اَعُوْذُ،
وَإِنِّيْكَ اَسْتَغِيْزُ۔

”اے اللہ! شام ہی تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور صبح کی ہی
قدرت سے صبح میں داخل ہوئے اور صبح کی ہی قدرت سے چلتے ہوئے ہیں اور
شام کی ہی طرف لوٹ جانا ہے۔“

(۴) صبح اور شام کی ایک خاص دعا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی حادثہ نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُضَرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَفِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔“

”اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) وہ ذات جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

(۵) سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں:

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنا سر جھکا لے، پھر داینی کمرٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داینا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:

”اللّٰهُمَّ قِنِّیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ۔“

”اے اللہ! مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچا جس روز تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔“

یا یہ پڑھے:

”اللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاحْیِی۔“

”اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرنا اور جیتا ہوں۔“

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ ۳۳ بار، ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ ۳۳ بار،

”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ ۳۴ بار۔

(۶) جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اٰخِیَانَا بَعْدَ مَا اٰمَنَّا، وَآلِیْهِ النُّشُورُ۔“

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو

اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

(۷) بیت الخلا جائے تو یہ پڑھے:

جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے ”بسم اللہ“ کہے اور یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مردہوں یا عورت۔“

(۸) جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ پڑھے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَالِمِ الْغُيُوبِ“

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور

مجھے چھین دیا۔“

(۹) جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے:

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

(۱۰) جب وضو کر چکے تو یہ پڑھے:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ“

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جہا ہے، اس کا کوئی شریک

نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَطْقِرِينَ“

”اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور توبہ پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔“

(۱۱) جب اذان کی آواز سنے:

”تو جو مؤذن کہتا جائے وہی کہے اور ”حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“

کے جواب میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ کہے۔^(۱۱)

(۱۲) فرض نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ کہے اور یہ دُعا پڑھے:

”اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ“

”اے اللہ! تو سلامت رہے اور سلامت ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے

اے بزرگی اور عظمت والے۔“

(۱۳) نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے

بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ ”اللّٰهُمَّ اجْوِنِيْ مِنْ النَّارِ“ (اے اللہ! مجھے دوزخ

سے محفوظ فرما دے) تم نے پڑھ لیا تو اگر اس دن یا اس رات میں مر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ

سے ضرور خلاصی ہوگی۔“

(۱۴) جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَجَعَلْنَا مُسْلِمِيْنَ“

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔“

(۱۵) دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے:

”اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ“

”اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔“

(۱۶) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے:

”اللّٰهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِيْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ“

”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔“

۱۔ یہ جملہ نیک کام کی توفیق ملنے کی دعا بھی ہے (یہاں بھی مراد ہے) اور بڑے کاموں سے

خفاقت کا ذریعہ بھی۔ اس لیے ناپسندیدہ باتوں کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے۔

تین کھانے والے کوئی طب کر کے یہ دعا دے:

”اَقْطِرْ عِنْدَكَ كُمْهُ الصَّالِمُونَ، وَ اَكْلَ طَعَامِكُمْ الْاَبْرَارُ، وَ صَلَّاتُ عَلَیْكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔“

”تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔“

(۱۷) جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

”اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِفِئْمَ فِئْمًا رَزَقْتَهُمْ، وَ اغْفِرْ لَهُمْ، وَ ارْحَمْهُمْ۔“

”اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔“

(۱۸) جب روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے:

”اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ۔“

”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی لیے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔“

(۱۹) جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ۔“

”سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری

کوشش اور قوت کے۔“

(۲۰) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے:

”اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ، اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا ضَعَّ لَدِي،

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا ضَعَّ لَدِي۔“

”اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔ میں تجھ

سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور تجھ

سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔“

(۲۱) جب آمینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے:

”اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ خَلْقِي، فَحَسِّنْ خَلْقِي.“

”اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میرا خلاق بھی اچھے کر دے۔“

(۲۲) دُلہا و دلہن کو یوں مبارک باد دے:

”بَارِكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا هُنَّ حَبِيبُ.“

”اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب بیاہ کرے۔“

(۲۳) شب قدر میں یوں دعا مانگے:

”اللَّهُمَّ أَنْتَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي.“

”اے اللہ! تو معاف فرماتے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف

فرما دے۔“

(۲۴) جب نیا چاند دیکھے:

”الْحَمْدُ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةُ وَالْإِسْلَامُ، وَالتَّوْفِيقُ لِمَا

تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبَّنِي وَرَبَّكَ اللَّهُ.“

”اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان

اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے طلوع فرما۔ اے چاند! میرا اور میرا رب اللہ ہی ہے۔“

(۲۵) کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے:

”أَضْحَكَ اللَّهُ بِسَبِّكَ.“

”اللہ تجھے ہنساتا رہے۔“

(۲۶) جب کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے:

”لَا بُدَّ أَنْ تَطْفُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.“

”کوئی پروا نہیں۔ ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔“

(۲۷) جب سواری پر بیٹھ جائے:

”سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.“

”اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔“

(۲۸) جب کسی منزل (بس اسٹاپ، ہریلوے اسٹیشن یا ایر پورٹ) پر اترے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خُلِقَ.“

”اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔“

(۲۹) جب کسی کو رخصت کرے تو کہے:

”أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِمَ أَعْمَالِكَ.“

”میں تمہارے دین، تمہاری امانت و دیانت اور تمہارے آخری اعمال کے پاس امانت رکھتا ہوں۔“

(۳۰) سوتے میں ڈرجائے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يُخَضِّرُونِ.“

”میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب اور غصے سے، اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے دھمکوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔“

(۳۱) شوہر کو پہلی بار دیکھ کر:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا جِئْتَهُ عَلَيْهِ، وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا جِئْتَهُ عَلَيْهِ.“

”اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر و برکت مانگتی ہوں اور آپ نے اس کو جن

خصالتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے ان کی بھلائی کی طلبگار ہوں، اور اس کے شر سے اور جن
خصالتوں کے ساتھ آپ نے اس کو پیدا کیا ہے ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔“
(۳۲) بیٹی کی رخصتی کے وقت:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.“
”یا اللہ! میں اس (لڑکی) اور اس کی (ہوئے والی) اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی
پناہ میں دیتا ہوں۔“

(۳۳) جب لڑکے کی شادی کرے:

”لَا جَعَلَكَ اللَّهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.“
”اللہ تعالیٰ تمہیں میرے لیے دنیا و آخرت میں فتنہ نہ بنائے۔“

(۳۴) نیاملازم رکھنے پر:

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمَرِ كَخَيْرِ الزَّرَقِ.“
”یا اللہ! اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور اس کی عمر دراز اور رزق زیادہ فرما دے۔“
(۳۵) توفیق شکر کے لیے:

”رَبِّ ارْزُقْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ، وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ، وَأَذْهَبْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.“
”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ
پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور مجھے نیک کام کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنی رحمت سے
اپنے نیک بندوں میں شامل کر!“

(۳۶) اعمال اور توبہ کی قبولیت کے لیے:

”رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.“
”اے ہمارے رب! ہمارے اعمال قبول کر، بے شک تو سنتے والا اور جاننے والا ہے
اور ہمیں معاف کر، بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

(۳۷) توفیق نماز کے لیے:

”رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ، وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءً“

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنادے، اور اے ہمارے پروردگار! ہماری دعا قبول کر!“

(۳۸) اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے:

”رَبَّنَا اغْفِرْ لِي، وَلِوَالِدَيَّ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ“

”اے ہمارے پروردگار! حساب (قیامت) کے دن میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی بخشش کر!“

(۳۹) صحت کے لیے:

”اللَّهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ، وَالْعَقَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحَسْنَ الْخُلُقِ، وَالْإِحْسَانَ بِالْقَدْرِ“

”اے میرے اللہ! میں آپ سے سلامتی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضامندی مانگتا ہوں۔“

(۴۰) ایک جامع دعا:

”اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

”اے اللہ! ہم آپ سے دو تمام پہلائیاں مانگتے ہیں جو آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے مانگیں اور ان تمام بدائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی اور آپ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور آپ ہی کی طرف ہر چیز پہنچتی ہے اور برائی سے بچنے کی طاقت یا نیکی کی توفیق صرف آپ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔“

دعائے حاجت

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيقُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَلَمٍ لَا تَدْعُ لِي ذُلًّا إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هُمًّا إِلَّا فِرَاجَتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رَحْمَى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“

”نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو چشم پوشی اور بخشش کرنے والے ہیں۔ پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چیزوں کو مانگتا ہوں جن کی وجہ سے تیری رحمت نازل ہوتی ہے اور جو تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور اپنے لیے ہر نیکی کی توفیق مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے۔ نہ کوئی ایسا نعم جسے تو زائل نہ کر دے۔ نہ کوئی ایسی ضرورت پورا کیے بغیر چھوڑ جسے پورا کرنے میں تیری رضا ہو۔ اے سب رحم دلوں سے زیادہ رحم کرنے والے!“

چوتھا باب

شرعی مسائل

چوتھا باب: مسائل

روزہ	طہارت
۱۹۳..... ۱- روزے کا بیان	۹۰..... ۱- وضو
۱۹۵..... ۲- قضا روزے	۱۰۰..... ۲- غسل
۱۹۷..... ۳- نذر کے روزے	۱۰۸..... ۳- حیض
۱۹۷..... ۴- نقلی روزے	۱۱۰..... ۴- طہارت و نجاست
۲۰۲..... ۶- روزہ توڑنے کا کفارہ	۱۱۸..... ۵- حیض و نفاس
۲۱۲..... ۷- روزے کا قیدیہ	نماز
۲۱۷..... ۸- احکام نماز	۱۳۰..... ۱- فرض نماز
حج	۱۵۶..... ۲- سنت اور نفل نماز
۲۱۹..... حج	۱۵۸..... ۳- قضا نماز
۲۲۲..... قربانی	۱۶۰..... ۴- سجدہ سجدہ و سجود و تلاوت
۲۲۹..... حقیقہ	۱۶۵..... ۵- بیماری کی نماز
مستفرقات	۱۶۹..... ۶- سفر کی نماز
۲۳۱..... ۱- قسم کھانا	زکوٰۃ
۲۳۲..... ۲- منت ماننا	۱۷۳..... ۱- زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان
۲۳۵..... ۳- طلال و حرام	۱۸۳..... ۲- کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے
۲۳۲..... ۴- لباس اور پردے کا بیان	۱۹۰..... ۳- صدقۃ الفطر
۲۴۰..... ۵- تجنیع و تخمین کا بیان	

وضو کا بیان

سوال: نماز میں وضو کا یہ نسخہ ہے:

وضو کا نماز تک جوتے کے لیے چپریں اور ہونے نماز کا پاک ہونا شرط ہے۔ نماز پر ہونے والے کا ہوا وضو ہونا بھی شرط ہے۔ صحت پاک میں ہے۔ "قوله" وہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی نماز اس پر کی گئی کہ اس میں وضو نہ ہو تو وہ نماز اہمال سے کوئی صدقہ نہیں ہے۔"

سوال: وضو کے فضائل بیان کیجیے۔

جواب: وضو میں چار فضائل ہیں۔

(۱) پیشانی کے پورے سے۔ اور نینداری کے نیچے تک۔ اور یہ کانوں کے

دوسرے کانوں کی دھڑک۔ چار چار ایک مرتبہ دھونا۔

(۲) ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں میں سے دھونا۔

(۳) ایک بار۔ دھونا۔ ہاتھوں کو ساتھ ساتھ۔

(۴) ایک مرتبہ۔ دونوں پاؤں ٹھکانے سے دھونا۔

سوال: وضو کی سنتیں کیا ہیں۔

جواب: وضو میں نو روایتیں ہیں۔

(۱) تہیت کرنا (۲) شستن میں بسم اللہ پڑھنا (۳) تہن پڑھنا۔ تہن کوئی تکبیر دھونا۔

(۴) تہن ہاتھ کرنا (۵) مسواک کرنا (۶) تہن ہاتھ کرنا (۷) تہن ہاتھ کرنا۔

(۸) ہونے سے روکا کرنا (۹) ہاتھوں کو ہونے کی انگلیوں کا دھونا کرنا۔

(۱۰) ہونے سے روکا کرنا (۱۱) ہونے سے روکا کرنا۔

دھونا کہ پہلے منہ دھوئے، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے، پھر سر کا مسح کرے اور پھر پاؤں دھوئے۔

سوال: وضو کے مستحبات بیان کریں؟

جواب: سنتوں کے علاوہ باقی باتیں جو وضو کے مسنون طریقہ میں ہیں، وہ مستحب ہیں، جیسے:

(۱) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا (۲) بدن مل کر دھونا (۳) دائیں طرف سے شروع کرنا (۴) دوسرے سے مدد لینا (۵) وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

سوال: وضو کے دوران کون کون سی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) ناپاک جگہ وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) پانی زیادہ بہانا (۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا (۵) خلاف سنت وضو کرنا (۵) زور سے چپکے مارتا۔

سوال: فرض، سنت، مستحب اور مکروہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:

فرض: فرض ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا ان میں کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا، جیسے پہلے بے وضو تھی ویسے ہی بے وضو رہے گی۔

سنت: سنت ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم جاتا ہے۔ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید آئی ہے۔ اگر ان کو اکثر و بیشتر چھوڑنے لگے تو گناہ ہوتا ہے۔

مستحب: مستحب ایسی چیزوں کو کہتے ہیں جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید نہیں آئی ہے۔

مکروہ: جو چیزیں ناپسندیدہ ہوتی ہیں انہیں "مکروہ" کہتے ہیں۔ ان سے وضو تو ہو

جاتا ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ان کو کرنے لگ جائے تو گناہ ہوتا ہے۔
سوال: وضو کا مکمل مسنون طریقہ بیان کیجیے۔

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک جگہ پر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائیں کسی اونچے جگہ پر بیٹھیں تاکہ پیٹھ نہیں اڑ کر اوپر نہ آئیں پھر وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور سب سے پہلے تین مرتبہ گٹھوں تک ہاتھ دھولیں۔ اس کے بعد تین بار کھلی کریں اور مسواک کریں۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا انگلی سے دانت مل لیں اور صاف کر لیں۔ اگر روز و نہ ہو تو غرغرو بھی کریں، اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، پھر تین بار منہ دھوئیں اس طرح سے کہ سر کے بالوں سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھل جائے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے، کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

اس کے بعد ابنا ہاتھ گتھی سمیت تین مرتبہ دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ گتھی سمیت تین مرتبہ دھوئیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خدال کریں اور انگلیوں کو جھکا کر پورے ہاتھ میں پہنچے ہوئے ہوں، اس کو بادلیں اور اس کے نیچے پانی پہنچائیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کریں، پھر کانوں کے اندر شہادت کی انگلی داخل کر کے کانوں کا مسح کریں اور کانوں کی پشت کا انگوٹھوں سے مسح کریں۔ اس کے بعد انگلیوں کی پشت سے گروں کا مسح کریں، لیکن گلے کا مسح نہ کریں، کیونکہ یہ برا اور منع ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں اور پاؤں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خدال کریں۔

سوال: اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر پانی بہائے لیکن وضو نہ کرے اور نہ ہی وضو کا ارادہ کرے تو کیا اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو کے جو چار فرض اوپر بیان ہوئے ہیں یہ پورے ہو جائیں تو وضو ہو جاتا ہے، چاہے وضو کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ چنانچہ اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر

پانی بہا لے اور وضو نہ کرے یا کسی حوش وغیرہ میں گر پڑے یا بارش میں کھڑی ہو اور وضو کے یہ اعضاء وصل جائیں تو وضو ہو جاتا ہے لیکن وضو کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملتا۔

سوال: انگوٹھی، جھیلے یا چوڑی پہنے ہوئے ہوں تو وضو کرتے وقت ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: انگوٹھی، جھیلے، چوڑی، ننگن وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بلائے بغیر بھی ان کے نیچے پانی پہنچ سکتا ہو تب بھی ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر بلائے پانی نہ پہنچے کا اندیشہ ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح سے پانی پہنچانا ضروری اور واجب ہے۔
تنبیہ: نتھ کے بارے میں جو حکم ہے معلوم و بھی اچھی طرح سمجھائے۔

سوال: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسی حالت میں اس نے وضو کر لیا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچ سکا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے یا نکل آئے تو آٹے کو چھڑا کر اتنی جگہ پر پانی ڈالے، پورا وضو ہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ چکی ہو تو اب اس کو دوبارہ پڑھئے۔

سوال: گوند لگا کر اور پرافشاں وغیرہ لگائی جاتی ہے، وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر کسی کے ماتھے پر افشاں لگی ہے اور اوپر سے پانی بہا لیا جائے اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا، ماتھے پر سے گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیے۔

سوال: اگر ایک نماز کے لیے وضو کیا تھا پھر دوسری نماز کا وقت آ گیا اور ابھی وضو باقی ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نیا وضو کرے؟

جواب: اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر نیا وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔
سوال: اگر کسی نے وضو کر لیا بعد میں اسے معلوم ہوا کہ فلاں جگہ مثلاً اڑی وغیرہ پر پانی نہیں پہنچا ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اس جگہ پر پانی بہا لے، پورا وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: وضو کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: آپا خانہ، پیشاب اور اس ہوا سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جو پیچھے کی راہ سے نکلے۔ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور ایسا کبھی بیماری وغیرہ سے ہو جاتا ہے اور اگر آگے یا پیچھے کی راہ سے کوئی کینڑا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح خون یا پیپ نکل کر بہہ جانے سے، نیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانے سے، نشہ میں مست یا بے ہوش ہو جانے سے، رکوع بعد دو الی نماز میں^(۱) قبضہ مار کر ہٹنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کے کوئی زخم ہو اور اس میں سے کینڑا نکلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: زخم یا کان سے کینڑا نکلنے یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑنے اور خون نہ نکلنے کی صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر کسی کے چوٹ لگی اور خون نکلا یا پھوڑے پھنسی سے پیپ وغیرہ نکلی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پورے جسم میں کہیں سے بھی خون نکل آیا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر خون یا پیپ زخم کے منہ پر ہی رہے، زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر ایسا ہو کہ قھوڑا سا نکلا پھر اس کو صاف کر لیا، پھر قھوڑا نکلا تو اس کو بھی صاف کر لیا، اسی طرح ہوتا رہا تو اب دیکھا جائے گا کہ آیا اتنا تھا کہ اگر صاف نہ کرتے تو بہہ جاتا؟ اگر ایسی بات

۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نماز میں رکوع و سجود نہیں جیسے نماز جنازہ، اگر اس میں ایسا ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

ہے تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ایسا نہیں ہے تو وضو برقرار ہے۔

سوال: اگر کسی کے سوئی چھبی اور خون نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ذرا سا بھی بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر کسی نے ناک چھائی اور اس میں سے نئے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو

ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ خون چلتا ہو اور بہہ پڑے، لہذا

اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی، پھر جب نکالی تو اس پر خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون

جس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر کسی کی آنکھ میں کوئی دانہ وغیرہ ہے اور وہ پھٹ گیا تو اب وضو کے بارے

میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا پھر وہ پھٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا

اور اس دانہ کا پانی بہہ کر آنکھ کے اندر پھیل گیا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں

ٹوٹتا۔ اگر آنکھ سے باہر نکل کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر کوئی دانہ ہو

اور وہ پھٹ جائے تو جب تک خون یا پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں غسل میں

پانی پہنچانا فرض نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور جب ایسی جگہ پر آجائے جہاں پانی پہنچانا فرض

ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کے تھوک میں خون کا اثر محسوس ہو تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو

نہیں ٹوٹتا اور اگر خون زیادہ یا تھوک کے برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو اس میں وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ پانی ناپاک ہے۔ اگر پھوڑا پھنسی نہ بھی معلوم ہوتی ہو پھر بھی اس پانی کے

نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ پانی کان کے سوراخ سے نکل کر باہر اس جگہ پر آجائے

جس کا وضو غسل میں فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درود بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں اور آنسو نکلیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں اور پانی بہے یا آنسو نکلیں تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں، نہ ان میں کھٹک ہوتی ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مطلب یہ ہے کہ جب پانی آنکھ کی بیماری کی وجہ سے نکلے یا بہے زخم معلوم ہوتا ہو یا کسی مسلمان طعیب کی تشخص سے معلوم ہوتا ایسے پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔

سوال: اگر کسی کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درود بھی ہوتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر درود نہیں ہوتا تو پاک ہے، اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔

سوال: اگر وضو کی حالت میں رتے ہو گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رتے میں کھانا یا پانی یا ہت (زر و پانی) نکلے تو اگر منہ بھر کر رتے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

سوال: منہ بھر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں نہ رکے۔ اور اگر رتے میں خالص بلغم نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، چاہے جتنا ہو، منہ بھر ہو یا نہ ہو، سب کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال: اگر رتے میں خون نکلے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون پتلا ہو اور بہتا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے کم ہو یا زیادہ، یعنی منہ بھر ہو یا نہ ہو۔ اگر جما ہوا کھڑے کھڑے ہونے کی شکل میں نکلے تو اس وقت وضو نہ ٹوٹے گا، جب منہ بھر ہو۔

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ رتے ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ رتے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک

مرتبہ ہی ہوتی تو منہ بھر ہو جاتی تو اب دیکھیں گے اگر ایک ہی متنی مسلسل ہے اور تھوڑی تھوڑی تے ہوتی رہی ہے تو ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر ایک ہی متنی مسلسل نہیں رہی بلکہ پہلے کی متنی ختم ہو گئی تھی اور دل اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متنی ہوئی اور تھوڑی تے ہوئی پھر جب یہ متنی ختم ہو گئی، تیسری مرتبہ پھر متنی شروع ہو کر تے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: وضو کی حالت میں سو جانے سے وضو پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: اگر لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے اس طرح سو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر سیدھے بیٹھے بیٹھے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گرتے ہی فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر گرتے ہی آنکھ نہ کھلی ذرا دیر بعد کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی، اگر بیٹھی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ہنسی نکلی تو وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہنسنے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کھٹکھٹا کر ہنسا: اس طرح سے کہ پاس والے بھی آواز سن لیں، اس کا حکم یہ ہے

کہ اس سے نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اس طرح سے ہنسا کہ خود کو تو آواز سنائی دے مگر پاس والے لوگ آواز نہ سن

سکیں، اگرچہ بالکل قریب والے سن لیں یعنی جو بہت ہی قریب ہے وہ سن لے تو اس کا حکم

یہ ہے کہ نماز ٹوٹ جائے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) اس طرح سے ہنسا کہ صرف دانت نظر آئے لگیں، آواز بالکل نہ نکلے تو اس کا حکم

یہ ہے کہ نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز۔

فائدہ: یہ حکم بالغ عورت کا ہے۔ اگر چھوٹی لڑکی یعنی جو ابھی نابالغ ہے، نماز میں زور

سے بھی ہنسنے تو وضو میں کوئی فرق نہ آئے گا اور اس طرح بالغ عورت کو اگر نماز جنازہ یا عید و

علاوات میں ہنسی زور سے بھی آگئی تو بھی وضو نہ ٹوٹے گا ہاں الہتہ و عیدہ اور نماز ٹوٹ جائے

گی جس میں ہنسی آگئی تھی۔

سوال: دودھ پیتا بچہ جو دودھ نکالتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دودھ منہ بھرنے ہو تو ناپاک نہیں ہے اور اگر منہ بھر ہو تو ناپاک ہے۔ اگر اس کو دھوئے بغیر انہی کپڑوں میں نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر وضو کرنا تو یاد ہو لیکن وضو نہ کیا دن ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وضو پانی سمجھا جائے گا، اسی سے نماز درست ہے، لیکن دوبارہ وضو کر لینا بہتر ہے۔

سوال: اگر کسی کو وضو میں شک ہو کہ فلاں عضو دھویا یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ وضو پھر سے دھو لینا چاہیے۔ اگر وضو کرنے کے بعد شک ہو تو دوبارہ کچھ پراوانہ کرے۔ وضو ہو گیا۔ ہاں البتہ یقین ہو جائے کہ فلاں جگہ باقی رہ گئی ہے تو اس کو دھو لے۔

سوال: بغیر وضو قرآن پاک کو پکڑنے یا چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر وضو کے قرآن پاک کو پکڑنا یا چھونا درست نہیں ہے۔ ہاں ایسے کپڑے سے پکڑے جو خود پہنا ہوا نہ ہو، بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔

سوال: بغیر وضو کے قرآن پاک پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وضو نہ ہو تو قرآن پاک گور بانی پڑھنا درست ہے اور اگر قرآن پاک نکلا رکھا ہو اور اس کو دیکھ دیکھ کر پڑھے لیکن ہاتھ نہ لگائے تب بھی درست ہے اور اگر جسم سے الگ کسی کپڑے وغیرہ سے پکڑ کر، دیکھ کر پڑھے تو بھی درست ہے لیکن غفلت فرض ہونے کی صورت میں اور خواہ تین مخصوص ایام میں اس طرح سے بھی نہیں پڑھ سکتیں۔

تنبیہ: معلم، یہاں ایام خاص میں قرآن پاک پڑھنے کے بارے میں مسئلہ خوب وضاحت سے سمجھا دیں اور اعویذ اور ایسے کتبے یا طشتری کے بارے میں بھی حکم بتائیں جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہوئی ہے۔

غسل کا بیان

سوال: غسل میں کتنے فرض ہیں اور وہ کیا ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) سر پر کھل کر نہا۔

(۲) ہاتھ کے اندر نرم جلد تک پانی چڑھا۔

(۳) پورے بدن پر تھیں بار پانی بہانا۔

سوال: غسل کی سنتیں بیان کیجیے؟

جواب: غسل کی سنتیں پانچ ہیں۔

(۱) خشک رکنا۔

(۲) پہلے جسم پر ٹکی خابہ کی لاپٹنی، دو کرنا اور استنجا کرنا۔

(۳) پھر وضو کرنا۔

(۴) بدن دھونا۔

(۵) سر سے بدن پر تھیں بار پانی بہانا۔

سوال: غسل کے بعد ہاتھ کیسے کیجیے۔

جواب: (۱) ہاتھ دھونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے بات نہ کرنا۔

(۲) قبلہ کی جانب رخ کر کے غسل کرنا۔

(۳) پانی بہت زیادہ استعمال نہ کرنا۔

(۴) ایسا نہ کرنا کہ پانی لینے کو اچھی طرح سے غسل نہ کر سکے۔

سواں جس نے کلاط پتہ یوں کیجیو؟

جواب (۱) طمن کرنے والی کوئلے کی جگہ۔ وہاں ہر قسم کے چڑیا ہیں۔

(۲) بھڑکتی ہوئی جگہ کو بھڑکے، یہ تھوڑا سا شہر کی جگہ پر بھڑکتی ہوئی ہے۔

نہ صاحب بھی۔ ہر قسم کے جانوروں کو بھڑکتی ہوئی ہے۔

(۳) وہاں پر چھان بھان کی جگہ ہے وہاں وہاں ہے۔

(۴) خزانے کے دھوکے کی طرح ہے۔

(۵) تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

(۶) تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

(۷) تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

پہلے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

سواں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

جواب۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

پہلے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

سواں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

جواب۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

پہلے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

تیسرا سب سے پہلے پر پانی ڈالے۔

سواں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

جواب۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

پہلے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جانوروں کی جگہ ہے۔ وہاں ہے۔

فوق چکڑا پینا، دانی ہوا اسی ہونے، تے تے مے فصل تروئے تے خوراک نہیں ہے۔

ہمارے ان تمام کاموں میں یہ باتی اور ان کے لئے ہمیں دعا کرتے ہیں۔

جواب : ایسی یہ روشنی ہے جس پر یقین ہے کہ انسان کو جو کچھ چاہیے وہ ملتی ہے۔

یہ ان اہم سے نکلے جا رہے ہیں جو آپ کو بتا رہے ہیں۔

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

والی اہل بیت علیہ السلام کے لئے جو کتب و تصانیف تیار ہوئی ہیں۔

یوں ہے۔ یہی صورتیں نورانی ہے۔۔۔ یہاں تو معجزات ہوتے ہیں

یہ تمام باتیں ہیں جن کی بنا پر آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

سے برآمد تھے۔ وہ تہہ و فوقہ و سب سے اونچا اور سب سے نچلا سے جس کی پہچان اُن کے ہاں ہے۔

[illegible]

۱۰. ہاں، خیر، اچھے وقت ہیں۔ انہوں نے پوری بات سنی۔

میں نے انہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے آپ کے لئے لے لیں۔

جواب : اے یہ احمق شیخیں! یہ تو کس کس کو کہہ رہی ہو کہ وہ بے ایمان ہے؟

پہلے ان کے پاس

اس کی دھڑکنے سے مجھ سہارا پائی نکلا۔ یہ ہے کہ۔

ہاں زیر زمین ٹینک میں آج سے یہ عسکرتی تو کیسے پاک پیا جائے ؟

جواب : سب سے پہلے تو اس اندر قیچہ کو نکال کر پھینک دینا ہے یہ سب نیچے میں
 جا رہے ہیں آ رہا ہوا اس وقت اسے بند نہ کیا جائے۔ سب نیچے نہ گرنے پانی ٹوپی سے پینے
 لگے تو تھوڑی دیر پہلے ہیں۔ پانی جاری ہونے کی وجہ سے ٹھنکی پانی ہو جائے گی۔ زمین
 اور نیچے وہ پانی نہ گرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس وقت اس میں دھڑکنے سے پانی
 آ رہا ہو اس وقت سارے اس میں اس کی شکل کا پانی بھی گرنے والی میں بہاؤ شروع کر دیا جائے۔
 اس کی ایک طرف سے پانی آ رہا ہو گا اور دوسری طرف سے اگلے رہا ہو گا تو یہ پانی پانی کے جسم
 میں ہوتا ہے پانی ہو جائے گا۔ اگر مشین کے ذریعے پانی بھیج کر اس کی نیچے میں چڑھا دیا جائے
 ہے تو اس کے نیچے گھول دینے چاہئیں۔ پھر اس میں پانی پینے دیا جائے۔ خود بخود پاک
 ہو جائے گا۔

وہ پانی نیچے نہ پاک ہو جائے تو بھی اس طریقے سے کہ نیچے سے پانی پڑھا دیا جائے اور
 نیچے گھول دینے چاہئیں۔ اس سے اس سے پانی آ رہا ہو گا۔ دوسری طرف سے بہاؤ رہا ہو گا۔
 اس میں پانی پانی کی تعریف ہے۔ اور جاری پانی میں سب سہارا ہے وہی شہر (رنگ) اور
 فائنڈ (مکھنوں) کو وہ پاک کر دیتا ہے۔

والیج رہے کہ یہ عمل کرنے سے پہلے جو پاکہ چھ نیچے میں کر رہی ہے اس کا نام
 نہ ہو گی : دھکا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

سوال: آدمی کے جھوٹے سے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: آدمی کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ بدترین جوڑا میں تھا اس سے جو یا پاک ہو۔
: حال میں پاک ہے، اسی طرح ان سب کا دین بھی پاک ہے، نہایت اہم ان کے دل میں
ناپ کی نگی ہو تو اس سے جھوٹ بھی پاک ہو جائے گا۔

سوال: کتے کے جھوٹے سے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کتے کا جھوٹا نہیں ہے، اگر کسی برتن میں منہ والی، سداق میں مرتد ہونے سے
پاک ہو جائے گا۔ چاہے کتے کا برتن ہو یا تانبے کا۔ جھوٹے سے پاک ہو جائے گا، لیکن
بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھو یا دھو اور ایک مرتبہ تیل لگا کر اس طرح مانجھ لیا جائے کہ خوب
صاف ہو جائے۔

سوال: بلی کے جھوٹے سے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بلی کا جھوٹا پاک ہے، لیکن نکروہ سے۔ اس کے علاوہ کوئی سبب پانی نہیں ہے تو
اس سے دھو کر لے اور اگر اس سے دھو اور پانی ہے تو اس کے جھوٹے سے دھو کر لے۔

سوال: آلودہ، مہمان، و خیر دیکھیں بلی کے منہ والی، یہ تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کہ وہ تیارک واقعی ہے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھائے
اور اگر خیر یہ قوی ہے تو کھالینے میں کوئی عرق ہو، نہ اسے نہیں دے، ایسے شخص کے واسطے
نکروہ و کبھی نہیں ہے۔

سوال: اگر بلی نے جو کچھ کھو کر دیا برتن میں نہ ڈال دیا تو اس برتن کا کیا حکم ہے؟

جو اسباب ایسی صورت میں رو برتن نہ پاک نہ ہے۔ گناہ نہ ہے اور اس کے بعد وضو لازم نہیں۔
پلاستک بن سے یہ سنہ چلی قس تو برتن نہ پاک نہ ہوگا بلکہ ضروری ہے۔

سوال: برفی کے جھوٹے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کھلی ہوئی برفی ہو اور نہ ہونے کی گندہی پلیہ چیزیں حقائق بھرتی ہے۔ ان کا جھوٹا
نہ ہونے اور برفی بندہ رہتی ہے اس کا جھوٹ نہ ہوگا۔ دو ٹوک پاک ہے۔

سوال: کمری، بھینر، جب کے، بھینس، بونی وغیرہ یعنی حال پانوروں کو ای طرح
سوالیہ نہ کہ پڑا، مٹا، طحا، مٹا، وغیرہ کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان سب کا جھوٹ پاک ہے۔

سوال: ٹھوڑے کے جھوٹے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ٹھوڑے کا جھوٹ پاک ہے۔

سوال: اور بڑی ماہ صحر پر خروں میں بار لگتی ہیں، جیسے پچھلی، سناپ، بھنہ، پوہ
وغیرہ ان کے جھوٹے کو کیا حکم ہے؟

جواب: جوں انہوں نے منہ کھولا ان سے فدا ہی رانی یا وہ بڑے جھوٹے کا یہ حکم
ان کے یہ کھول کر چھینا۔ بونی کھاتے ہیں۔

سوال: گندھے اور شے کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گندھے اور شے کا جھوٹ پاک تو ہے لیکن ان کے مٹاؤں کے میں شک ہے۔
پتا چڑا کر انہیں سرف بدستے پر فچرہ جھوٹا پانی ہے، اس کے سادہ و بانی نہ شے تو منہ اور تھم
وہوں نہ کہ وہ اس میں فقیر ہے۔ یہ پتے پتے متواتر ہے چہ تھم نہ ہو یہاں تک کہ مرے
پھر وضو کرے۔

سوال: یہ تو معلوم ہو گیا کہ غطاں پانوروں کا جھوٹ پاک اور غطاں پاک ہے۔ اب یہ
بتائیے کہ کن جو غطاں کے پینڈے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔ ان کا پینڈہ جی نہ پاک ہے اور ان کا جھوٹا

پاک ہے، ان کا پینہ بھی پاک ہے اور جن کا جسم نامکروہ ہے، ان کا پینہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: تمہارا اور تمہارے شوہر کا کپڑا پاک ہے۔ پھر شوہر بدن پاکہ بنے تو اس کا لباس تمہیں مباح ہے۔

سوال: بیٹی نے عابد کو ناپسند کیا ہے؟

جواب: اگر کسی نے عیسیٰ کو پسند کر لیا تو اس کو ناپسند کرنے والے اور ہتھیار دیا کرتے ہیں تو جہاں سے چاہے، وہ جہاں چاہے، اس کا عابد بنے۔ اس کو جو چاہے کرے، اگر کسی کو کچھ امر یا نہی نہ رہے، یہ تو غمزدار اور برائی ہے۔

سوال: شہر و بیرون شہر میں کس کس کے چھوٹے گائے کھاتے ہیں؟

جواب: عورت سے لے کر بچے تک، جو کچھ کھاتے ہیں، عمر و شخصیت سے بچھڑنا نہ کرنا اور پانی مکروہ ہے۔ بشرطیکہ چھوٹی ہو کہ یہ اس کا جسم نہ بنے، اگر نہ بنے تو مکروہ نہیں ہے۔ ان طرح مرد سے لے کر بچے تک، جو کچھ کھاتے ہیں، مکروہ ہے۔ بشرطیکہ اس کا جسم نہ بنے، اگر نہ بنے تو مکروہ نہیں ہے۔

تیمہ کا بیان

[illegible]

مواہل بھیج دینے کا ارادہ نہ کریں۔ سو تو اس میں ہے؟

[illegible]

• *مجلس العلماء*

[illegible]

عداں میں نہ ہو، جس سے ہمیں چھوڑنا پڑے۔

جو بے نی غصہ، افسوس، غصہ کے تمام میں پھر فوقی غصہ ہے۔ حتیٰ پانی پھر و غصہ
بے موتی۔ حتیٰ ہی غصہ۔ بھی موتی ہے۔ غصہ میں غصہ ہی ہے۔ غصہ ہی

کرتے رہیں۔

سوال: اس صورت میں ہونچاست جسم کو لگی ہو وہ کیسے صاف ہوگی؟

جواب: اس صورت میں اس نجاست کے ساتھ ہی نماز پڑھ لے، معاف ہے۔ یاد رہے کہ اگر دوسری نماز کے وقت میں پانی ملنے کا غالب گمان ہو تو اب نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت نماز پڑھ لے اور پانی ملنے کے بعد دوبارہ وضو کر لے۔^{۱۱}

سوال: اگر پانی نہ تھا اور قرآن مجید کو چھونا تھا لہذا قرآن مجید کے چھونے کے لیے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر قرآن پاک کے چھونے کے لیے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے البتہ اگر ایک نماز کے لیے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔

سوال: کیا پانی ہوتے ہوئے قرآن پاک کے لیے تیمم کرنا درست ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے ملنے اور اس کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

تفہیم: معلمہ صاحبہ باقی مسائل بہشتی زیور سے دیکھ کر متاثر ہیں۔

نجاست پاک کرنے کا بیان

وہاں ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست کی بات نہیں ہے۔

(۱) نجاست سے مراد ہے۔

(۲) نجاست سے مراد ہے۔

وہاں ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی۔

جواب: نجاست سے مراد ہے۔

وہاں ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی۔

ایک نہ نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

وہاں ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

جواب: نجاست سے مراد ہے، جس کی صفائی نہیں ہوتی:

مسئلہ: چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پیشاب پانچاٹ بھی نجاستِ خلیفہ ہے۔

سوال: نجاستِ خلیفہ میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب: حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب، جیسے: بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاستِ خلیفہ ہے۔

سوال: مرغی، بٹخ، مرغابی کی بیٹ اور ان کے علاوہ دوسرے حلال پرندوں کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرغی، بٹخ، مرغابی کی بیٹ نجاستِ خلیفہ میں شامل ہے، ان کے علاوہ باقی دوسرے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے، جیسے: کبوتر، چڑیا، دینا وغیرہ۔
سوال: چوگاؤز کی بیٹ اور پیشاب کا کیا حکم ہے؟
جواب: یہ دونوں بھی پاک ہیں۔

سوال: نجاستِ خلیفہ میں سے اگر پتی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کی کتنی مقدار معاف ہے؟

جواب: یہ اگر پھیلاؤ میں ایک روپیہ کے سکہ کے برابر (یعنی جتنا تقریباً ہاتھ کی پتیلی کا گڑھ یا گہرا ہوتا ہے) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، اس کو دھوئے بغیر اسی کپڑے یا بدن میں نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور بڑا ہے۔ اگر روپیہ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر نجاستِ خلیفہ میں سے گاڑھی چیز کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر روزن میں (اندازاً) ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بغیر دھوئے نماز درست ہو جائے گی، لیکن دھولینا بہتر ہے، چھوڑے رکھنا مکروہ ہے اور اگر اس مقدار سے زیادہ لگ جائے تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

سوال: نجاست خفیہ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟
 جواب: اگر نجاست خفیہ کسی کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے، اس حصہ کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر چوتھائی کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔

سوال: مذکورہ جواب کو مثال سے سمجھا دیجیے!

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر گھٹی میں لگی ہے تو گھٹی کی چوتھائی سے کم ہو، اگر دوپٹے میں لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو جب معاف ہے۔ اگر پوری چوتھائی کے برابر ہے تو معاف نہیں ہے۔ اسی طرح اگر بدن کے کسی عضو میں لگ جائے تب بھی یہی حکم ہے، مثلاً: اگر ہاتھ میں لگ گئی تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر ٹانگ میں لگ گئی ہو تو ٹانگ کی چوتھائی سے کم ہو۔ جب معاف ہے۔ غرضیکہ جس عضو میں بھی لگ جائے اس کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر پوری چوتھائی پر لگ جائے تو معاف نہیں ہے، اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز درست نہ ہوگی۔

سوال: نجاست غلیظہ اگر پانی میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ اگر پانی میں گر جائے تو پانی نجس غلیظ ہو جاتا ہے، چاہے کم کرے یا زیادہ۔

سوال: نجاست خفیہ اگر پانی میں پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خفیہ اگر پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی نجس خفیہ ہو جاتا ہے، چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

سوال: کپڑے میں نجس حیل لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : گورتیں پتھری نے لیر او سے نم ہے لیکن دو ایف میں تھیں گزریا ۲۰۰ کیا تو
 ۲۰ ایف لیر او ۲۰۰ مخالف ہے اور ۲۰ ب لیر او ۲۰۰ مخالف نہیں ہے۔ یہ اس کا دھوا
 ۲۰۰ سے بقیہ دھوا نے نمازی ہوئی۔

سوال: پچھلی نے نبوت کے تمام سے میں نے کچھ ہے۔

جواب: شخص کا عنوان یہ ہے کہ "مرد" ہے۔ تو کچھ حیران نہیں۔ اسی طرح ہمیں

مولانا سرچشمہ نے اپنی شخصیتوں کی ایک کتاب میں پڑا ہے کہ ان کی کتاب ہے:
 جواب: اگر ان کے لئے دوسری باتیں ہیں تو ان کے لئے جو فرق نہیں پڑتا۔ (اور ان کی کتابیں
 ان کی تصویریں ہیں۔)

۱۔ جو بہت دیر لگی، انصافی اور شہرہ چھٹا، خون خیرہ دس سے تیرہ کی عاصی ہوئی۔
 ۲۔ جو بہت لگی، عاصی سے چھٹا، خون خیرہ دس سے تیرہ کی عاصی ہوئی۔
 ۳۔ جو بہت لگی، عاصی سے چھٹا، خون خیرہ دس سے تیرہ کی عاصی ہوئی۔
 ۴۔ جو بہت لگی، عاصی سے چھٹا، خون خیرہ دس سے تیرہ کی عاصی ہوئی۔
 ۵۔ جو بہت لگی، عاصی سے چھٹا، خون خیرہ دس سے تیرہ کی عاصی ہوئی۔

[illegible]

۱۔ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ کو فائدہ ہوگا تو اسے اپنے پاس رکھیں۔

دہ۔ رہ گیا یہ بھولنے کی بات میں جا چکا تھا۔

جواب : ادبی صورت میں اگرچہ وہ سب و غیرہ رہا، یا تہ بھی کیا، یا نہ کیا۔ مگر یہ
غیر ادبی اور سب بچہ ہی مراد پر مشتمل رہی نہیں ہے۔

سوال : جس کتابت کا خاصہ نامی و معروف نہیں دیتا ہے یہ کتاب "غیرہ" اس کے ایک
نومے کا کبھی طریقہ تھا؟

جواب : اس کتابت بھی دینی چیز تھی۔ جس کا نام "غیرہ" نہیں دیتا تھا۔ اور تو اس کو بھی مراد
نہیں لے رہے تھے۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔

سوال : اس کتابت میں کبھی بھی کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ تو اس کے ایک نمے کا یہ
نام دیتا تھا؟

جواب : اس کتابت میں کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔

سوال : اس کتابت میں کبھی بھی کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ تو اس کے ایک نمے کا یہ
نام دیتا تھا؟

جواب : اس کتابت میں کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔

سوال : اس کتابت میں کبھی بھی کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ تو اس کے ایک نمے کا یہ
نام دیتا تھا؟

جواب : اس کتابت میں کوئی نام نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔
اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔ اور یہ نامی و معروف نہیں دیتا تھا۔

تو پائے ہو جائے گی۔

سوال: اگر پانچاب جیسی پٹی اجاست جو تے وچڑے کے دوڑے جیسی چیز میں ٹکائی
تو اس سے پائے کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دھونا ضروری ہے۔ البتہ دھونے پائے نہ ہوگا۔

سوال: اگر بدن پا پینے میں ملنی ٹک کر سونگھتی ہو تو ان سے پائے کرنے کا یہ طریقہ ہے؟
جواب: اگر سونگھتی تو اسے کوئی اور خوب ملتی آگے سے پائے جو پا میں کے اور اگر
ابھی تک سونگھی نہ ہو تو دھونا ضروری ہے۔

سوال: شیشہ، چھری، چوکر، چاندی، سونے کے زیور، پھول، تانبے اور بے شکستہ وغیرہ
جیسی چیزیں اگر پائے ہو جائیں تو ان سے پائے کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ان کے پائے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خوب پونچھو اور نوک دے یعنی اسے
انچھو اگلے آدھان پر نقش بیٹے ہوئے ہوئے تو پونچھو کچھ استغفار پڑھو اس میں سے اور پائے
کٹی اور پونچھو اور ڈرنے سے بھی مکمل طور پر نہ نکالنی۔ اس لیے ان وہ دھونا ضروری ہے۔
البتہ دھونے پائے نہ ہوں گے۔

سوال: اگر زمین پر کچھ مست چڑائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زمین پر نجاست پڑ گئی اور پھر ایسی سوجھی کہ نجاست کا نقش باطل ہو جاوے تو
نجاست کا واسطہ پڑتی ہے نہ ہی بدبو ہوتی ہے تو اس طرح سوکھ جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے۔

سوال: انیس ایک زمین۔ ہے تیمم کرنا درست ہے؟

جواب: ایسی زمین سے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ ہاں ایسا کہ ایک زمین پر نماز پڑھنا
درست ہے۔

۱۔ یہ جب ہے جب مٹی اتنی ذرا دھو اور جسم اور ہاتھ کو پینے سے جسم کا پٹے سے تمساج نہ آئے بل
محنت کی ضرورت کی وجہ سے مٹی چھٹی ہوئی ہے۔ اسے سوکھ جانے سے اور اگر ابھی دھونا ضروری ہے۔

سوال: جو انٹیکس یا چھاپڑا یا کمار سے وضع شدہ زمین پر خوب سے اچھے مکانوں کے ان پر
تعمیرات پر جائے تو پاک کرنے کی یہ صورت ہوگی؟

جواب: اگر اس زمین سے بناویں گئے ہیں کہ خود بخود وہیں سے جدا ہو سکیں تو ان کا
تعمیراتی ہونے اور زمین پر جو است پڑنے کا تہہ کہ نہ تھوڑے اور جو است کا نشان نہ رہے
۔ سے پاک ہو جائیں گے۔

سوال: اگر شہر، قصبہ، گاؤں یا تھیں یا کمار سے ہوئے تو ان کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: مثلاً لے لو، چار آرتھیں لاپا کے ہو گئے ہوں تو چھاپڑا پاک نہیں ہے، اتنا اس سے
زیادہ اس میں پانی نہیں ہے اور ۔ ۔ ۔ پلانٹ کے لیے رکھو گے۔ جب یہ پانی پاک نہ ہو تو
دوبارہ تو اس پانی کو لیں اور پتہ کریں۔ اس طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا۔
سوال: اگر اس سر زمین کے علاوہ زمین کو پاک کرنے کا کوئی اور طریقہ بھی ہے؟

جواب: اگر ہاں ایک طریقہ ہے۔ ۔ ۔ ہے وہ یہ کہ بتاتے ہیں یا تھیں ہے، اتنا ہی پانی اس کو
دیا کریں۔ جب جو است پانی کے اوپر آ رہے تو کسی صورت سے اس سے انھیں مان
صرف تین مرتبہ پانی ملا کر ان میں تو پاک ہو جائے گا۔

سوال: انھی تمام یہ جواب کیے کریں؟
جواب: حق اگر یہ ہے تو پانی لڑائی لڑا کر اب تک یہ رکھو گے جب پھل پڑے تو اس
نہ سے نکال لیں۔

سوال: اگر زمین لاپا کے زمین پر چھپ گئی ہے پانی کے ساتھ، تو پاک کرنے میں
کسے سے تھوڑے کی قربانی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر چھپ گئی زمین پر پانی نہ آجے، تو پاک نہ ہو گا۔ ہاں اگر
چھپ گئے پانی سے زمین اتنی بھل گئی کہ زمین کی چھپ گئی، تو پاک پانی جو اسے ساتھ ہے تو

— ५५ —

وہابی آمرانہ پاک مہندگی باقعوں، جیروں میں، گاڑی تو آپ مانتے ہیں ایسے پائے ہوں گے؟
خواب تمہیں مرچ اس طرح دلوں پر ہے۔ سو فانی کرنے کے تو مانتے ہو۔ یہ ایک
نور ہے میں نے۔

حوالہ اور نہ پکت ہو یا کاجھل شخصوں میں کے پاتہ اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس پر پختہ اور محض وہ نہیں ہے۔ ہاں اگر انھیں رائے کو نہ وہ ان کی رائے
اب پر پختہ اور محض وہ اب جواب: ہاں۔ لیکن اس لیے کہ ان کے لیے نہ ان کی رائے کو
نہیں۔ وہ ہے۔

وہاں فریڈ پاک تھیں، سر میں ان کی بیوی تھیں، کالج تو یہ ختم ہے۔
 وہاں تھیں، سر پہ سونے کے پائے، وہاں تھیں، شہر کا رستہ تو پھر
 وہاں تھیں۔

سداں اُن شخص یانی میں ہیجہ ہوا چہا بابا ہے سے رتھ پیت نہ کھو یا تو پات
 پیتا ہے ہی شمع ۱۰۰

جواب اسی صورت میں آیا کہ آپ نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ میں نے اپنے
 اس لیے کہا کہ وہ ایک ایسا ہی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ وہ ایک ہی ہے کہ وہ ایک ہی ہے۔

حال انجمنہ اہل بیت علیہ السلام کی ایک تہذیب و معاشرہ اور اس کی بے شک
اس پروردگار تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

جواب: اگر اداؤں نہیں ملتی ہوں تو یہ ہے کہ میں نے اپنے سہوکار سے بے مروتی ہوں تو کیا ہے؟

حیض اور استحاضہ کا بیان

سوال: حیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر سیکے واقعہ عورت کا مہینہ آتا ہے اسے "حیض" کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بیمار نہ ہو۔
حاصلِ یقین ہو کہ یہ عورت عادی ہے۔

سوال: حیض کی عمر سے کم عورت کو روئے سے زیادہ مدت قحط ہے؟

جواب: حیض کی عمر سے کم مدت تین دن تیس دن تک ہے۔ اگر تین دن تیس دن سے زائد بھی کم ہو تو وہ "استحاضہ" ہے۔ تین دن سے زیادہ مدت میں اس میں آئینا نہیں پڑتا اس لیے اسے "استحاضہ" نہیں کہتے۔
سوال: استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ عورت کی عمر سے کم عورتوں کو آتا ہے اسے "استحاضہ" کہتے ہیں۔ عورتوں میں حیض کے محلِ قحط سے پہلے عورتوں کو آتا ہے۔ اسے "استحاضہ" کہتے ہیں۔
سوال: حیض کی مدت میں ایک دن کا خون آتا ہے یا کئی دنوں کا؟

جواب: حیض میں صرف روزانہ ہی مہینہ آتا ہے۔ ایک دن آتا ہے۔ دو دن آتا ہے۔ تین دن آتا ہے۔ چار دن آتا ہے۔ پانچ دن آتا ہے۔ چھ دن آتا ہے۔ سات دن آتا ہے۔ آٹھ دن آتا ہے۔ نو دن آتا ہے۔ دس دن آتا ہے۔ اسے "استحاضہ" کہتے ہیں۔

سوال: نفلی بیٹہ کی اور نفلی لڑکی کا کیا ہے؟

جواب: نفلی کسی ابتدائی مہر و عہد سے نہ تو دل سے پہلے کسی کو نفلی کہیں سکا۔ اور انتہائی مہر پہنچن سار سے اور یہ مہر جو پر ایک معمول ہے لیکن اس کے بعد کما جی ممکن ہے۔ اس لیے اگر پہلے سال کے عہد تو ان کے لئے جو اگر توبہ سرخ یا سیاہ و تو نفلی ہے اور اگر اس کے بعد کسی نے کسی کا عہد اتھو تو وہ یہ سب سے کہ پہلے سے اس ایک کا خون آئے کی عادت نہ ہو، اگر نفلی کے عہد میں بھی اس عہد سے وہ یہ ایک آواز سے نکلے یا نفلی ہی سمجھا جائے گا۔
سوال: اگر کسی کی عادت عین میں ہو چکا ہو نفلی آئے کی بے چاری میں ہو تو کیا وہ نفلی یا یہ غلط ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر عادت اس کے نزدیک ہے تو یہ وہ ہے۔ اگر نفلی ہے اور اس دن کے عین روز یا آتی ہے ان پہلے سے عادت ہے وہ نفلی ہے، نفلی سب اس کا ہے۔
سوال: اس مسئلہ کو مثال دے کر عادت سے سمجھائیے۔

جواب: اس کی مثال یہ ہے کہ اس وقت میں نفلی آئے کی عادت ہے۔ لیکن اس میں عادت میں اس دن عادت سے نہ ہو خون آئے تو وہ اس میں تو نفلی ہے ہیں۔ باقی وہ اس کا خون ہے۔

سوال: یہ نفلی کی لڑکی کا یہ صحیح ہے؟

جواب: اس دن عادت تو نہ ہو چکے۔ عادت ہے نفلی، اس میں یہی اس دن عادت سے بڑھ جائے گا۔ اگر تھان ہے۔ لیکن اس میں عادت کے علاوہ باقی تو وہ نفلی کی نقل پانچ ہے اور یہ نقل پانچ حرام میں ہے، واجب ہے۔

سوال: ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، لیکن یہ وہ ان میں سے ہے، کبھی عادت اس میں عادت چھانے کا ہے یا یہ صحیح ہے؟

جواب: ایسی صورت سے لے یہ سب حیض شمار ہوگا۔

سوال: ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن سے بھی بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دیکھ پوچھ لے گا کہ اس سے پہلے مہینہ کس کتنے دن حیض آیا تھا؟ اگر اسے دس دن حیض کے شمار کریں گے اور باقی سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی ضرورت کو قضاء واجب ہوگی۔

سوال: اگر کسی بڑی کو پہلی مرتبہ خون آیا تو اس کے پورے مہینے کا حکم کیا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر دس دن سے کم ہو تو سب حیض ہے، اگر دس دن ہو تو بھی سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ کیا تو اس دن حیض ہے اور جو بڑھائی وہ استحاضہ ہے۔ اگر یہ مہینوں پانچ بار یعنی برابر کی مہینے تک ہو رہی رہا تو جس کا دن تو شروع ہو اور مہینوں میں ایسا دن آئے اسے دس دنوں میں تک حیض شمار کریں گے اور باقی مہینے دن استحاضہ شمار ہوگا۔ حال: حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی کوشش کرنا اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟ جواب: دس دن سے، مہینا پاک رہنے کی کوشش کرنا، اگر مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ تو کوئی مدت گھر نہیں، اماں تک بھی یہ ملتی ہے۔ پندرہ دن اگر کسی کو حیض آتا ہے تو وہ پاک رہنے کی کوشش کرے۔

سوال: اگر کسی کو ایک دو دن خون آئے۔ پھر پندرہ دن پاک رہی۔ پھر ایک دو دن خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پندرہ دن سے پہلے اور بعد میں ایک دو دن جو خون آیا وہ حیض شمار ہوگا، بلکہ یہ استحاضہ ہے۔

سوال: اگر ایک دو دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی پھر ایک دو دن خون آیا تو

اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہی صورت ہے جس میں پاک رہی۔ ان کا دھوا شہاء نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا انہی سے ان خون چاڑی رہا۔ اب اس کی جتنی بات ہے، وہ تو نہیں ہے، باقی سب استقامت ہے۔

سوال حل کئے، نہ میں شروع نہ کیا ہے؟

جواب: ایسی حالت میں شروع نہیں کی، استقامت ہے۔ یہاں تک کہ بچ نکلے، اسے پہلے پسے تو خون آتا ہے، وہ بھی استقامت ہمارے ہے اور پھر انہی کے بعد یہ خون آتا ہے، وہ نکلتا ہے، اب ہمارے ہے۔

حیض کے احکام

سوال: حیض کے زمانہ میں نماز روزہ کو کیا حکم ہے؟

جواب: اس زمانہ میں نماز پنج صلوٰہ اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، ماہِ انقارِ قری سے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد قضا پڑھنا واجب نہیں، لیکن روزہ بالکل معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضا کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو لڑ پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے ایسا ہوا تو نماز چھوڑ دے، یہ نماز بالکل معاف ہوئی۔ اس کی قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے۔ اگر فرض یا سنت میں ایسی صورت پیش آئی تو نماز ختم کر۔ لیکن پاک ہونے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو روزہ کی حالت میں حیض آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر آدھ دن گزارنے کے بعد بھی ایسی صورت پیش آئی تو روزہ نوتہ یہ۔ چاہے فرض ہو یا نفس، پاک ہونے کے بعد قضا رکھے۔

سوال: کبھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ نماز کے بالکل آخری وقت میں حیض آ گیا تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز معاف ہوئی، قضا پڑھنا واجب نہیں۔

سوال: حیض کے زمانہ میں میوں پینے کی تعلیق کیا حد ہے؟

جواب: خاص تعلق یعنی صبرت کرنا تو جائز نہیں ہے، نیز عورت کی زانیہ سے کہہ کر کھنے تک کا جسم بغیر کپڑے کے نہ چھوا جائے، اس کے علاوہ باقی باتیں درست ہیں، جیسے: کھانا

وہاں پہنچ کر اٹھ اٹھ کر۔

سوال: انبی کو کدست پانچ دن کا خون ہے۔ اب کدست کے مطابق خون بند ہو گیا تو کیا اس کے لیے عیبت برآمد ہوتی ہے؟

جو آپ انکی صورت میں دیکھیں گے۔ بھرت ورسٹ نہیں ہے وہ بکر چل
 نہ آیا جو خون پتر ہوتے ہے بعد ایک تار کا وقت نہ رہے کہ ایک تار کی آفت اس نے دے
 وہ آپ جو چنے وہ بے صحبت ہر است ہے۔ اس سے پہلے ہر است نہیں ہے۔

مولانا اگر کہتے ہیں اُن کی تھی اور انھوں نے چار دن آنکر بند ہو چکا تو کون تو اُس صبح کے بارے میں کیا کہے گا!

جواب: یہی صورت میں فاسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے۔ لیکن: یہ غم کا بیج نہ بنے۔

عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔

جواب: ایسی صورت میں خط لکھ کر آپ کو بھیجیں ہے، مضمون کے نمائندہ جے نہیں انجمن
تحقیق و ترمیم کے راستے نہیں ہے۔ اگر بعد میں ان سے پتہ چلے کہ وہ آپ کے حق پر تھا یا نہ کہ وہ
خط لکھ کر نہ تھا، آپ اسے دیکھ کر جتنے دن چاہیں اسے دیکھ سکتے ہیں، مگر باقی دن کی نمائندہ اور
نقائص اور اگرچہ وہ دن تیار ہو گئے اور ان کو نہیں لکھ سکتے تو وہ ایک دن اسے لکھ سکتے تھے اور جو
نمائندہ ان دنوں کی پوری تحقیق ان کی تمنا ہے۔

سوال: اگر کسی پر اکل نیکو نے اقربا و ملتے میں بند بوجا کر کے حکم ہے؟

ہر سب انہوں نے ان سے تم آج ارادت کرتے ہو، کہ نہ تو ارادت ہو، نہ نکل نکلتے ہیں کہ
سہری اور بچہ جی سے شعلوں کے فیض اور ان کے غم سے غم کرتے آتا وقت بقی رہتا ہے، جس
میں صرف ایک مرتبہ انداز کہ کر سکتے ہیں، نہ جتنی ہے، اس سے زیادہ چھوٹیں چاہے غلطی ہے
بھی تمہاری پر واجب ہوئی، قصاص منہ جی۔ انہوں نے بھی تمہارا وقت ہو تو تمہارا ہر صحت
معااف سے، قصاص منہ واجب نہ ہوئی، انہوں نے جی۔ آج یہ جواب اور وقت صرف اتنا

ہے کہ جس وقت میرے اندر آپ کی تسلی ہے، تسلی کرنے کی بھی خواہش نہیں ہے۔ یہ بھی کہ
اے دل ہو جانے کی اور قضا پر دست چڑھنے کی۔

سوال: اگر مضمون شریف میں رت کو پات سو فی تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہی صورت میں اگر پورے دن تک نہ پھلے تو یہ ہو اور اسے وقت میں پات
ہونی بہ کہ صرف خدا کی تحریک نہیں کہہ سکتی کہ حری کا وقت شتم کیا یا تب بھی کچھ روز دو سب
ہے۔ چہ جائے کہ ایسے کرے اور عین تسلی کرے۔ اگر وہ دن سے تسلی ہو کر اسے اپنے وقت
پات ہوئی کہ صرف اس تسلی اور اگر اسے تسلی نہ کرے تو اسے تسلی نہ کرے۔ اور وہ وقت شتم ہونے سے
پس اندر آپ کی تسلی کہہ سکتی ہے۔ یہ بھی روز دو سب ہو گا۔ اگر تسلی نہ کی ہو تو پات ہے۔ یہ ہے کہ
اور عین تسلی کرے۔ اگر وہ دن سے تسلی ہو کر اسے تسلی نہ کرے تو اسے تسلی نہ کرے۔ اور
بھی وقت نہیں ہے تو روزم کھڑا ہو سکتا ہے۔ یہی کہ وہ دن روز دو سب کی تسلی نہ ہے۔
چہ رے اسے کہنا کہے۔

تسلی: اگر صاحب یہاں کی دل اور اس دن سے تسلی ہو کر اسے تسلی نہ کرے تو اسے تسلی نہ کرے۔
دانش کرنے سمجھیں

نفاس کا بیان

سوال۔ نفاس کسے کہتے ہیں اور اس کی کمر سے کمر اور زیادہ سے تریہ روضت کیا ہے؟
جواب۔ بچہ پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے اس کو "نفاس" کہتے ہیں۔ اس کی
زیادہ سے زیادہ روضت چالیس دن ہے اور تہمتی کو لی مقدور متعین نہیں ہے۔ اگر ایک آدھ گھنٹہ
نہی خون آکر بند ہو جائے تو وہ بھی نفاس ہے۔
سوال۔ کمر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی وبائش خون نہ آیا تو کیا اس پر بھی غسل واجب
ہوتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں ایسی صورت میں بھی غسل واجب ہوتا ہے۔
سوال۔ اگر آدھ گھنٹہ سے کم یا آدھ گھنٹہ سے زیادہ نہ نکل آیا تو کیا اس پر غسل بھی واجب ہے؟
جواب۔ ایسی صورت میں جو خون آئے وہ نفاس کے ضمن میں ہے اور اگر آدھ گھنٹہ سے کم
نکلے اس وقت خون نہ آیا وہ استماع سے نفاس میں ہے۔ اگر بوش (نواس) باقی رہے اور نہ زکا
افت ہو جائے تو اس وقت بھی نماز پڑھے، اگر پیدائش کے بعد روئی کے بعد نہ ہو، شفاء نہ کرے
رہنے کا حکم ہوگا۔

سوال۔ ایسی صورت میں اگر بچہ نہ نکلے اور نہ جاسے اور نہ ہو تو کیا کرے؟
جواب۔ اگر کوئی یہ اندیشہ ہو تو اس وقت نہ پڑھے۔ بعد میں غسل کرے۔
سوال۔ اگر کسی کا حمل گریے اور اس کے بعد خون نکلا تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب۔ ایسی صورت میں اگر بچہ کا ایف آدھ منہ میں لے لے ہو تو اس کے جہتے والے خون

حیض، نفاس اور جنابت کے احکام

سوال: نفاس کی حالت میں نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تو بالکل معاف ہے، روزہ کی بعد میں قضا کرنا ہوگی۔

سوال: جس مرد و عورت پر غسل کرنا واجب ہو، ان کے لیے کون سے اعمال جائز نہیں؟

جواب: جس مرد و عورت پر غسل واجب ہو، جیسے: لہجہ اور جس عورت پر غسل واجب ہو

جیسے حیض و نفاس والی تو ان کو مسجد میں جانا، کعبہ شریف کا طواف کرنا، کلام مجید پڑھنا اور اس کا چھونا جائز نہیں ہے۔

سوال: اگر قرآن پاک میں یا کسی رومال وغیرہ میں ہو تو غسل واجب ہونے کی حالت

میں اس کے اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کریم کسی خلاف، رومال یا کسی کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو اگر یہ

چیزیں جلد کے ساتھ ملی ہوئی ہوں تو چھونا اور اٹھانا درست نہیں ہے اور اگر جلد کے ساتھ ملی

ہوئی نہ ہوں بلکہ الگ کرنے یا اتارنے سے اتارنا یا ہٹا سکتا ہو تو ان کے ساتھ قرآن پاک کا

چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

سوال: جس کا وضو نہ ہو، کیا اس کو کلام مجید اٹھانا یا پڑھنا درست ہے؟

جواب: وضو نہ ہونے کی صورت میں چھونا تو درست نہیں، البتہ نہ ہائی پڑھنا درست ہے۔

سوال: جس کتبے، سنیے، ہشتتری، تلوید یا کسی چیز میں قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی

ہو تو اس حالت میں اس کو چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس حالت میں ان لوگوں کے لیے ان سب چیزوں کا چھونا درست نہیں ہے۔

الہذا ان کی جسمانی، نفسی و فنی حالتیں رکھتے ہوں تو اس جسمانی، فنی و روحی، اور مجموعہ، مراعات درست ہے۔

سوال کیا ایسے لوگوں کو کرتے کہے داسی یا دوپٹے کے آٹھلے سے قرآن پاک پکڑا درست ہے؟

جواب درست نہیں ہے، ولایت امر جن سے اٹک کوئی پکڑا ہو، جیسے رومال، ٹیچر، تو اس سے پکڑا کر اٹھانا یا چھونا درست ہے۔

سوال ایسی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ایسی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ شرعیاتی مذہبی و توحید۔ پوری آیت پڑھنا تو بالکل جائز نہیں ہے لیکن اگر چہرہ کی آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذکر، سنا کر لے کر آیت پڑھے تو جائز ہے، لیکن وہ اگرچہ آیت کی آیت ہی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے پڑھنا ہو جائے۔

سوال قرآن پاک کی ایسی آیت کہ جن میں "یا مضمون" ہے ان کی حالت میں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اگر سورہ قافہ پوری دعا کی آیت سے پڑھے یا اور کوئی آیت کہ جن میں "یا مضمون" ہے ان کو دعا کی آیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادے نہ پڑھے تو جائز ہے جیسے "ارزنا انھا ہی الذلّٰیٰ حسنة" اور "وَلَسْنَا لَا نُوْا عِدْلًا" وغیرہ۔

سوال ایسی حالت میں: خاصہ قحوت کا پڑھنا صحیح ہے؟

جواب جائز ہے۔

سوال اگر کوئی عورت قرآن پاک پڑھاتی ہے تو اس حالت میں وہ کیا کرے؟

جواب ایسی حالت میں اس کے لیے حجۃ وافر درست ہے اور وہ اس عروہ وقت پوری آیت پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ایک "و" و لفظ کے بعد سانس توڑ دینا کرے اور کلمہ کثرت کرے آیت کا روال مردانہ۔

میں نے اس کی عادتیں توڑ دیں، اور آخر میں یہ ثابت ہو گیا کہ وہ واقعی ایک کامیاب شخص تھا۔
(وہی مضمون: "بہترین شخص")

یہاں یہ سب چیزیں چھپا دی گئیں۔
 وہاں ان کی پرکھ کے لئے۔ سب کچھ اور ان کی نفس پر پیا جاتی کہ ان کی کیا
 کیا ہے۔

جواب: یہی صورت میں اس پر فعل ہوا، جب نہیں ہو : جب نہیں سے چاہا ہو جائے
یہ فعل ہے اور ہے۔ جب کی قسم، تو اس کی طرف ہے۔ اس کا مافیہ ہے۔

مسئلہ انیس کے قانون میں طالب علموں کے وقت کے بعد دینے والے کسی کو بے
تعمولی و ریجنل انتظامیہ کے ذریعہ کوئی عداوت کا منصوبہ ہے اور پاک و جانے
— بعد میں دے دی ہے —

قصبہ - قصبہ کے معنی ہیں درختوں کا ایک گروہ۔ اس کے معنی ہیں ایک گروہ۔
 قصبہ کے معنی ہیں درختوں کا ایک گروہ۔ اس کے معنی ہیں ایک گروہ۔

ہو جائے تو اس وقت نماز ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: نماز عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: نماز ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے، لیکن جب سورج زرد چڑ جائے تو نماز عصر کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔^۱

سوال: نماز مغرب کا وقت کب شروع اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سرخ روشنی (جسے ”شفیق احمر“ کہتے ہیں) نما کب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سوال: گھنٹوں کے اعتبار سے بتائیے کہ تقریباً کتنے وقت تک نماز مغرب کا وقت رہتا ہے؟

جواب: گھنٹوں کے اعتبار سے تعین ممکن نہیں۔ گھنٹہ ہر مہینہ رہتا ہے۔ اہل پاکستان کے علاقوں میں گھنٹہ بھر تو رہتا ہی ہے،^۲ اہل اندھوڑی بہت دیر ہو جائے تو نماز کو قضا کچھ کر چھوڑ نہ دینا چاہیے۔

سوال: نماز عشاء کا وقت کب شروع اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: نماز مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے، لیکن آجھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: معلمہ صابہ طالبات کو تنبیہ کرے کہ ان اوقات میں سے اول وقت میں نماز پڑھنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور یہ کہ ان اوقات کے اندر اندر نماز ضرور ادا کریں۔ اکثر خواتین نماز صرف اس وجہ سے قضا کر دیتی ہیں کہ وہ سمجھتی ہیں اذان کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ بعد

۱۔ مختلط انداز سے کے مطابق ایسا غروب سے تقریباً سولہ منٹ پہلے ہوتا ہے۔ (حسن الفتاویٰ)

(۱۴۳/۲)

۲۔ دیکھیے (حسن الفتاویٰ: ۱۳۶/۲)

نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ انیس اچھی طرح آگاہ یا چاہے کہ جب تک وہ سر کی نماز کا وقت شروع نہ ہو جائے نماز قضا نہیں ہوتی۔

ممنوع اوقات :

سوال : کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں کوئی نماز منع نہ ہو؟

جواب : جی ہاں ! تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔ یہ فرض نہیں۔ وہ اوقات یہ ہیں :

(۱) سورج نکلنے سے وقت۔

(۲) بالکل دوپہر (مٹنی زوال) سے وقت۔

(۳) سورج غروب ہونے سے وقت۔

ہاں ! الہیت انہیں ان کی عصر کی نماز نہ پڑھیں، اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر اونٹوں سے نہیں۔

سوال : کیا ان تین اوقات سے علاوہ بھی کوئی ممنوع وقت ہے؟

جواب : وہ وقت ایسے ہیں جن میں صرف نفس نماز نہیں پڑھ سکتے، الہیت قضا نماز، حمد و تلاوت وغیرہ ان میں بھی درست ہے۔^(۱) وہ وقت یہ ہیں :

(۱) فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک، اس میں نفل نماز درست نہیں۔^(۲) عصر کی دو سنتیں پڑھیں۔

(۲) عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

سوال : فجر کی نماز میں دیر سوتی اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ اس میں نہ دو رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے، ایسی صورت میں کیا کرے، سنت پڑھے کہ فرض؟

۱۔ سو فرض نماز کے لیے ممنوع اوقات میں ہر نفل کے لیے پانچ، تین پچھلے سال ۱۰۰ لے اردہ یہ۔

۲۔ الہیت اگر تہجد پڑھ رہی تھی کہ فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اس کو چار رکعت پڑھے۔ اقلادی شامیہ

جواب میں موت جس قتل کا ہے، موت ہے یا نہیں۔ یہ سہارن کل اور
رہائی ہو چکا ہے۔ یہ قتل پا کر ہے۔

دل خیر ملانے کے لیے وہ فوجی کل کیا تھا، وہ پانچویں سال
میں سوئے جس نے انہیں ہولی، مارچ ۱۹۴۵ء میں ہولی کے قتل کے
ہول اور سہارن کل کے ہولی کے قتل کے لیے ہولی کے قتل کے
جواب میں ہولی کے قتل کے لیے ہولی کے قتل کے لیے ہولی کے قتل کے لیے

نماز کے فرائض اور واجبات

۱۔ نماز کے فرائض کون سے ہیں؟

یہ آپ کو معلوم ہو گا کہ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے فرائض کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔

۲۔ نماز کے فرائض کون سے ہیں؟

یہ آپ کو معلوم ہو گا کہ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے فرائض کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔

۳۔ نماز کے فرائض کون سے ہیں؟

یہ آپ کو معلوم ہو گا کہ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے فرائض کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔

۴۔ نماز کے فرائض کون سے ہیں؟

یہ آپ کو معلوم ہو گا کہ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے فرائض کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔ نماز میں کون سے ایسا ہے جو نماز کے واجبات کے ہیں۔

سوال نمونہ کے وجہ سے یوں کیجیے۔

جواب: (۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانے (۳) فرضوں کی پہلی دو آیتوں میں قرأت کرنا (۴) سورۃ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا (۵) رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا (۶) اوقوں میں دعا کے درمیان بیٹھنا (۷) پہنا تھکاؤنا (۸) احتیاط پڑھنا (۹) کلمہ سلام کے ساتھ نہ (۱۰) قرآن میں ان کے قیوت پڑھنا (۱۱) دعا کے قیوت سے پہلے نگیں کرنا۔

تعلیق: یہاں صرف نمونہ کے بارے میں وجہات لکھتے ہیں۔

سوال ان وجہات میں سے کوئی ایک لکھ کر دیا تو یہ ختم ہے؟

جواب: ان میں سے آرونی واجب ہونے سے نکلوتے جاتے تو حیدر کو ملنا واجب ہوگا۔ اگر جان بوجھ کر کسی واجب و یا حرام کو روکا جائے تو وہ گناہ ہے۔ اگر وہ واجب ہے اور روکا جائے تو گناہ ہے۔

بدن چھپانا:

سوال: اگر وہ اپنے جسم پر موز کوئی اور کپڑا لپا دیکے تو اس میں سے جسم چھپا دیتا یا نہ رہتا ہے؟

جواب: اگر وہ اپنے جسم پر موز کوئی اور کپڑا لپا دیکے تو اس میں سے جسم چھپا دیتا یا نہ رہتا ہے؟

سوال: اگر نماز میں ہونے والا تکبیر کی وضو نہ کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر نماز میں ہونے والا تکبیر کی وضو نہ کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟

مثال کے طور پر: چوتھائی پنڈی یا چوتھالی میں یا چوتھائی بازو محل سمیٹا یا جیسے: انہوں نے چوتھائی یا چوتھائی مر یا چوتھائی دینے، چوتھائی بیٹھ، چوتھائی گردن، پنڈتھائی میں وغیرہ۔

بدن اور کپڑوں کا پاک کرنا:

سوال: اگر بدن یا کپڑے پر ہاتھ لگا سکتے تھے تو نہیں پانی نہیں ملتا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی مجبوری کی صورت میں معافی ہے، اسی لیے مس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے اگر وہیں غسل شری کے اندر نہ پانی نہ ملے تو یہ شری مجبوری ہے، پھر ہاتھ لگا سکتے تھے ساتھ نماز پڑھ لے، اور جائے تو۔

سوال: اگر وہ کسی سفر میں ہے اور اس کے پاس تیمومہ یا پانی ہے، بدن یا کپڑے وغیرہ میں ہاتھ لگتا ہے اور وضو بھی نہ دے سکتا ہے۔ اگر کچھ سستہ ہوتے ہیں تو وضو نہ کرے پانی نہیں دیتا اور اگر وضو کرتی ہے تو ہاتھ لگتا ہے۔ مس پاک کر کے دوبارہ وضو کرے اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پانی سے ہاتھ لگاتے اور وضو کر لے، پھر وضو کر لے۔ نماز کے وقت کا وضو یا نہ رکھنا:

سوال: کسی نے تکبیر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھتا تھا تو معصوم ہوا ہے جس وقت نماز پڑھتا تھا اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ صبح کا وقت تھا یہ تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں نہ پڑھانی اور ایسا سمجھیں کہ وہ قضا پڑھی تھی۔

سوال: اگر کسی نے وقت آنے سے پہلے نماز پڑھ لی تو اولیٰ یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہیں ہوئی۔ وقت آنے پر دوبارہ پڑھ لے۔ چاہے ہاتھ بدلتے ہوئے پڑھی ہو یا بھولے سے۔

نیت کرنا:

سوال: یہ نماز کے لیے زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

[illegible]

جواب: بڑے بڑے قوموں میں ایسی ہی چیزیں ہوتی ہیں اس کا یہ غم ہے۔

جواب لوگوں کی پوری تہمت ہے جس پر مشورہ کیا۔ انا تو اوقاتِ کرب و محنت میں
 محبتِ شریعتی صرف وغیرہ۔ یہ سب تحریر کوئی شہرہ کی نہیں ہے۔ ان لوگوں سے ایت
 بڑھ گیا ہے کہ ان کو کب تک بھنی ہے۔ ایت دینی میں حق کے علم سے غرض لی۔ خدا کی یا
 ایت کرتی جو سامنے کی مشقوں کی اصلاح ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

جواب: حق تعالیٰ نے اس کو فرمایا ہے:

[illegible][illegible]

دو بھائیوں کا اندھوں کے لئے چھوٹا گھر بنایا۔ یہ بھی تو بڑا عظیم عمل ہے۔

چند اہم مسائل:

سوال کیا ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور جب سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورہ ملانے کو پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔ سوایت ہے بلکہ ورنہ ٹھیک ہے۔ ورنہ پڑھنے کو نماز ہو جائے گی۔

سوال تہجد میں نائک اور ماتحت زمین پر رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب تہجد و نمرتہ ہونے آگے نائک اور ماتحت دونوں زمین پر نہ رکھنے سے نہ فائدہ ہوتا ہے اور نائک نہ رکھنے کو بھی ضرورت ہے بلکہ اور اگر ماتحت زمین پر ٹھیک رکھا جائے تو رکعتیں بھی ہوئی۔ خواجہ جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ جہاں بھی ہو جائے اور کوئی ٹھیکری ہو تو نائک رکھا جائیگا۔ اور سب سے زیادہ خاص یہ کہ تہجد میں دونوں زمین پر رکھے۔

سوال اگر روضہ کے بعد انجمن طریقت سے کوئی نہیں ہوئی تو روضہ میں راجہ تہجد میں پہلی آیت کو نماز سے تہجد ہو جائے گی؟

جواب یہی صورت میں نماز ٹھیک ہوئی ہے۔ پھر پڑھنا واجب ہے۔

سوال اگر دونوں تہجدوں سے زمین پر رکھنے کے بعد انجمن طریقت سے کوئی نہیں ہوئی تو روضہ میں تہجد میں پہلی آیت کو کیا حکم ہے؟

جواب ایسی صورت میں اگر روضہ میں انجمن طریقت سے تہجد دونوں تہجدوں میں رکھیں ہو۔ اور اگر انجمن طریقت سے تہجد نہ ہو تو روضہ میں رکھنا ہے۔ اگر جہاں رکھا جائے گا تو تہجد کا سمیٹ کر لے۔

سوال اگر قوس کے اندر پر یا زمین کی کسی چیز پر تہجد کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب ایسی صورت میں اگر کوئی پر یا تہجد کرے۔ اتنا دیکھ کر اس سے زیادہ وہ بپ لگے۔ اگر اوپر اوپر سے اشارہ کرے۔ کچھ یا دیا جائے تو تہجد اور انجمن روضہ میں رکھنا ہے۔ اگر ایسا نہیں کیا تو جہاں رکھا۔

ہوں۔ چاقو قرض پر چھتے ہوئے اُردا طرخی دہونا تو اس میں سوز کا تھوڑے بعد کوئی اثر ہے
 بھی نہ کوئی تباہی نہ کہیں کوئی نقصان آئے گا۔“

جواب: ای صورت میں نماز میں کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ اگر آپ اٹھ چکے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 سوال: نماز میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت وغیرہ پڑھتے ہیں مگر سورۃ فی آلہ النبی کوئی پڑھتے ہیں؟
 جواب: نماز میں سورۃ ہمدانی پڑھنا آہستہ اور پستے سے ہوتا ہے۔
 سوال: نماز میں پڑھنے کے لیے کوئی سورت مقرر کر دینا نہیں ہے؟

جواب: نماز کے لیے یعنی خاص طور پر نماز کے لیے جانے والا جگہ میں سے یہ کہ
 ہے۔ جوئی کی صورت میں اگر یہ نماز ہوئے۔ اس نماز میں بھی وہ نماز جو نماز ہے اس
 میں بھی اہل طاعت کے لئے نماز میں پڑھیں گے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔
 وہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔
 جواب: اگر یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔
 یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔ یہ نماز ہے۔

فلو انہیں کی ہمت

عالمی حقوق کے لیے نہایت سے تیار ہو رہے ہیں۔۔۔ ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ
جواب: قوانین اپنی اپنی اہمیت کے ساتھ ہیں۔ نہایت سے نہیں۔۔۔ حقوق کی
اہمیت ضرور ہے۔ نہایت سے نہیں۔۔۔ اہمیت ضرور ہے۔۔۔ وہ تو ان
۔۔۔ نہ تو ان کے خلاف ہیں۔۔۔ وہ تو ان کے خلاف ہیں۔۔۔ وہ تو ان کے خلاف ہیں۔۔۔
ان کے خلاف ہیں۔۔۔ ان کے خلاف ہیں۔۔۔ ان کے خلاف ہیں۔۔۔

”اب جو کہیں سے اپنے بد چلتا نہیں ہے“

یہ جواب مکتوب ہے۔ آخرت کا اندیشہ بھی مددِ حنیف کے لیے ملایا۔ "مکتوب علیٰ اصغر" جو اس کا نام
 ہو گا۔ پشتِ بزرگ کے زمانے کی جو کہیں کہیں میں قوتِ روانہ ہو جاوے گا۔ اس سے روایات
 دہکتے ہیں، کہ ان کی رائے کی جو کہیں کہیں دیا ہو تو ان کے لیے ایک نئی روشنی ہے۔

اپنے زمانے کی خواہشیں کے بارے میں وہی فکر، اوجیز قوت کے زمانے میں اس کی اجازت تھیں، لیکن اب وہی "یہ جھٹکا کھائیں"۔

یوں، ان کے مروجہ میں تعاقب کی پہلے سے اپنا ہوا تھا اور وہ میں سے تھا۔
مراہیں تو کیا لوہیں اس میں شریک ہو گئی ہیں؟

یوہ، ان کوئی صورت ہے کہ میں اپنے سر کے ساتھ جماعت میں شامل ہوں یا نہیں
تو شاید وہی ہے کہ میں اس نے زمانہ آزادی نہ ہو جہاں بائیں پیچھے رہے، وہ صورت کی تیار
بھی نہ رہا ہوئی اور میری جگہ پر ہاں ہاں ہے۔
نہاں کے دو اوسپ:

نہاں، نہاں رہتے، وہ اپنی کوہیں نہ کہاں رہتے۔

یوہ، وہ نہاں میں آزادی نہ تو اپنی کوہیں نہ کہاں رہتے، وہ میں ہاں تو
ہیں وہ پرانے، وہ نہاں کے ہاں رہتے، نہاں کے ہاں رہتے، نہاں کے ہاں رہتے
وہ میں رہتے، وہ نہاں کے ہاں رہتے، نہاں کے ہاں رہتے۔

نہاں، نہاں میں جماعتی و قیامی قیامی رہتے۔

یوہ، نہاں کے قیامی و قیامی رہتے، نہاں کے قیامی رہتے، نہاں کے قیامی رہتے
وہ نہاں کے قیامی رہتے، نہاں کے قیامی رہتے، نہاں کے قیامی رہتے
یہ میں رہتے، نہاں کے قیامی رہتے، نہاں کے قیامی رہتے۔
نہاں کے قیامی رہتے۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

وہی آیتوں سے قرآن پڑھتا ہے۔ پڑھتا ہے اور شریعت میں آیا ہے۔
 جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ جو یہ کہہ کر پڑھتا ہے۔ وہ کہہ کر پڑھتا ہے۔
 پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 صحیح اور صحیح ہے۔ ایک طرف سے کہہ کر پڑھتا ہے۔
 وہ کہہ کر پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔

جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 ہے۔ قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 اس پر کہہ کر پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 اس پر کہہ کر پڑھتا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔

جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 ہے۔ قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔

جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 ہے۔ قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔

جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 ہے۔ قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔
 جواب: قرآن پڑھنا ہے۔ "معاذ اللہ" میں کہہ کر پڑھتا ہے۔

خواتین کا طریقہ شمار^[1]

تہذا شروع کرنے سے پہلے:

یہ باتیں یاد رکھیے اور ان پر عمل کرنا اطمینان رکھیں گے۔

(۱) آپ کا ریح قہر کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ آپ نے وہ کچھ لکھ رکھا ہے جو کوئی دیکھ سکتا ہے۔

انہوں نے جو کہ انسانی زندگی سے وابستہ امور ہیں اور باہر سے آئے ہوئے تھے، انہوں نے انہیں درست فہم دیا اور انہیں انسانی زندگی کے لیے بہتر بنانے کی کوشش کی۔

(۳) آپ نے یوں ہی انہیں ہر جگہ بھی قبائلی چارہ رعب اور دوسرا پالنا

سیدھے قلعہ رخ راج (پانڈو نوادائیں) یا سیمہ تریچہ رشتہ (خوف ملت ہے) (انہوں پانڈو
قلعہ رخ ہونے پر) محمد ۔

{ ۱۴ } دولوں یا دوس کے درمیان مناسب نامزد (مثلاً چار اگلی جہت) ہونا چاہیے۔۔۔

محبت زیادہ محبت۔

(۵) کسی مرنے والے کو چادر سے اپنے مارے نہ لٹھکنا اور نہ ہی اسے دفن میں لٹھکنا چاہیے۔

[illegible]

(۶) غار کے لیے بنایا ہوا ایک دوپٹا استعمال کرتا جس میں سر اور ہاتھ محفوظ اور حلق کے

بچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو، کہنیاں اور کھانیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز باطل نہیں ہوگی، لہذا نماز کے دوران سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کریں۔ اس مقصد کے لیے موناد وہ پند استعمال کریں۔

(۷) اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے ہوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّهِ الْعَظِيمِ" کہا جاسکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

نماز شروع کرتے وقت:

(۱) دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہی ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ خواتین کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں۔

(۳) مذکورہ بالا طریقہ پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللَّهُ أَكْبَرُ" کہیں۔ دونوں ہاتھ سینے پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے۔ خواتین کو مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں:

(۱) اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں پہلی رکعت میں پہلے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ" آخر تک پڑھیں، اس کے بعد "اعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھیں اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھیں۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اور جب "وَلَا الضَّالِّينَ" کہیں اس کے بعد فوراً آمین کہیں، اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔

(۲) اگر اتفاقاً امام کے پیچھے ہوں تو صرف "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ" پڑھ کر خاموش

اس بات پر اور ماس کی قیادت کو جیسا کہ آئیے، ہمیں ان کے لئے ضروری ہے۔ یہ سب اس بات پر مشتمل ہے کہ:

(۳) جب خود قرار دے کہ حق و باطل کو ملا کر چھوڑ دے تو اس وقت یہ ہے کہ جو نصیحت پر لڑکے اور سانس توڑیں، مجھے دوسری نصیحت پر بھیجیں۔ اسی کی انتہی۔ ایک سانس میں نہ چکاں۔ مثلاً "لَا تَحْضُدْ لِمَا فِي الْأَفْعَالِ" چھوڑ دے سانس توڑیں ہے "لَا تَخْشَ الْوَاحِشَ" پر کچھ "اصْلِكْ صِلَاكَ الْفَالِ" پر۔ اسی طرح پوچھتی ہو۔ تو کہہ چکی ہیں کہ بعد میں قرآن سے اس نصیحت میں ایک سے زیادہ باتیں ملتی ہیں تو اس کی طرح کہہ کر خواجہ صاحب کو غور میں اندیشہ ایک دوسرے واقعہ دوسری چیزیں سمجھ رہی ہیں۔

(۱۷) ابھی کسی خط و رس کے انعام نے کسی جس و ترانے نہ دیں۔ بھگتے عیوان نے نہ تو کھڑکی زبوں اتہ می جیتہ جبہ آفرام نے ولید وائی نہ موت و نو ح ف ایب یا توہر افعوال
نریر اور و جھی حقیقت خط و رس کے ولتہ اور نم نے نہ۔

[illegible]

۶۶۔ اسی نے اپنے قتلے کو جس کو چھوڑ کر گیا۔ اور اسے چھوڑ دیا۔

(۷) کھڑے ہوئے فی حالات میں کمر میں تھکوتی خلیج نہیں۔ اور وہ اس کے
 دیکھتے، نہ پرچ کمر میں۔

زکوٰۃ ہیں

زوں میں بہتے بہتے نہایتیں ٹاپیاں رجمیں

۱۱) ازب قوم سے فراغت ہو جائے تو روزانہ سے یہ الفاظ تکرار کرے۔

جاتے ہی بکیر شرم کر دیں۔

(۲) خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ مردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں۔

(۳) خواتین گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔ مردوں کی طرح کشادہ کر کے گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) کی طرف جھکا لیں اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیں۔

(۴) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکھیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ ”سبحان ربی العظیم“ کہنا جاسکے۔

(۵) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہوتی چاہئیں۔

(۶) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے اور دونوں پاؤں کے نیچے ایک دوسرے سے ملا کر رکھنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت:

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر جہد سے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

(۳) بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت کھڑی ہونے کی بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کر دیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں جہد سے کے لیے چلی جاتی ہیں۔ ان کے ذمے نماز کا لوٹنا واجب ہو جاتا ہے، لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، جہد سے میں نہ جائیں۔

جہد سے میں جاتے وقت:

جہد سے میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھیں:

(۱) خواتین سینہ آگے کو جھکا کر جہد سے میں جائیں۔ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں،

گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر اور دیک کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے۔ بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبیلہ کی طرف رکھیں۔

(۳) خواتین کو گھٹنوں سمیت پوری ہاتھیں بھی زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔

(۴) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹپکتے ہی فوراً اٹھ لینا منع ہے۔
دونوں سجدوں کے درمیان :

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سہا سہا کمر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گنہگار ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا کوئی نفع و ناسب ہو جاتا ہے۔

(۲) خواتین پہلے سجدہ سے اٹھ کر بائیں گوشے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پٹلی کو بائیں پٹلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

(۳) بیٹھنے کے دوران ٹھہریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۴) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہا جائے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں ”اللہم اغفر لی، وارحمنی، واسترنی، واخبرنی، واھدنی، وارزقنی“ چھ حاجات کو بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا:

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) مسجد سے کی ہیئت وہی ہونی چاہیے جو پہلے مسجد سے میں بیان کی گئی۔

(۳) مسجد سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

(۴) اٹھتے وقت زمین کا سرا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

(۵) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۃ فاتحہ سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھیں۔

قعدہ میں:

(۱) قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو مسجدوں کے سچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) التَّحِيَّاتُ پڑھتے وقت جب ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ“ پڑھیں تو شہادت کی اتنی اٹھ کر اشارہ کریں اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ پڑھیں۔

(۳) اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ سچ کی اتنی اور انگلیوں کو مل کر حلقہ بنائیں۔ چپٹنگی اور اس کے برابر والی اتنی کو بند کر لیں اور شہادت کی اتنی کو اس طرح اٹھائیں کہ اتنی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

(۴) ”اِلَّا اللّٰهُ“ کہتے وقت شہادت کی اتنی تو نیچے کر لیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارہ کے وقت بنانی تھی اس کو آخر تک ہر قرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت:

(۱) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے کوئی عورت بیٹھی ہو تو اس کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

(۲) سلام پھیرتے وقت انہیں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

جب دائیں طرف گردن پھیر کر ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے

وقت بائیں طرف موجو و فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

وُعا کا طریقہ:

وُعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

وُعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کرچہ سے کے سامنے رکھیں۔

مرد اور عورت کی نماز کا فرق:

عورتوں کی نماز بنیادی طور پر ویسی ہی ہے جیسی مردوں کی، بس چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر تحریرہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیے اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیے۔

(۲) تکبیر تحریرہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینے پر۔

(۳) مردوں کو دائیں ہاتھ کی پھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہیے اور عورتوں کو دائیں ہاتھ کی پھوٹی انگلی کی پشت پر رکھنا چاہیے۔ مردوں کی طرح حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو نہ پکڑنا چاہیے۔

(۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہیے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر

کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے۔

(۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے ملحدہ رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو ملی

ہوئی رکھنی چاہئیں۔

(۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ گودانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور

عورتوں کو مل کر رکھنا چاہیے۔

(۸) عہد سے میں مردوں کی کہلیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہلیاں زمین پر پھٹی ہوئی ہوں۔

(۹) مردوں کو عہد سے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے مل تلے سے رکھتے چاہئیں مگر عورتیں دونوں پاؤں اپنی طرف کو نکالی دیں۔

(۱۰) مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں نو انگلیوں کے مل تلے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں اپنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔

(۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند دواز سے قراءت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ یہ وقت آہستہ دواز سے قراءت کریں اور مردوں کے لیے بعض حالات میں زور سے قراءت پڑھنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔

نماز کو فی سہد یا مکروہ بنانے والے کام

نماز کو فی سہد کر کے ہائی چیئر میں :

(۱) نماز میں ان باتوں سے فی سہد نہ جائے ۔

یوں کہ : (۱) ایسی چیزوں سے نماز کو سہد نہ ہوتی ہے ، حتیٰ کہ نیت پہننے سے ۔

(۲) ایسا کرنا نہ دیکھنا کسی ہو ، یہ بات یہاں پر بھی نہ دیا جائے گا ۔

(۳) علم نہ ہو ، غلام نہ ہو ، سہد نہ ہو ۔

(۴) پہننے والے کے لئے کہ میں "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۵) "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

یہ شے یہ بات کہ "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۶) یہ بھی کہ میں "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۷) قرآن پاک میں "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۸) یہ بھی کہ میں "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۹) میں نے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

یہ بات کہ میں "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۱۰) میں نے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۱۱) میں نے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۱۲) میں نے "یا رب عظمک العباد" نہ ، اس لئے "یا رب عظمک العباد" نہ ۔

(۱۲) نماز میں اس طرح ہنستا کہ دوسرے بھی آواز سن لیں۔

سوال: اگر ضرورت کے بغیر ہنکھارنے لگے اور اس سے ایک آدھ حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ٹوٹ جائے گی، الہت مجبوری کی بات دوسری ہے۔

سوال: کیا نماز میں رونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: اگر آواز سے رونے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، ہاں! اگر ہنست و دودخ کو یا گھر کے دل بھر آئے اور آواز سے رونے یا "آہ" "آف" وغیرہ نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

سوال: اگر نمازی کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: اگر نمازی کے سامنے سے کوئی شخص یا جانور جیسے کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی لیکن گزرنے والے کو سخت گناہ ہوگا، اس لیے نمازی کو چاہیے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں آگے سے کوئی نہ گزرے اور اگر ایسی جگہ نہ ملے تو اپنے آگے ایک ہاتھ یا زبردستی لکڑی یا کوئی اور چیز رکھ دے۔

سوال: اگر دو نمازوں میں چھٹی چیز نکل لی تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: اگر پہلے سے کم ہی تو فاسد نہ ہوگی، پہلے جتنی یا زیادہ ہی تو فاسد ہو جائے گی۔

نماز میں مکروہ چیزوں کا بیان:

سوال: مکروہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ چیز جس کے کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہو جاتا ہے۔

سوال: نماز میں کون سے کام مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔ (۲) کپڑے سیننا۔ (۳) جسم یا کپڑے سے ٹھیکنا۔ (۴) انگلیاں پٹختنا۔ (۵) اکھیں بائیں گردن موڑنا۔ (۶) انگوٹھی لینا۔ (۷) ہتھکڑی سے منہ کی طرح بیٹھنا۔ (۸) چادر وغیرہ کو لٹکانا چھوڑ دینا یعنی لپیٹ نہ لینا اور انگلی نہ مارنا۔

(۹) بخیر غم کے چار زانو چینی آگنی پتی مار کر بیٹھا۔ (۱۰) اسناٹے یا سر پر تصویر کا ہونا۔
(۱۱) پوشاپ، پاخانہ یا بھوک کا ثقافت ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔ (۱۲) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔ (۱۳) جانے والی تصویر والے ٹکڑے۔ میں نماز پڑھتا۔

سوال: جس جگہ کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ کوئی نماز میں ہنسا کے گا یا دھمپائے۔ سنہ جائے گا یا نماز میں بھول چوک ہو جائے گی تو وہاں نماز پڑھنا کیسے ہے؟
جواب: ایسی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: جہاں تصویر ہو وہاں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر چھو نہ کرے اور تصویر والی جانے نماز نہ رکھنی چاہیے۔ اگر تصویر سر کے اوپر یا محبت پر بادہ بخشتی (ٹیکٹری) میں بنی ہو یا آٹے کی طرف ہو یا دائیں بائیں ہو تو نماز مکروہ ہے، اگر پیچھے ہو تو بھی مکروہ ہے مگر یہی وہاں سہرا تو ہے کہ مکروہ است ہے۔

سوال: اگر تصویر بہت چھوٹی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر دکھائی جائے تو کھڑے ہو کر صفائی کر دے۔ و چوری تصویر نہ ہو، نہ سنا ہوا ہو تو کوئی غرض نہیں۔ ایسی تصویر سے کسی صورت میں نہ رکھو۔ وہ نہیں ہوتی، چاہے جس جگہ ہو۔

سوال: اگر جائے نماز پر قندھارے، بیت المقدس وغیرہ مقدس مقامات کی تصویریں ہوں تو کیا قسم ہے؟

جواب: نماز تو درست ہے لیکن جائے نماز پر ایسی تصویریں بنانے سے بے ادبی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مثلاً آنکھی بے خیالی میں ان پر پاؤں رکھ دیا یا اوپر سے گزر گئی یا ان پر ہاتھ چمکی تو بے ادبی چھٹی ہے۔ اس لیے جائے نماز پر ایسی تصویریں نہ بنانی چاہئیں، اگر ایسی جائے نماز استعمال کی جائے تو بہتر ہے۔

نہیں ہو گا۔ جتنے ہیں اور تیری بات میں کوئی تعریف کرتے ہیں اور تیرے شکر کرتے ہیں اور تیری
نہ تعریف نہیں کرتے اور اللہ جانتا ہے۔

وَنُفِرْكَ مِنْ بَيْنِ جَوْرِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَرِهْنَا مَعَدَّةَ فَلَسٍ وَنَسْتَعِذُّ

مِنْ رَاجِحِهِ۔ جتنے ہیں ان میں سے کسی کو جو تیری بات مانگتا ہے۔ اور ان میں سے کسی کو جو تیری بات مانگتا ہے

اور تیری بات مانگتا ہے اور تیری بات مانگتا ہے۔

وَالْحَيْكُ سَعْيٍ وَنَعْلَةٍ، وَرَجُلٍ رَحِيْمٍ، وَنَحْنُ عِلْمٌ بِنِكَ

اور تیری بات مانگتا ہے اور تیری بات مانگتا ہے اور تیری بات مانگتا ہے اور تیری بات مانگتا ہے۔

اِنَّ عَدَّةَ نِكَ بَالِكُمْ وَنَحْنُ

یہ تک تیرا خدا ہے اور تیری بات مانگتا ہے۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال سنت نمازوں کی نفل نمازوں میں ہیں؟

جواب دو قسم میں ہیں (۱) واجب نماز (۲) نفل نماز

جس نماز کو پانچ عبادتوں میں سے کسی ایک میں ہی واجب نماز کہتے ہیں وہ واجب نماز ہے۔
اس کے علاوہ جو نمازیں کسی ایک عبادت میں کسی ایک وقت میں ہی نہیں کی جاسکتی ہیں بلکہ
کئی عبادتوں میں کئی عبادتوں میں کی جاسکتی ہیں۔

مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

جواب میں رات میں بھی نماز کی جاتی ہے۔

دوسری قسم نفل نماز ہے۔ جو کسی ایک عبادت میں ہی نہیں کی جاسکتی بلکہ
کئی عبادتوں میں کئی عبادتوں میں کی جاسکتی ہے۔ مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔
مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

سوال نفل نمازوں کی نفل نمازوں میں ہیں؟

جواب نفل نمازوں کی نفل نمازوں میں ہیں۔ جو کسی ایک عبادت میں ہی نہیں کی جاسکتی بلکہ
کئی عبادتوں میں کئی عبادتوں میں کی جاسکتی ہے۔ مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

سوال نفل نمازوں کی نفل نمازوں میں ہیں؟

جواب نفل نمازوں کی نفل نمازوں میں ہیں۔ جو کسی ایک عبادت میں ہی نہیں کی جاسکتی بلکہ
کئی عبادتوں میں کئی عبادتوں میں کی جاسکتی ہے۔ مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

یہ فرض وازپ در مات نے مدوہوں کو پناہ تھے ہیں، اس کو کفر کہتے ہیں۔
 اس پرچہ کفر کو زوں کے نام سے ہے۔

جواب (۱) شجر (۲) صوفی (۳) کویہ المصنوع (۴) اشرافی (۵) پڑا ہے
 (۶) از قیاس۔

مغنیہ معلوم کیا ہے۔ ان کو زوں کی تعلیمات، وقت اور یہ بتائیں وہ پناہ تھے
 کی توجہ دیں۔ ان کو زوں کا نام ہے، ان کا نام ہے، ان کا نام ہے۔

قضا نمازوں کا بیان

سوال: اگر کسی کی نمازیں قضا ہوئی ہوں تو ان کو کس طرح پڑھوں؟
 جواب: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو پڑھنے کے لیے وقت مقرر ہونے پر پڑھ لیں۔ یعنی اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔

سوال: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو کس طرح پڑھوں؟
 جواب: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔

سوال: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو کس طرح پڑھوں؟
 جواب: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔

سوال: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو کس طرح پڑھوں؟
 جواب: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کو پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی نے نماز پڑھ لی تو اسے پڑھنا چاہیے۔

سوال: اگر کسی نے چھ نمازوں سے محض قضا ہو گئیں تو یہ ان کی قضا کیے بغیر اور نماز پڑھتے ہوئے رہے؟

جواب: اگر ایسی صورت پیش آئی کہ ان پانچ میں سے کسی ایک نماز کے بعد وہ اس کے بعد قضا نمازیں پڑھ لیں ہیں تو جب تک ان میں سے کسی قضا نہ پڑھ لے، اور نماز درست نہ ہو، اور ان قضا نمازوں میں گھر آتا رہے، "سب زانی"۔

سوال: اگر وقت بہت ٹھیک ہے اور پھر قضا پڑھ لیں تو "چوتھوں" سب زانی تو ہیں۔

جواب: انہی صورت میں پہلے ان سے پھر قضا پڑھ لے۔

سوال: اگر کسی نے چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو کیا غصہ ہے؟

جواب: کسی صورت میں پھر قضا نماز پڑھ لے اور نماز درست ہو جائے گی اور قریب بھی ہو جائے گا۔

سوال: یہ روزہ میں "قضا" شرعی ہے یا "فرض" ہے؟

جواب: یہ "فرض" ہے، ان کی قضا نمازیں "واجب" ہیں۔ ان کی یہ حیثیت ہے؟

جواب: شرعی ہے، میں نے یہی علی الاشیئت فرمایا۔ ان کی حالت اور سبب بھی ہے۔

تعلیم: محض سبب یہ ہیں کہ سبب ان سے ان میں کو بھی ہیں۔

سجدہ سہو کا بیان

سوال: سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز میں کبھی بھول چوک اور کمی زیادتی ہو جاتی ہے، اس کی تلافی کے لیے آخری قعدہ میں "عَنْدَهُ وَرَسُولُهُ" تک التحیات پوری پڑھ کر وہ سجدہ سے کیے جاتے ہیں۔ اس کو "سجدہ سہو" کہتے ہیں۔ سجدہ سہو کے معنی ہیں: بھول کا سجدہ۔

سوال: سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کرنے سے (مثلاً: ایک رکعت میں دو رکوع کروینے یا تین سجدے کرو دینے سے) ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، بشرطیکہ بھولنے سے ایسا ہوا ہو اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا، نماز فہرانی ہوگی۔

تنبیہ: مغلطہ صلابہ و اجہات اچھی طرح سے یاد کروا کر ہر واجب کے بارے میں بتائیں کہ اگر ایسا ہو گیا تو سجدہ سہو کرے۔ اس طرح ہو گیا تو سجدہ سہو کرے۔ پیشی ربوہ میں مسائل دیکھ کر خوب وضاحت فرمائیں۔

سوال: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ بیان کیجیے۔

جواب: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ ہر مرتبہ سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائے، پھر دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سجدہ تلاوت کا بیان

سوال: سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں سجدہ تلاوت چودہ ہیں۔ جہاں یہ آیتیں ہوتی ہیں، قرآن پاک میں وہیں کنارے پر سجدہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس سجدہ کو ”سجدہ تلاوت“ کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلی جائے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھالے۔ بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

سوال: کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے یا بیٹھے بیٹھے ہی کہہ کر چلی جائے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑی ہو جائے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے، کھڑی نہ ہو، جب بھی درست ہے۔

سوال: سجدہ کی آیت پڑھنے والے پر ہی سجدہ واجب ہوتا ہے یا سننے والے پر بھی

واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: پڑھنے والے پر بھی سجدہ واجب ہوتا ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے قرآن پاک سننے کے ارادہ سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر ارادہ کے سجدہ کی آیت سن لی ہو۔

سوال: سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے یا آواز سے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ آہستہ پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

سوال: سجدہ تلاوت درست ہونے کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں، وہی سجدہ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں۔

جیسے وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا۔ قبلہ کی جانب منہ کرنا وغیرہ۔

سوال: کیا سجدہ تلاوت اور نماز کے سجدہ میں کچھ فرق ہے؟

جواب: جی نہیں! ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے

اسی طرح سجدہ تلاوت ادا کیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں قرآن پاک پر ہی سجدہ کر لیتی ہیں۔ اس

سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور واجب ذمہ سے نہیں اترتا۔

سوال: جس وقت سجدہ تلاوت واجب ہو، کیا اسی وقت سجدہ کرنا واجب ہے؟

جواب: فوراً اسی وقت سجدہ ادا کرنا ضروری تو نہیں، البتہ بہتر ہے کہ اسی وقت کر لے

تاکہ ذمہ سے اتر جائے اس لیے کہ اندیشہ ہے کہ بعد میں یاد نہ رہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدہ تلاوت ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اب ان کو ادا کر لے۔ زندگی بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہئیں، کبھی بھی ادا

نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: بہت سارے سجدہ تلاوت کس طرح ادا کرے؟

جواب: اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ کم از کم تین مرتبہ سجدہ کی تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہتے

ہوئے سر اٹھائے۔ پھر دوسرا، تیسرا اور سب سجدے اسی طرح کرے۔ ہر سجدہ کے بعد اٹھ کر

کلھڑی ہو تو افضل ہے۔ اگر بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے تو اس کی بھی ایجازت ہے۔

سوال: اگر عورت اپنے خاص ایام میں یا ولادت کے بعد والے ایام میں کسی سے سجدہ

کی کوئی آیت سن لے، کیا سب بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر غفلت واجب ہو اور ایسی حالت

میں سنے تو واجب ہو جاتا ہے، غسل کرنے کے بعد سجدہ ادا کرے۔^(۱)

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی آیت سنے تو سجدہ کب ادا کرے؟

جواب: اگر نماز میں کسی سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ ادا نہ کرے بلکہ نماز کے بعد ادا کرے۔ اگر نماز ہی میں ادا کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا، پھر سے کرنا پڑے گا اور ساتھ میں گناہ بھی ہوگا۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں فوراً ہی سجدہ میں چلی جائے، پھر سجدہ کر کے قیام کی طرف واپس آئے اور جتنا پڑھنا چاہے پڑھ کر رکوع میں جائے۔

سوال: اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر فوراً سجدہ ادا نہ کیا بلکہ آگے دو تین آیت اور پڑھ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دو تین آیات آگے تلاوت کر کے سجدہ ادا کرنے کی صورت میں بھی سجدہ ادا ہو جائے گا اور اگر اس سے زیادہ تلاوت کر کے پھر سجدہ کرے گی تو سجدہ و تو ادا ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی۔

سوال: ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے یا نماز میں ایک ہی آیت سجدہ کو کئی بار پڑھانے کی صورت میں کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایسی صورت میں صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ چاہے تو پہلی مرتبہ پڑھ کر سجدہ ادا کر لے۔ چاہے تو پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد آخر میں سجدہ ادا کرے اور اگر جگہ بدلتی رہی اور اسی ایک ہی آیت کو دہرائی تو ہفتی مرتبہ جگہ تبدیل کی، اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

سوال: اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے مختلف آیات سجدہ کو پڑھے تو کیا اب بھی ایک ہی سجدہ

۱۔ اس لیے کہ سجدہ تلاوت اس پر واجب ہوتا ہے جس میں نماز کی اہلیت ہو۔ چنانچہ کی حالت میں نماز کی اہلیت بہر حال ہوتی ہے، اسی لیے اگر غسل کر کے نماز نہ پڑھے تو قضا واجب ہے۔ جبکہ مخصوص ایام میں نماز کی اہلیت ہی نہیں ہوتی، اسی لیے ان دنوں کی قضا بھی واجب نہیں۔

واجب ہوگا؟

جواب: جی نہیں! ایسی صورت میں جتنی آیات پڑھنے کی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔
سوال: اگر ایک ہی جگہ بیٹھ کر سجدہ کی آیت پڑھی، پھر وہیں بیٹھ بیٹھ کسی اور کام میں لگ گئی، مثلاً سینے پر ہونے لگی یا کھانا کھانے لگی، پھر دوبارہ آیت پڑھی تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایسی صورت میں دو سجدے واجب ہوں گے۔ کسی کام میں مشغولیت ایسے ہی ہے جیسے جگہ تبدیل کر لی جائے۔

سوال: سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ ادا کرنے سے پہلے اسی جگہ پر نماز کی نیت باندھ لی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو کتنے سجدے ادا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ایک ہی سجدہ کافی ہے اور اگر نیت کرنے سے پہلے سجدہ ادا کر لیا تھا تو اب نماز میں دوبارہ سجدہ کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ سننے والی کی بدلتی رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہوا اور سننے والی پر جتنی مرتبہ جگہ بدلی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور اگر پڑھنے والی کی جگہ بدلتی رہی تو جتنی مرتبہ جگہ بدلی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطیکہ وہ جگہ تبدیل نہ کرے۔

سوال: پوری سورت پڑھنا اور صرف سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا مکروہ اور منفع ہے۔

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: آئیہواری کی حالت میں فی زچھوڑنے کی شریعت میں ہمارے ہے؟
جواب: نماز کو کسی حالت میں چھوڑنے کی اپوزٹ نہیں ہے۔ آپ تکلف سے دوبارہ پڑھنے کی طاقت ہو۔ اگر نہ ہو۔ چھوڑ دینا واجب کفایہ ہے۔ تو پھر اگر پڑھنے سے بیٹھنے کی طاقت نہ ہو۔ تو دوبارہ پڑھنا واجب کفایہ ہے۔ اور اگر نہ ہو۔ تو بیٹھنے کی کوشش کرے۔ اور وہاں سجدہ کرے۔ اور اگر نہ ہو۔ تو بیٹھنے کی کوشش کرے۔ اور اگر نہ ہو۔ تو بیٹھنے کی کوشش کرے۔

عالم کیا عہدہ کرنے سے ہے شہید؟ تو وہ کوئی ایسی چیز رکھتے ہیں۔
 جواب: کوئی ایسی چیز رکھ لینا جیسے عہدہ، عہدہ دار اس پر عہدہ کیا ہے؟ نہیں ہے۔ جس
 عہدہ دار کو شہید تو اس اشارے سے عہدہ قرار کیا کرے، اشارے پر عہدہ دار نے اس صورت شکل ہے۔
 اس کی صورت سے ہونے کی وقت تو ہے نہیں کہہ سکتے ہوئے سے "تلف ہوتی ہو یا
 نہ ہو" یہ جاننے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: انہی حالات میں بھی چنگیز کو مارا نہ گیا۔ اس لئے ہے۔
سوال: اگر کھڑکی تو ہو سکتی ہے لیکن راون و حیدر خٹکوں کو کھینچ کر بیٹھانے؟
جواب: انہی صورت میں یہ ہے کہ کھڑکی کو گناہ تو ہے۔ حیدر اور کوٹ و امبہ، دلاش، دے سے
نہ ملے اور چاہے تو بیٹھ کر رہے۔ حیدر اور کوٹ و حیدر، دلاش، دے سے نہ ملے۔ دونوں کو یہ عزت

ہے، لیکن بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو کیا سہارا لگا سکتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں سہارا لگالے، جیسے گجڑ ٹکیہ و غیرہ رکھ کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا، بیٹھنے کے قریب قریب ہو جائے، اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے۔ اجازت ہے۔ ہاں! اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف سر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے کر کے رکھے، پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے کچھ زیادہ کرے۔
سوال: اگر گجڑ ٹکیہ و غیرہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح سے نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں قبلہ کی طرف سر کر کے بالکل چپ لیٹ جائے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا ٹکیہ رکھ دیں کہ کچھ نہ کچھ قبلہ کی طرف ہو جائے، بالکل آسمان کی طرف نہ رہے۔ پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے، رکوع کا اشارہ رکوع اور سجدہ کا زیادہ کرے۔
سوال: اگر چپ نہ لیٹے بلکہ دائیں یا بائیں کمرہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرے تو کیا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ طریقہ بھی جائز ہے، لیکن چپ لیٹ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر سر کے اشارے سے بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہ پڑھے۔ اگر ایک دن ایک رات سے زیادہ یہ حالت رہی تو نماز بالکل معاف ہوگئی، بیماری سے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے، اور اگر یہ حالت ایک دن ایک رات سے زیادہ نہ رہی بلکہ ایک دن ایک رات کے اندر اندر اشارہ کر کے پڑھنے کی طاقت آگئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے۔ یہ نہ سوچے کہ جب تندرست ہو جاؤں گی تو قضا پڑھوں گی، کیا معلوم کہ مر جائے تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ

عبدہ کیا پھر نماز ہی میں ٹھیک ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسی نماز کو کھڑی ہو کر پوری کرے۔

سوال: اگر بیماری کی وجہ سے رکوع و عبدہ کی طاقت نہ تھی، اس لیے سر کے اشارے سے رکوع عبدہ کیا، پھر جب نماز پڑھ چکی تو ایسی ہوگئی کہ اب رکوع و عبدہ کر سکتی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں یہ نماز باقی رہی اس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے نماز پڑھے۔

سوال: اگر فالج وغیرہ مگر اور ایسی بیمار ہوگئی کہ پانی سے استنجا وغیرہ نہیں کر سکتی تو

کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں نشو یا کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ ڈالے اور اسی طرح نماز

پڑھے۔ اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا کرادے۔ یہ یاد رہے کہ کسی اور کو اس کے بدن کا

دیکھنا درست نہیں۔ نہ ہی ماں باپ، نہ بیٹا بیٹی، البتہ میاں کو اپنی بیوی کا اور بیوی کو اپنے

میاں کا بدن دیکھنا درست ہے۔ ان کے سوا کسی کو دیکھنا درست نہیں ہے۔

سوال: اگر دھیلے وغیرہ سے بھی پونچھنے کی طاقت نہ رہی تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں بھی نماز قضا نہ کرے، اسی حالت میں نماز پڑھے۔

سوال: تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہوگئی تھیں، اب بیمار ہوگئی ہے تو کیا

حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بیماری ہی کی حالت میں جیسے بھی نماز پڑھنے کی طاقت ہو،

قضا پڑھے، یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی، تب پڑھوں گی یا یہ کہ

جب بیٹھے لگوں گی اور رکوع و عبدہ کی طاقت ہوگی، تب پڑھوں گی۔ یہ سب شیطانِ خبیثاات

جیں، دین واری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے، دیر نہ کرے۔

سوال: اگر بیمار کا بستر نا پاک ہے اور تبدیل کرنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے تو کیا

کریں؟ اسی طرح اگر کسی کی آنکھ کا آپریشن ہوا، ڈاکٹروں نے بلنے پلنے سے منع کر دیا تو

تجزیہ کرے؟

جواب: یہی صورت میں کسی حالت میں نماز پڑھتی رہے اور دوسری صورت میں
لیٹے نیٹے نماز پڑھے۔

مسفر کی نماز کا بیان

۷۷۔ شری مسفر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو کوئی تین منزل تک کا سفر کرنے کا ارادہ کرے، فقہ و شریعت میں مسافر کہلاتا ہے اور اس پر مسافروں کے احکام نافذ جاری رہتے ہیں۔

سوال۔ تین منزل کس اور کلومیٹر کے اعتبار سے تقریباً شمار ہوتے ہیں؟

جواب۔ تین منزل یہ ہے کہ بیول پھٹے وہاں تین روزوں پہنچا کر مٹے تھے۔ آج کل کے حساب سے تقریباً ۷۸ میل بنتے ہیں اور یہ تقریباً سو اسی کلومیٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ دیکھئے کہ یہ ۷۸ کلومیٹر برابر پڑتے ہیں۔

سوال۔ شری سفر کے فرائض سے نفی تو کہاں سے مسافر شمار ہوتی؟

جواب۔ جب سب سے شری کی بیوی سے باہر نکل جائے گی تو مسافر بن جائے گی اور جب تک آپ وہی کے اندر رہے رہے گی تب تک مسافر نہ کہلائے گی۔

سوال۔ شری مسافر کے لیے نماز سے متعلق یہ قسم ہے؟

جواب۔ جو کوئی شری مسافر نہ ہو کہیں پندرہ دنوں تک ٹھہرنے کی ایت نہیں ہے، وہ ٹھہرا، صبر اور مشائخے چارہ روز فرض کے حجاب اور فرض پڑھے۔ فجر، غروب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہے۔ سنتوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا دوسری سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ مطلب یہ ہے کہ چھوڑ دینے سے ٹھکانہ نہ بنے۔ اگر جلدی نہ ہو اور اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جائے یا کاری چھوٹنے، ملاحات سے رو ہانے کا ذریعہ ہو تو نہ چھوڑے۔ بلکہ جاری چوری پڑھے۔ ان میں کمی نہیں ہے۔

سوال: اس طرح کمی کر کے نماز پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس کو قصر نماز کہتے ہیں۔

سوال: اگر مسافر نے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سفر میں ظہر، عصر اور عشا کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ پڑھ لے گی تو کنہ کا رہا ہوگی۔ اگر بھول کر پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پڑھنے کو التیفات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض کی جو گئیں اور دو رکعتیں نفل کی اور اس صورت میں سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور اگر دو رکعت پڑھنے کی بجائے چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی فرض کی دو رکعتیں پھر سے پڑھے۔

سوال: ۸ میل یا ۷.۸ کلومیٹر تک جانے کا ارادہ ہے لیکن اس سے پہلے راستے میں اپنا

گھر پڑتا ہے تو کیا تب بھی وہ مسافر کہلائے گی؟

جواب: ایسی نہیں ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں کہلائے گی۔

سوال: سفر شرعی سے زیادہ مثلاً چار منزل (۶ میل) تک جانے کی نیت ہے لیکن پہلی

دو منزلیں (۳.۲ میل) حیض کی حالت میں گزریں تو کیا تب بھی وہ مسافر شمار ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں ہے۔ نہادھو کر پوری نماز یعنی چار رکعتیں ادا

کرے۔ ہاں! البتہ اگر حیض سے پاک ہوئے کے بعد بھی وہ جگہ تین منزل (یعنی سفر شرعی)

۸ میل یا ۷.۸ کلومیٹر ہو تو مسافر شمار ہوگی۔ اسی طرح اگر چلتے وقت پاک تھی، راستے میں

حیض آ گیا تب بھی مسافر شمار ہوگی۔

سوال: اگر کوئی اپنے شوہر یا اپنے بھائی یا باپ وغیرہ کے ساتھ ہے تو کس کی نیت کا

اعتبار ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں راستہ میں وہ جتنا ٹھہریں گے، اتنا ہی یہ ٹھہرے گی۔ مطلب

یہ کہ ایسی حالت میں ان کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر وہ چند روزوں ٹھہرنے کی نیت کریں تو یہ

مسافر نہ رہے گی اور اگر وہ اس سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کریں تو یہ بھی مسافر شمار ہوگی۔

سوال: ۷۸: گھومینٹر کا ارادہ کر کے نکلی اور آگے اپنا گھر ہے تو کیا تب بھی وہ مسافر رہے گی؟

جواب: ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں ہے، چاہے کم ٹھہرے گا ارادہ ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر کسی نے اپنا شہر یا اٹھ چھوڑ دیا، کسی دوسری جگہ گھر بنا لیا اور وہیں رہنے سہنے لگی، پہلے شہر اور پہلے گھر سے تعلق نہیں رہا تو وہ شہر اور پرہیز دونوں برابر ہیں، وہاں جائے گی تو مسافر شمار ہوگی۔

سوال: اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر ستر کے اعتبار سے قضا پڑھے گی یا گھر کے اعتبار سے پھر ری نماز؟

جواب: ایسی صورت میں سفر کا اعتبار کر کے دو دور کہتیں قضا پڑھے۔

سوال: کسی کی کچھ نمازیں گھر میں قضا ہو گئیں۔ سفر کے دوران ان کی قضا کرنا چاہتی ہے تو پھر ری پڑھے گی یا آجھی؟

جواب: پھر ری نماز پڑھے گی۔

سوال: میکہ اور سسرال میں نماز قصر کا کیا حکم ہے؟

جواب: شادی کے بعد عورت اگر مستقل طور پر سسرال رہنے لگی تو اس کا اصل گھر سسرال ہے، پھر اگر شرعی ستر کر کے میکہ آئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر پڑھے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت ہے تو پھر ری نماز پڑھے اور اگر شادی کے بعد سسرال میں ہمیشہ کے لیے رہنے کا ارادہ نہیں کیا تو میکہ اب بھی اس کا وطن اصلی ہے پھر ری نماز پڑھا کرے۔

سوال: اگر دریل چل رہی ہے یا سمندر میں جہاز چل رہا ہو اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسی حالت میں نماز پڑھے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں پھکر

نے یا کر جائے گا؟ رہتو چند کر پڑھ لے۔

سوال: کشتی و ریں میں قبلہ متعین کر کے نماز پڑھ رہی ہو کہ کشتی یا ریل مز جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز ہی میں محوم جائے اور رخ قبلہ کی طرف نہ رہے۔

سوال: کیا عورت اکیلی نماز کر سکتی ہے؟

جواب: شرعی سفر سے کم کم مسافت میں عورت اکیلی سفر کر سکتی ہے لیکن بہتر نہیں۔ اگر شرعی خطر یا اس سے زاد مسافت تک نہ جانا ہو تو عہدہ کے بغیر سفر کرنا درست نہیں ہے۔ اگر محرم کے بغیر سفر کرے گی تو حنا و کار ہوگی۔ بچ اور عورت کے سفر کا بھی یہی حکم ہے۔

جس محرم و اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ دینے کے بارے میں کچھ احکام اور احادیث مبارکہ بیان کریں؟

جواب: جس کے پاس انصاب کے برابر مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی گناہگار ہے۔ قیامت کے دن اسے سخت عذاب کا اندیشہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو، قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کے دونوں پہلوؤں، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی، پھر وہ بارہ گرم کر لی جائیں گی۔ اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔“

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجاڑ ہریا سا تپ بنا دیا جائے گا اور وہ سانپ اس کی گردن کے ساتھ لپٹ جائے گا، پھر وہ اس کے جڑے نوچے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔“

اللہ کی پناہ اتنے عذاب کو برداشت کرنے کی کس میں طاقت ہے؟ تھوڑے سے لافنی میں اتنی بڑی مصیبت سر لینا بڑی بے وقوفی کی بات ہے۔ خدا ہی کی دہی ہوئی دولت ہے۔ اس کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی غلط اور افسوسناک بات ہے۔

سوال: زکوٰۃ کون کون سی چیزوں پر واجب ہوتی ہے؟

جواب: صرف چار چیزوں پر: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت۔^(۱) یعنی فروخت کے

۱۔ ایک پانچویں چیز بھی ہے، قدرتی چراگا ہوں میں منت چرنے والے مویشی، لیکن شہر والوں کو اس سے واسطہ نہیں پڑتا۔ نیز ان کی زکوٰۃ میں کافی تفصیل ہے، اس لیے اسے یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔

لیے رکھی ہوئی اشیاء (زمین، سامان، مکان، مکان وغیرہ) ان چار کو ”قابل زکوٰۃ اشیاء“ کہتے ہیں۔ یہ چیزیں جس بھی شکل میں اور جس بھی مقصد کے لیے رکھی ہوں ان پر زکوٰۃ آتی ہے۔^(۱۱)
سوال: ان چار چیزوں کی کتنی مقدار پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے؟ یعنی یہ بتا دیجیے کہ زکوٰۃ کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: یہ چیزیں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے ہاون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوں تو ان پر سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو ”زکوٰۃ کا نصاب“ کہتے ہیں۔

سوال: گرام کے اعتبار سے نصاب کا وزن کتنا بنتا ہے؟

جواب: ساڑھے ہاون تولہ چاندی 612.36 گرام چاندی کے برابر ہوتی ہے۔ آسانی کے لیے 613 گرام کہہ دیتے ہیں۔ ساڑھے سات تولہ سونا 87.48 گرام سونے کے برابر ہوتا ہے۔ آسانی کے لیے 88 گرام کہہ دیتے ہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا سے کم ہے، مثلاً سوا سات یا سات تولہ سونا ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی؟

جواب: اگر صرف سونا ہی سونا ہو، اس کے علاوہ بقیہ تین چیزوں یعنی چاندی، نقدی، سامان تجارت میں سے ایک روپیہ بھی پاس نہیں تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور اگر دوسری تین چیزوں میں سے کوئی چیز تھوڑی سی بھی ہو مثلاً: چند روپے پاس ہوں، اگرچہ ان روپوں پر سال بھی نہ گزرا ہو تب بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔^(۱۲)

اسی طرح اگر کچھ سونا کچھ چاندی ہے اور دونوں کو ملا کر ساڑھے ہاون تولہ چاندی کی قیمت بن جاتی ہے تب بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اسی طرح سے کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ روپے ہیں،

۱- تفصیل کے لیے زکوٰۃ کے مسائل کے آخر میں دیا گیا فارم ملاحظہ کیجیے۔

۲- کیونکہ جب سونے کی قیمت میں چند روپے ملائیں گے تو چاندی کا نصاب تو بہر حال پورا ہو جائے گا۔ سونے کے نصاب کی تکمیل اس وقت ضروری ہوتی ہے جب صرف سونا ہو دوسری

قابل زکوٰۃ کوئی چیز نہ ہو۔

سب کو ملا کر ساڑھے ہاون تولہ چاندی کی قیمت بن جاتی ہے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار پانچ مہینے تک رہا، پھر کم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر کچھ سونا یا کچھ مال لے لیا تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب سال کے اول و آخر میں انصاب کے برابر مال ہوا اور سال کے سچے میں کچھ دن اس مقدار سے کم ہو جائے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ درمیان میں کچھ دن مقدار کے کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

سوال: اور اگر سارا کا سارا مال جاتا رہے، پھر کچھ مہینوں کے بعد مل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سب مال ختم ہو گیا، اس کے بعد مال ملے تو جب سے ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جائے گا، پچھلے مہینوں کو شمار نہ کریں گے۔

سوال: اگر کسی کے پاس ساڑھے ہاون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہے اور اتنی ہی رقم کی دو قرض دار ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: اگر اتنی رقم کی قرض دار ہے کہ قرضہ ادا کر کے ساڑھے ہاون تولہ چاندی یا اس کی قیمت بچتی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: سونے چاندی کی کون کون سی چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے اور کون کون سی پر واجب نہیں؟

جواب: سونے چاندی کے زیور، برتن، ڈالی وغیرہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پہنٹی رہتی ہو یا کبھی بکھا رہتی ہو یا کبھی نہ پہنٹی ہو۔ خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کی تمام چیزوں پر بہر حال زکوٰۃ واجب ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

سوال: اگر سونے چاندی میں کچھ ملاوٹ ہوئی ہو اور خالص نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں میل ہو، مثلاً چاندی میں تانبہ ملا ہوا ہے تو دیکھیں گے کہ چاندی زیادہ ہے یا ملاوٹ؟ اگر چاندی زیادہ ہے تو اس کا حکم چاندی جیسا ہے اور اگر ملاوٹ زیادہ ہے تو اس کا حکم ہتھل بتا ہے، لوہے وغیرہ کا ہے۔ (جو آگے ذکر کیا جائے گا)

سوال: اگر کسی کے پاس نصاب کے جتنے کچھ روپے رکھے ہوئے تھے، پھر سال پورا ہونے سے کچھ دن پہلے یہ کچھ روپے اور آگئے تو کیا ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں! ان نئے روپوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے اور یوں سمجھا جائے گا کہ گویا پورے روپوں پر سال گزر گیا ہے۔

سوال: سونے چاندی کے علاوہ لوہا، تانبا، ہتھل وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: سونے چاندی کے علاوہ باقی چیزیں جیسے لوہا، تانبا، ہتھل اور ان چیزوں کے بے ہوئے برتن وغیرہ اور اس طرح کپڑے جوتے اور ان کے علاوہ جو سامان ہو مگر پیچر وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو تجارتی ہو اور تجارت کرتی ہو تو دیکھیں گے کہ وہ سامان کتنا ہے؟ اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے ہاون تول چاندی کے برابر ہے تو جب سال گزر جائے تو اس تجارت کے سامان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر وہ سامان بیچنے کے لیے نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، چاہے جتنا بھی ہو۔

سوال: کیا گھر کے سامان جیسے چٹیلی، دیکھی، بڑی دیگ، بڑے قہال وغیرہ اور کھانے پینے کے برتنوں اور رہنے پینے کے مکان اور پہننے کے کپڑوں، سچے موتیوں کے بارہ وغیرہ پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: ان سب چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں، چاہے جتنی بھی ہوں اور چاہے روزمرہ کے استعمال میں آتی ہوں یا نہ، کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں! اگر یہ سامان بیچنے کے لیے ہو تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے علاوہ جتنی اشیاء سامان ہو، اگر وہ تجارت کے لیے ہے اور اس کی قیمت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ چاہے جتنا بھی سامان ہو۔

سوال: اگر کسی کے پاس تھیں وہ نہیں ہوں، ان کو ایسے پرو سے دھماکہ تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی؟

جواب: ان تھیں اور ان کا ہوں پر زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کی ہوں۔ اپنے ان سے آئے والے کو ایسے کو ارجح رکھتی ہے اور وہ زکوٰۃ نے واجب کو پہنچے جاتا ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوں۔

سوال: اگر کوئی بدتمیز و غیر دلی خیرین کا سامان کو ایسے پر دیتی ہے تو یہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی نہیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ فرض یہ کہ کو ایسے پر دے دے تو اسے سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

سوال: اگر کسی کے بہت قیمتی ہوتے ہوں یا ان پر اصلی ہونے یا لٹی ہو کا مایا ہو تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: ہوتا ہے۔ چاہے جتنے بھی زیادہ قیمتی ہوں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ ان کے ان کے یا اصلی ہونے یا لٹی ہو کا مایا ہونے کے کو ایسے کا مایا ہونے کے کو دوسری قابل زکوٰۃ اشیا کے ساتھ مل کر واجب ہونے کا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر اتنی مقدار میں نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: تجارت کے سامان سے ایسا مراد ہے؟

جواب: تجارت کے سامان وہ ایسا ہے جس کو تجارت کرنے کی نیت سے مراد سے خریدا ہو۔ اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لیے یا شاہی و غیرہ کے لیے کوئی سامان خریدا ہے تو اس کا بدلہ جتنی و غیرہ مراد کو ایسے کو خرچ میں تو محض اس مراد سے یہ تجارت کا سامان نہ کہلانے کا اور اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی۔

سوال: اگر کسی کو فرض یہ ہے تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر قرض اتنا ہے کہ دوسری قابلِ زکوٰۃ اشیاء کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ جب وصول ہو جائے تو جتنے سالوں بعد وصول ہوا، ان سب سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر شوہر کے ذمہ مہر ہو اور وہ کئی سال کے بعد دے تو کیا ان سب سالوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوتی ہے؟

جواب: مہر میں زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے کریں گے۔ پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی جس دن اس کو ملے تو دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ ملا کر شرائط زکوٰۃ کے تحت زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: اگر کسی پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس نے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، سال پورا ہونے کا انتظار کرنا کوئی ضروری نہیں۔ سوال: اگر کسی پر ابھی زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن کہیں سے رقم ملنے کی امید ہے، اس امید پر رقم ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: یہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، جب مال مل جائے تو پھر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ سوال: مال دار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ چھٹی دے دے تو کیا یہ جائز ہے؟ جواب: جی ہاں! یہ جائز ہے، لیکن اگر اگلے کسی سال مال زکوٰۃ پر نہ گیا تو اس انصافی مقدار کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

سوال: اگر کسی نے سال پورا ہونے سے پہلے ہی چھٹی زکوٰۃ دے دی اور پھر سال پورا ہونے تک مال نصاب سے کم ہو گیا تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ جواب: اس طرح سے بھی درست ہے۔ جو زکوٰۃ دی وہ نفلی صدقہ ہو جائے گی۔

سوال: کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری

ہو گیا یا کسی اور طرح ضائع ہو گیا تو اب زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
جواب: مذکورہ صورت میں زکوٰۃ معاف ہوگئی۔

سوال: اگر خود اپنے مال ضائع کر دیا یا کسی کو دے دیا تو اب زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی، وہ معاف نہیں ہوگی، بلکہ دین
پڑے گی۔

سوال: اگر سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال صدقہ یا خیرات کر دیا تو زکوٰۃ
کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس صورت میں زکوٰۃ معاف ہوگئی۔

سوال: اگر آدھا مال ضائع ہو گیا اور آدھا مال باقی ہے تو کیا حکم ہے؟
جواب: اس صورت میں جتنا مال ضائع ہو گیا، اس کی زکوٰۃ معاف ہوگئی اور جتنے مال
باقی ہے اس کی زکوٰۃ ادا کر دو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: ایمان میں پہنچے لوگوں کو کیا ہے؟
 جواب: وہ چار باتیں ضرور پائے آئیں۔ زکوٰۃ ادا کرے۔ قیل کو دے۔ میراث کا حصہ
 نکالے۔ کٹیرے اپنی نیک موت آجے۔ اور یہ سب باتیں ان لوگوں پر ہو چکی ہیں۔
 سو اس کے بعد ان کو زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ وہ اس کو ادا نہ کرے۔
 زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔

وہ چار باتیں: زکوٰۃ، قیل، میراث، نیک موت۔
 سوال: مالی سے کس حساب سے زکوٰۃ نکالے؟

جواب: جتنی مال ہو جس کو چھ ماہ کے لئے جمع کر لیا جائے۔ یا وہ مال جس سے
 سو فی صد زیادہ ہو۔

وہ چار باتیں: زکوٰۃ، قیل، میراث، نیک موت۔
 سوال: جس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے؟
 جواب: جس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے۔ اس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے۔
 سوال: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو اس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے۔
 سوال: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو کیا کرے؟
 جواب: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو اس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے۔
 سوال: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو کیا کرے؟
 جواب: اگر مال میں زکوٰۃ نہ ہو تو اس مال سے زکوٰۃ نکالنی ہے۔

سوال: اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم نکال کر ایک مسکین کو دی، پھر ادا کرتے ہوئے نیت نکل کر تو یہ زکوٰۃ ۱۱۵ ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں! ۱۱۵ ہوجائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم ایسا ہی فقیر کو دے ضروری ہے یا نئی فقیر یا مسکینوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے؟

جواب: اس بارے میں اختلاف ہے۔ جو ہے ایک ہی رقم دینی ہے۔ دوسری فقیروں میں تقسیم کرنا ہے۔

سوال: ایک نیا دن میں سب رقم دینے سے دوسری بیاہتہ سال تک دینی ہوسکتی ہے؟

جواب: اس میں بھی اختلاف ہے۔ چاہے ایک ہی دن ساری رقم دے، مگر جو زکوٰۃ تھوڑی کر کے فقیروں میں دے۔

سوال: ایک فقیر کو رقم سے کم متادینا چاہیے؟

جواب: جہتہً و مستحبً یہ ہے کہ سب رقم سے کم متادے کہ اس کی قدرتی ضرورت کے ساتھ دینی ہو جائے۔ اسے ضرورت نہ ہو متادینا ہے۔

سوال: کیا ایسا ہی غریب کو اتنی رقم دے جس کی رقم سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا یعنی حساب کے برابر دینا ہے؟

جواب: حساب کے برابر رقم کسی ایک شخص کو دینا ضروری ہے لیکن اگر دوسری زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

سوال: اگر کوئی قرض مانگے یا اور اس کا حال یہ ہے کہ وہ ادا کرنا چاہے اسے اور غصے سے کہ کبھی قرض و اس نے فریاد کیا ہے کہ قرض کے لئے کوئی ایسی چیز نہ ملے کہ اس قرض کے لئے زکوٰۃ کی رقم دے دیا جائے؟ اور کیا اس سے زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر اپنے دل میں یہ سمجھ گیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

ہو جائے گی، اگرچہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھتا رہے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

سوال: اگر کسی کو انعام یا کسی اور نام سے زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر دل میں یہ نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی غریب نے کسی سے کچھ روپے قرض لیے اور اس کی زکوٰۃ بھی اتنے ہی

روپے ہے تو کیا قرض معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ کی نیت سے قرض معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، البتہ اس کو زکوٰۃ

کی رقم دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اب یہی رقم اپنے قرض میں اس سے لے لینا

درست ہے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم کسی کو دے دی کہ تم کسی کو دے دینا تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اس طرح اس کے دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی نے زکوٰۃ کی کچھ رقم دی کہ میری طرف سے کسی غریب کو دے دینا۔ اس

نے وہی رقم تو غریب کو نہ دی، بلکہ اپنے پاس سے اتنی رقم دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں جب اس نے اپنی جیب سے دیتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ رقم جو

وہ رہا ہوں، ان کی جگہ زکوٰۃ کی رقم میں لے لوں گا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور اگر زکوٰۃ

کے لیے دیے ہوئے پیسے اس نے پہلے خرچ کر دیے، اس کے بعد اپنے پیسے کسی غریب کو

دے دیے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، ایسے ہی اگر اپنے پیسے دیتے ہوئے یہ نیت نہ کی کہ زکوٰۃ کی وہ

رقم اپنی رقم کے بدلے میں لے لوں گا تو بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: اگر کسی نے اپنی رقم تو کسی کو نہ دی لیکن اس نے یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے اتنی

زکوٰۃ دے دینا اور اس نے اس کی طرف سے اپنی رقم زکوٰۃ میں دے دی اور پھر بعد میں اس

سے اتنی رقم لے لی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی نے کسی کی طرف سے اس کے کبے بغیر زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، اگرچہ وہ منظور بھی کر لے۔

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کسی کو کچھ رقم دی کہ کسی غریب کو دے دینا تو کیا وہ شخص یہ رقم اپنے رشتے دار یا ماں باپ کو جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں دے سکتا ہے یا خود لے سکتا ہے، اگر خود مستحق ہو؟

جواب: ایسی صورت میں اس کو یہ تو اختیار ہے کہ اپنے کسی رشتے دار یا ماں باپ کو دے دے، لیکن اگر خود مستحق ہے تو خود لے لینا درست نہیں۔ ہاں! اگر دینے والے نے دیتے ہوئے یہ کہا کہ تمہیں اختیار ہے، جو چاہے کرو اور جسے چاہو دے، تو خود بھی لینا درست ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

سوال: شریعت کی رو سے کس شخص کو زکوٰۃ اور واجب صدقات دینا جائز نہیں؟

جواب: جس کے پاس پانچ چیزیں (سب یا کچھ) اتنی مقدار میں ہیں کہ ان کا مجموعہ نصاب شرعی (613 گرام چاندی) کے برابر ہو جاتا ہے، اس کو زکوٰۃ، صدق فطر وغیرہ صدقات واجب (مثلاً: منٹ اور قدیہ، گٹار وغیرہ) دینا جائز نہیں۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، سامان تجارت اور ضرورت سے زیادہ تمام اشیاء۔

سوال: شریعت کی رو سے کون سا شخص "مستحق" ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

جواب: جس کے پاس پانچ چیزیں (میں سے کچھ یا سب) کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ (613 گرام) چاندی یا اس کی قیمت کے برابر نہ ہو، ایسے لوگوں کو شریعت میں "مستحق" کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا اور ان کو لینا درست ہے۔

وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت، ضرورت سے زیادہ تمام اشیاء۔

سوال: ان دونوں مسائل کو وہ بارہ سمجھا دیجیے۔

جواب تو سامانِ انداز ہے یوں سمجھیے کہ معاشرے کے تمام فراموشینِ صحن کے ساتھ ہیں اہلیہ و دہن پر تو کوئی فرض ہے۔ دوسرے وہ جن پر تو کوئی فرض نہیں لیکن یہ بھی بے انکس۔ اور تیسرے وہ جن کے لیے تو کوئی چھاپا کر ہے۔ ان کی قصص یہ ہے

(۱) جس شخص کے پاس یہ چار تیزیں نصاب (۱۱۳) شروع جاتی تھیں۔ اور جس
اس کے ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے چار تیزیں نصاب (۱۱۳) شروع جاتی تھیں۔ اور جس
الہامی ہے۔

(۲) جنس کے پاس دنیا میں پانچ چیزیں صاحب سے برابر ہوں۔ چہ نہ کہ توبہ کو
نہ دنیا کو جس میں نہیں لیکن نہیں درست نہیں۔ علماء چاندنی الفت کے ساتھ ان چیزیں اور نہ درست
نہ زائد نہ سچ ہیں۔ واضح ہو کہ اس شخص پر جو جو تو فرس نہیں لیکن صدقہ فدا۔ و آری
نہ و رش ہے۔ لویا یہ کہ توبہ کرنے کے بعد نہ کہ صدقہ فدا و توبہ ہے۔ جب دے گا صاحب
سے صاحب شریعت کی خبر میں متور یا اور وہ پانی حلیت و ۱۱ ہے۔

(۳) انہیں کے پاس علاج و دوا پانچ چیزیں ضرور ہونا چاہیے۔ یہ عبارتوں میں مذکور ہے۔

سوال: یہ چنی چنی دھیسے، قاتلین، غیے وغیرہ جن کی جانوں میں ایک دو نقدِ موت پڑتی ہے، یہ خدا دہلی حرام میں، عطا ہیں؟

جواب: تو نہیں! یہ تجاویز ضروری رہاں میں داخل نہیں، یہ ضرورت سے زیادہ مان
میں شمار ہیں۔^{۱۱}

سوال: یہ دسٹے فاکر، پھتے کے کچرے اور کھمکانے کے لیے فاکر پر نوچا جی ہوا کٹہ
 بوم میں برقی تار لگا دی جائے تو کس قسم کا نقصان ہوگا؟

۱۔ انھیں یہ بتانا کہ جو مرد بھی نہیں، ان پر انکو وہ شخص تکی واجبہ جس نے پاس یہ سب عقیقہ
توں اور جو کہ انھیں ملتا۔

کوئی صورت شریعت میں، لہذا انہیں کہا جاتی، چاہے چھٹی قیمت کے ہوں۔

سوال: اگر پڑھے لکھے آدمی کے پاس بہت سی کتابیں ہوں تو وہ کس کھاتے میں ہیں؟

جواب: یہ ضروری سامان میں داخل ہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس دو چار مکان ہیں جن کو کرایہ پر دیتی ہے، ان کی آمدنی سے گزارا ہوتا ہے، سب خرچ ہو جاتا ہے اور اگر گھر کے افراد زیادہ ہونے کی وجہ سے تنگ رہتی ہے تو کیا اسے زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر ایسی حالت ہے اور اس کے پاس کوئی یہ مال بھی نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اسے زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر کوئی چیز یا رقم موجود ہے لیکن اتنی ہی رقم یا اس سے زیادہ کا قرض دار ہے تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

سوال: اگر نصاب کی مقدار سے کم کا قرض دار ہے تو کیا اسے زکوٰۃ کی رقم دینی جائز ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دیکھنا چاہئے کہ قرضہ اگر سنے کے بعد تھے روپے بچے ہیں! اگر سنے روپے بھی جن پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس کو زکوٰۃ کی رقم میں دی جاسکتی ہے، ورنہ نہ دی جاسکتی ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کی یہ حالت ہو کہ گھر میں قرضہ کدار ہو لیکن نہیں سنے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ باقی نہ رہا، مثلاً اس کا ستر کا خرچ چوری ہو گیا، کوئی ایسی وجہ پیش آئی کہ گھر بچے بچنے کا خرچ نہ ختم ہو کیا تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: اگر حج کے سفر میں ایسا ذکر ہو کہ صورت کی طرح کوئی معصرت پیش آگئی تو کیا حاکم کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! حاکم کو بھی اس حالت میں زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کا پیسہ کسی کا فخر و بناوٹ ہے؟

جواب: جی نہیں، مگر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

وال: یا تھی سہ قد کی رقم در خیر است وغیرہ کو تو کہو یہاں غلط ہے۔

جواب: اسی باب ان نوہ مسئلوں کا جواب ہے اور کفار کو پھیلنے سے روکتا ہے اور ان کے لئے ہے۔

مخبر - کہ وہ اس شریف کی قسم کا قہر دیکھ کر ہنسنے لگی ہے۔

سوال: کیا کوئی رقم منجہ کی تعمیر میں انویسٹ کرے گا؟ یہ عرب — غی دہی میں
 دیکھا جا رہا ہے کہ اس کا قرضہ انویسٹ کرنا ہی درحقیق کام میں آتا ہے۔

یہ ہے ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا چاہیے جس سے وہ بے شک و گمان ہو۔
قرآن ہی میں اللہ نے قہر سے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کا انہیں ہونا۔

سوائے رشتہ داروں میں سے زوجہ خانی، قلم نویس، ایڈیٹر، ترجمان اور ایجنٹ ہیں۔
جواب: اپنی زوجہ کا پیرا ہے۔ وہ ایک "مؤلفہ" ہے۔ وہ اپنی "مؤلفہ" ہے۔

پہلے سے کافی وسیع اور ساجڑا جھول، اسی صحن چٹائی اور دو دروازے پر پڑتے رہتے رہتے
 چلے گئے اور اب بھی مانتا جھول ہے۔

نہ صرف ایک کھڑا تو ان کو ٹھوس دلائل کی رقمائیداد مل جائے گی۔ یہ چیز ان کو دے گی جس سے ان کے دل و جان بھانپ جائے گا کہ ان سے پیدا ہونے والی باتیں حقیقت و حقائق کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس وقت دارالحکومت سے ملنے والی ہفت روزہ کی رپورٹیں ان کے سامنے آجائیں گی۔ سو یہ سب جو بیکار و بے گھر لوگ تھے۔

خوب سے پہچاننے کے لئے دیکھنا چاہئے کہ یہ کون سا ہے۔

جواب: اگر باقی بچے باقی والدہ مدد یعنی صاحب صاحب نے قانون کار و مزدب

چاکر نہیں اور اگر لڑاکا لڑائی ہائے جوئے میں کام پائے، یہ بدنامی کیوں نہ ہو، اگر یہ لوگ مالہ رئیس تو ان کو نہ ڈرنا اور نہ ہے۔

سوال اگر ہاں، لیکن کیا وہ توبہ ہے اور جسے اللہ قبول فرمائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں اسے زکوٰۃ ۶۶ دینا درست ہے۔

سوال: کیا پھر تیس ایسی جگہ ہیں جن کو نو چاند، رات، اور صبح کا چاند

١٠٠

جواب: میں یوں کہتا ہوں جو حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کی واردات سے۔^{۱۱}

اور حقوق جو سفر ہے ملی رختی انہ میں کی انوار سے ہوں۔^{۱۶}

ای خیر، جو اس وقت ہے، یعنی اندھ کی اور سے اس کا جو نواب حضرت ناصر

رَبُّنَا اللَّهُ مَا لَهُ خُزَائِرٌ مِمَّا رِزَقَ اللَّهُ رِبًّا وَمَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ فَهُوَ كَافِرٌ ۝

میں نے ان کو چھوڑنے کے لئے ان کے لئے کوئی اور شرفیہ الاجابہ دینا چاہتا تھا۔

سوال: اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتاً ہی اللہ کی یاد میں رکھ دیا ہے، مگر انسان کی فطرت میں کچھ ایسا بھی ہے جو اسے اللہ سے الگ کر دیتا ہے۔ کیا یہ فطرت ہے؟

نواب نے مجھ سے یوں کہی کہ میں نے فوراً وہی پیرا پڑھا تھا کہ ہے، لیکن ان کی کتاب

[illegible]

۱۔ "نہایت پرستش کے لائق ہے۔"

جان کی قربانی ہے۔ وہ شافی و سادہ گوشت چھڑکا رہا ہے۔

وایم فیہ باب کیا ہے۔

دال اناری مجرتہ میں اسباب و قوت کے برابر نہیں اس کا شہدہ تجربہ کی ہے۔

۱۔ مکتبہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ص ۱۰۰

۲۔ پہلی جہاز سے غلط رہی اللہ شہ کے علماء و مفتیوں نے غلطی اور منکر کے امور کو بیان کیا ہے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو، ہر ماں و باپ کے لیے ماحولِ سعادت قرار دیا ہے۔

سے اور انہیں لڑکھائی دیتے ہیں تو انہیں دیکھا جائے کہ عورت نے معاف کر دیا تو یہ ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیرا نہ جانا ہے!

جواب: ایسی ہی اس ایسی عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: اگر وہ عورت خود کو نہیں مانگتی لیکن اسے امید ہے کہ جب بھی مانگے گی اس کا شوہر بغیر کسی روک ٹوک کے اسے دے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت میں وہ وہاں نہ نصاب اول کے ہے اور اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: اگر ایسا اتفاق ہو اس جس کو زکوٰۃ دی رو میں ٹھوس میں سے تھا جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں مثلاً وہ مالدار ہے یہ سیر ہے وہ نہ پائی ہو یہ ہے تو کیا زکوٰۃ دینا چاہئے؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ تو دینا چاہئے جس کو دی ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کبیر ہے اور مجھے لینا جائز نہیں تو اسے چاہئے کہ واپس کرے۔

سوال: اگر تلخ تھائی کھڑکھڑ کو زکوٰۃ دینا چاہئے؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ دینا ہوگی، روپہ دینا اگر نہ ملے ورنہ ہے۔

سوال: اگر کسی نے بارے میں پوچھا ہے یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ مالدار ہے یا غریب تو اس کو زکوٰۃ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اول تو تحقیق کیے بغیر نہ دے اور اگر تحقیق کیے بغیر دے گا تو وہی تو غور کرے کہ اس کا اس زکوٰۃ کا مالدار نہیں ہوگا یا نہیں؟ اس کو مالدار بھی رہی ہو یا غریب؟

اگر اس میں کوئی غریب کی طرف زیادہ مال تھا تو زکوٰۃ دینا چاہئے اور اگر اس میں زیادہ مال تھا کہ یہ مالدار ہے تو زکوٰۃ دینا ہوگی، مگر بار بار دینا ہے۔ لیکن اگر اپنے کے بعد معلوم ہو جائے

کہ غریب ہی ہے تو وہ دے۔ زکوٰۃ دینا ہوگی۔

• علامہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ تمہارے قسم کی حد میں انکا مال حرام کی لٹکھیں ہاتھ سے فوراً چھین لیا جاتا ہے۔ انہیں دے۔ یہ حدیث نہیں

ہوتے۔ ان کو دینے سے بڑی عبادت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

سوال: زکوٰۃ اور صدقہ خیرات وغیرہ دینے وقت سب سے زیادہ ترجیح کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

جواب: سب سے زیادہ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے۔ پہلے ان ہی کو دینا چاہیے لیکن ان کو یہ نہ بتائیں کہ یہ زکوٰۃ کا پیڑ ہے، انہیں وہ ہراث، نمیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے: رشتہ داروں کو خیرات دینے سے زیادہ اٹھنا چاہیے۔ ایک تو خیرات دینے کا دوسرا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا۔

اس کے بعد روٹی کا مومن میں مصروف، کھانا، دینی اداروں کے طلبہ اور مجاہدین کو دینا چاہیے کہ ہر اٹھنا چاہیے۔ زکوٰۃ بھی ادا ہوگی اور دین کی اور شاعت میں حصہ لینے کا ثواب بھی ہوگا۔

سوال: جس شہر میں رہائش، زوایا، شہر کے غریبوں کو زکوٰۃ دینے ضروری ہے یا دوسرے شہر میں بھی بھیج سکتے ہیں؟

جواب: آئیہ شہر سے دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتے ہوں یا اپنے شہر والوں سے دوسرے شہر کے مسکین زیادہ ضرورت مند ہوں یا اپنے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کے مسکین زیادہ ضرورت مند ہوں تو ان کو زکوٰۃ کا پیڑ بھیج دینا مکروہ نہیں ہے۔

جواب: عید کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو جب فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، اس وقت صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص شوال کی پہلی تاریخ کو فجر کے وقت سے پہلے انتقال کر گیا تو کیا اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر صدقہ فطر واجب نہ تھا، لہذا اس کے مال میں سے نہ دیا جائے۔

سوال: صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کون سا ہے؟

جواب: جس وقت مرد حضرات عید کی نماز کے لیے عید گاہ جا رہے ہوں، اس سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بعد میں بھی درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے صدقہ فطر عید کے دن ادا نہیں کیا تو کیا معاف ہو جائے گا؟

جواب: صدقہ فطر معاف نہیں ہوگا، کسی اور دن دے دے، ورنہ اس پر واجب باقی رہے گا۔

سوال: اگر کسی نے عید کے دن کے بجائے رمضان المبارک میں ہی صدقہ فطر ادا کر دیا تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! ادا ہو جائے گی۔

سوال: صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا ضروری ہے؟

جواب: عورت کو صدقہ فطر صرف اپنی طرف سے دینا واجب ہے اور کسی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ مرد کو اپنے ساتھ ساتھ اپنی تا بالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے۔

سوال: اگر کسی عورت کی طرف سے اس کا والد، بھائی یا شوہر صدقہ فطر ادا کر دے تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: ہاں! اگر عورت کو علم ہو اور اس کی طرف سے اجازت ہو تو ادا ہو جاتا ہے۔ عموماً یہ اجازت عرفاً پائی ہی جاتی ہے۔

سوال اگر مال بائع و دار خود سے یہ نصب ہو تو کیا بیع بھی والہ انوار کی طرف سے صدق فخر و بناء واجب ہے؟

جواب ایسی صورت میں والہ کے فرض و واجب نہیں بلکہ انہی کے مال میں سے اس نے۔ اگر بائع اور دار میں کوئی شخص دونوں کی طرف سے والہ عودیتہ واجب ہے۔

سوال مشہور ہے کہ صدق فخر و بناء پر واجب ہے کہ بیع ہو جائے حتیٰ کہ یہ بیع بات و راست سے

جواب روایت رکھتے ہیں کہ اس سے سہولت اور فاقہ خلق نہیں۔ یہ انوار العالیین ہیں۔

سوال صدق فخر کی تقدیر کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ اگر والدہ یا والد کی قیمت اختیار کیا جائے تو مطلوب ہے۔ تنظیم کے

لیے نیچے دیا گیا ہے۔

اس صدق فخر کے متعلق ایک قول ہے۔

جواب صدق فخر کے متعلق بھی ایسا ہے کہ بیع ہر نوع کے تقبیض۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا طریقہ کار

صدقۃ الفطر کے مسائل جاننے کے لیے تین باتوں کو سمجھنا کافی ہے۔

۱) صدقۃ الفطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

ہر وہ مسکین جس کی حیثیت مسکینہ کی ہے چاہے چھ ماہ میں سے کوئی ایک ماہ

چاہے کہ مجموعہ سال سے ہوں تو (613) روپیہ) یا نقد کی قیمت کے برابر ہو یا اس

پر صدقہ غار و واجب ہو یا نہ ہو۔ 1) مؤخر بیع میں سے (1) (2) یا نقدی (3) یا نقدی

(4) اس تجارت و مراعات سے ذرا کم کر لیا جائے۔

نوٹ: 613 روپیہ نقد کی قیمت اس سال (2006ء) تقریباً 30 روپیہ

کے لگ بھگ ہے۔

② صدقۃ الفطر کی مقدار:

یہوں کے اعتبار سے بچے دو کھو (احیاطاً دو کھو)
جو، کشمش اور کھجور کے اعتبار سے ساڑھے تین کھو

ذیل کا چارٹ دیکھیے

نمبر شمار	نظم اشیاء	مقدار	رقم (2006ء میں)
1	کشمش	ساڑھے تین کھو	360 روپے
2	کھجور	ساڑھے تین کھو	175 روپے
3	جو	ساڑھے تین کھو	50 روپے
4	گندم	دو کھو (احیاطاً)	30 روپے

③ زکوٰۃ و صدقۃ الفطر کا مصرف:

ہر وہ مسلمان جو سید باغی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے ہاون تو لے چاندی (613 گرام) یا اس کی مالیت کے برابر سونا، چاندی، نقد رقم، مال تجارت اور ضرورت سے زائد چیزیں نہ ہوں، اسے صدقۃ الفطر دینا چاہیے۔ فی وی، وی، وی اور غیر ضرورت سے زائد چیزیں ہیں۔

زکوٰۃ و صدقۃ الفطر کا بہترین مصرف:

- ① مستحق رشتہ دار کو زکوٰۃ و صدقات دینے سے ذریعہ ثواب ملتا ہے، مسئلہ رقمی اور زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی۔
- ② لقاوی افراد اور بچہ زین کو دینے سے بھی ذریعہ ثواب ملتا ہے، دین کی خدمت اور زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی۔

مسئلہ: زکوٰۃ و صدقۃ الفطر کی رقم اپنے ”اصول“ یعنی جن سے پیدا ہوا ہے، یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، ماما، مائی وغیرہ اور ”فروع“ یعنی اولاد، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ کو بخش دی جاسکتی۔

مسئلہ: دیوی شوہر کو، شوہر دیوی کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ: زکوٰۃ و صدقۃ الفطر کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ و صدقہ کی نیت سے مستحق کو رقم وغیرہ کا مالک بنادیا جائے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔

وضاحت: اوپر دی گئی قیمتیں سن 2006ء کے لیے ہیں۔ ہر سال بازار میں رائج الوقت قیمت دیکھی جاتی ہے۔

روزے کا بیان

سوال: شریعت میں روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز پڑھنے کا وقت شروع ہوتا ہے، اس وقت سے لے کر سورج غروب ہونے کے وقت تک، روزے کی نیت سے کھانا، پینا اور مسلمان کوئی نجس چیز کھینچ کر پینے کو شریعت میں "روزہ" کہتے ہیں۔

سوال: رمضان المبارک کے روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔

سوال: ماہ رمضان کے علاوہ باقی مہینوں کے روزوں کا یہ حکم ہے؟

جواب: ہر مہینہ انصورت کے علاوہ باقی مہینوں میں روزے رکھنا افضل ہے۔ ہر سال چالیس روزوں کے روزے ہیں۔ روزہ رکھنا حرام ہے۔ (۱) عید الفطر کا دن (۲) اہل بیت علیہم السلام کے روزے اور چوتھوں کے روزے۔

سوال: کیا رمضان المبارک کے علاوہ کبھی کبھار روزے ضروری ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں ہیں۔ جیسا اور کفار کے روزے فرض ہوتے ہیں اور اگر کوئی روزہ کی نذر دے تو روزہ روزہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا روزے کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

جواب: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب دل میں یہ نیت کرے کہ آج میرا روزہ ہے اور روزہ کی شرائط پوری کرے تو روزہ ہو جائے گا۔

سوال: اگر کوئی زبان سے بھی پتہ نہ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی زبان سے بھی کچھ کہہ دے، مثلاً: یوں کہے کہ یا اللہ! میں کل تیرا روزہ رکھوں گی یا عربی میں کہے: "وہ صوم غد یومیت" تو بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔ سوال: اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا، شام تک بھوک پیاسی رہی، لیکن دل میں روزے کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک پیاس نہیں لگی یا کسی وجہ سے کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا۔ اگر ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔ سوال: روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس سے پہلے یعنی آدھی رات کو ہی حرجی کھا کر روزہ کی نیت کر کے سو جائے تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا۔ جواب: جی ہاں! ہو جائے گا اور جب تک صبح صادق نہ ہو، کھانی سکتی ہے۔ چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے کا بیان:

سوال: رمضان شریف کے روزے کی نیت کرنا کب تک درست ہے؟ جواب: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو روزے کا آدھا وقت اگر گزرنے سے پہلے پہلے نیت کرنا درست ہے۔

سوال: اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی نے نفل روزہ رکھنے کی نیت کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا، نفل نہ ہوگا۔ سوال: اگر پچھلے رمضان کا روزہ قضا کرنا رو گیا تھا، اب جب رمضان شروع ہوا تو اس قضا کی نیت کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

۱۔ یعنی صبح صادق سے لے کر غروب تک کے کل وقت کا آدھا حصہ گزرنے سے پہلے پہلے۔ اس کو "نصف النہار شرعی" کہتے ہیں۔ یہ "نصف النہار عرفی" جسے ذوال بھی کہتے ہیں، سے تقریباً گھنٹہ بھر پہلے ہوتا ہے۔

جواب ایسی صورت میں بھی موجود رہے گا کہ روزہ روزہ کا رخصت ہو گا۔
تفصیل روزہ کے رمضان کے بعد رکھے۔

سوالی امریکی نے بھی کسی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا کہ بعد میں رمضان
کونسی اس کا نیا حکم ہے؟

جواب: بھی کسی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ، بلا تکرار ہے۔
حدیث شریف میں ہے کہ رمضان کے ایک روزہ کے بعد آئینہ میں بھی روزہ رکھنا ہے۔
رہے ہیں بھی اتنا تو آپ نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک روزہ رکھنا ہے۔
سوالی امریکی نے شہادت خالی سے روزہ نہ رکھ کر لوگوں سے مانگنا چاہا ہے۔
جواب: تمام امریکی اس کو طے کر رہے ہیں۔ ایک تو روزہ نہ رکھنا چاہا ہے۔
لوگوں کو جو کام ہے تمام کا سبب ہے۔

وہاں لڑتے یا لڑتی لوگوں کو کہہ رہے ہیں۔

جواب: جب تک کہ روزہ رکھنے کے قول میں ہو، میں تو روزہ شریعت امریکا
پہنچنے اور جب اس سال کے ہو، میں تو روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔
نہیں، نہ تو رکھتا ہے۔ تو اس کی بھی اپنا وقت ہے۔ اگر چاہے روزہ نہ رکھ سکے۔
پیشہ و ب رکھنا چاہیے۔

سوالی امریکی نے لکھا کہ روزہ رکھنا چاہئے تو یہ میں نے قضا و ادب ہوئی۔

جواب: ایسی صورت میں قضا و ادب نہ ہوگی۔ ہاں! لہذا شریعت کی ریت ہے۔
تو روزہ رکھنا چاہئے۔

تفصیل روزہ کے بیان:

وہاں ہے روزہ کسی وجہ سے نہ رکھ سکی ہو تو اس کی قضا رکھنا واجب ہے۔ اور یہ کہ
قضا ہے رکھنے۔

جواب: رمضان المبارک کے روزہ کسی وجہ سے قضا رکھنے ہوں، ان کی قضا رکھنا

واجب ہے۔ رمضان کے بعد جہاں تک ہو سکے، جلد ہی سے ان کی قضا کرے۔ دیر نہ کرے۔ قضا رکھنے میں باوجود دیر لگانا گناہ ہے۔

سوال: کیا روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا واجب ہے؟
جواب: جی نہیں! یہ ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہئیں۔ البتہ اگر دو رمضان کے روزے قضا ہوں تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔

سوال: قضا روزے کی نیت کب سے کرے؟
جواب: قضا روزے میں رات سے ہی نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوگی، دو روزہ قضا ہو گیا، قضا کا روزہ دو بارہ رکھے۔

سوال: کفارہ کے روزے کی نیت کب سے کرے؟
جواب: کفارہ کے روزے کی نیت بھی رات سے ہی کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا، دو بارہ سے رکھے۔

سوال: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں، کیا سب کو ایک ساتھ رکھنا ضروری ہے؟
جواب: چاہے تو ایک ساتھ رکھ لے اور چاہے تو تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے۔ دونوں طرح درست ہے۔

سوال: ابھی ایک رمضان کے قضا روزے نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اب گے رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔

تذکرے روزے کا بیان۔

سوال: اگر کسی نے روزے کی تذکرہائی تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! تذکرے روزے کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگرچہ رات کو کئی تو حنا کا رہا ہو۔

سوال: یہ تذکرے روزے کو پورا کرنے کے لیے بھی رات سے ہیٹے؟ ضروری ہے؟
جواب: تذکرہ صحت کی ہو تو چیں ٹیکہ تو یہ کہ دن تو ریح مقرر کر کے تذکرہائی،
میرا اے اللہ! اگر آئی یہ اقل کام ہو جائے تو میں ہی میرے لیے روزوں کی۔ یہی تذکرہ
میں اگر رات سے روزوں کی ہیٹ کرے تو کئی درست ہے اور اگر رات سے ہیٹ نہ کی تو وہ پھر
سے ٹیکہ محنت پہنچا ہیٹ کرے۔ تب بھی تذکرہ نافذ جائے گی۔

تذکرہ دوسری قسم یہ ہے کہ دن تو ریح مقرر کر کے نہ لیں۔ لیکن پھر وہ کئی کیا یا اللہ! اگر
یہ انجان کا مرتد ہوئے تو ایسے روزوں کی یہی کام کا نام نہ لیا۔ یہ نہ ہی بدو کہ پانچ
روزہ رکھوں گی۔ اس کی تذکرہ میں رات سے ہیٹ کرنا ضروری ہے۔

نفل روزے کا بیان:

سوال: کیا نفلی روزہ رکھنے ہوئے ہیٹ میں نفل کو مار لینا ضروری ہے؟

جواب: نفل روزے کی ہیٹ اگر مقرر کر کے نہ لے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی
صحیح ہے اور اگر قبضہ وقتی ہیٹ کر کے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی درست ہے۔

سوال: اگر دن کے دن یہ ٹیکہ روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا تو کئی بھی کچھ صابریہ نہیں اور
دن میں خیر! آریا کہ روزہ رکھتی ہوں تو یہ یہ روزہ درست ہو جائے گا؟

جواب: اگر پھر سے مقرر کیا ایک محنت پہنچے تک نفل روزہ کی ہیٹ نہ بنا درست ہے نہیں
اگر یہی صورت پیش آئی جو اوپر سوال میں مذکور ہے تب بھی روزہ درست ہو جائے گا۔

سوال: کیا سال بھر میں کئی بھی دن نفل روزہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے مہینے کے عوا میں دن چاہے نفلی روزہ رکھے۔ جتنے زیادہ

روزے رکھے گی اتنا زیادہ ثواب پائے گی۔ البتہ عید الفطر کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ اور عید الاضحیٰ کے تین دن (یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں تاریخ) اور عید الاضحیٰ کا چوتھا دن (یعنی تیرہویں ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان پانچ دنوں کے علاوہ باقی سال بھر میں کسی بھی دن روزہ رکھنا درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے ان پانچ دنوں (جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) میں روزہ کی نذر مان لی تو کیا کرے؟

جواب: ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان کے بدلے میں کسی اور دن رکھ لے۔

سوال: اگر نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تو کیا اس کی قضا واجب ہے؟

جواب: نفل روزہ نیت کر لینے سے واجب ہو جاتا ہے وچنانچہ اگر یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے، پھر روزہ کا وقت شروع ہونے کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

سوال: اگر کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں گل (صبح) روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو کیا قضا واجب ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں قضا واجب نہیں ہے۔

سوال: کیا نفل روزہ میں کسی کی اجازت کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: نفل روزہ میں شوہر کی اجازت ضروری ہے۔ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھ

لیا اور اس نے توڑنے کو کہا تو روزہ توڑ دینا درست ہے، پھر جب وہ کہے جب اس کی قضا رکھے۔

سوال: کیا مہمان یا میزبان کو کسی وجہ سے نفل روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: ہاں! اگر ایسی صورت پیش آئی کہ کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی تو

سوچنا کہ کھانا نہ کھانے سے میزبان کا دل برا ہو گا اور دل شکنی ہوگی تو اس کی خاطر نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور اس طرح سے میزبان کو بھی مہمان کی خاطر نفل روزہ توڑ دینا درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ توڑ دے اور اس کی قضا رکھے جو واجب ہے۔

سوال کیا سال بھر میں کچھ دن ایسے بھی ہیں جن میں نفس روزہ رکھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے؟

جواب: جی ہاں، ان روزوں کا ثواب زیادہ ہے

(۱) محرم کی دس تاریخیں درود۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس دن کا روزہ رکھے، اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ یہ روزہ رکھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

(۲) جمادی الثانی کی نویں تاریخ (اسے یوم عرفہ کہتے ہیں) کو روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے۔ حدیث پاک کے مطابق اس سے زکوٰۃ، خیر مال اور آئندہ عید کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔

(۳) اور ارباعہ کی نویں تاریخ سے نویں تک مسلسل روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔

(۴) شعبان کے روزے بڑے ثواب والے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص شعبان کے روزے رکھے، اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ یہ روزے رکھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

(۵) شوال کے پہلے دن نفس روزہ رکھنے کی بھی بڑی فضیلت آتی ہے۔

(۶) یہ عید کی تین تاریخیں ہیں: پہلا، دوسرا، تیسرا۔ ان دنوں روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ان دنوں روزہ رکھے، اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

(۷) ایسے دن ہیں جو کبھی کبھار ہوتے ہیں، ان دنوں روزہ رکھنا بھی بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ایسے دن روزہ رکھے، اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

۱۰۔ یہ عید کی تین تاریخیں ہیں: پہلا، دوسرا، تیسرا۔ ان دنوں روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ان دنوں روزہ رکھے، اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

سحری کھاتے اور افطار کرنے کا بیان:

سوال: تحریکی ہمارے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سحری کھانا سنت ہے۔ اگرچہ جوگہ نہ ہو، مگر نہ کھائے تو کلمہ سے کم دو تین چھو بار سے ہی کلمہ یا کوئی اور چیز تھوڑی سی کھائے اور پھر پوچھیں تو پانی ہی پینے لے۔ سحری کا ٹیوٹا مل جائے گا۔

سوال: اگر کسی نے عمری نہ جانی اور اختہ کر ایک آدمہ پان لیا کیا تو عمری کھانے کا جواب مل جائے گا؟

جواب: یہی بات! محمدؐ نے کہا: اب سے ہے۔

حالِ محو کی چند فی خدائے بہتہ سے یاد میں موزنِ ادا ہے۔

جواب: محرقی میں جہاں تک ہو سکے، وہاں تک جہاد ہے۔ لیکن اتنی دیر بھی نہ کرے کہ کھینچ پڑے۔

مواہل، انہیں ہوتے ہوئے بھی جانتے تھے کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

جواب ایسی صورت میں دینا چاہیے کہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا جائے کہ اس کی تصدیق ہے۔

سوال کسی کی آنکھوں سے محض اور یہ خیال ہو کہ انھیں بات باقی ہے اس شخص پر بھی معافی، پھر یہ وہ شخص ہو جس نے یہ شخص کی معافی کے قابل قرار دیا ہے۔

جواب ایسی صورت میں جس روز کی قضا بعد میں، گھر کے رخصتہ والے پہنچیں ان کے لئے ہے۔

ہوا کی آواز کسی کے مہرِ قِطوب ہوئے کے تمن سے روزِ مہجوں لیا بچہ سوارِ قِطوب
تو یہ خبر ہے؟

جواب: یہی روزِ قیامت ہے۔ قطعاً نہ کہ روزِ واپس نہیں اور اسے

تک سورج غروب نہ ہو، کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

سوال: روزہ کھولنے کے لیے کون سی چیز بہتر ہے؟

جواب: گھجور سے روزہ کھولنا بہتر ہے۔ اگر کوئی اور میٹھی چیز ہو تو اس سے کھولے، وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ کچھ لوگ نمک سے افطار کرتے ہیں اور اسے ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط عقیدہ ہے۔

جواب: کسی چیز کی دھوئی سٹوئی، پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سوکھا کر روزہ موت کی باسی صبح وقت پینے سے بھی روزہ موت جاتا ہے، لہذا اس دھوئیں کے ساتھ دوسری خوشبوئیں سوکھنا جن میں دھوئیں نہ ہوں۔ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جیسے: عطر، کیڑا، دھواں، کاجلیں وغیرہ۔

سوال: اگر دھوئیں میں گوشت کا دھواں یا چھالی کی ذیلی وغیرہ کی ذیلی تھی، اس کو تھلی کی تو کیا قسم ہے؟

جواب: اگر منہ سے دھوئیں نکلا، دھوئیں مٹکی میں چلی گئی تو، قطعاً ہائے کا اثر پہنچنے سے قطعاً قطعاً روزہ ٹوٹنے کو تھا اور اگر چلتے چلتے اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر منہ سے دھوئیں نکلی اور پھر اس کے بعد تھلی کی ذیلی چھالی میں روزہ منہ سے باہر نکلا، یہاں پر دھوئیں پہنچنے سے روزہ تو اس کے ٹھیک، دھوئیں کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال: یہ تھا کہ اگلے سے بھی روزہ منہ سے پڑتا ہے؟

جواب: نہیں قطعاً۔ اگلے سے روزہ ٹوٹنے کو تھا۔

سوال: اگر یہاں سے اگر منہ سے کھلی تھلی اور منہ سے دھوئیں نکلی، اس سے باہر بھی تھلیوں میں سے دھوئیں نکلی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے کچھ فرق نہیں، روزہ ٹوٹنے کو تھا۔

سوال: اگر منہ سے نکلتے روزہ سے منہ سے کچھ دھوئیں نکلتی ہے یعنی یہ منہ کی ذیلی تھی تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر بخاری سے وقت منہ میں پانی نکلا، دھوئیں اور منہ کی ذیلی تھی تو منہ سے پانی نکالنے سے بعد کچھ بھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، قطعاً قطعاً۔ جواب: ہائے نکلتے ہیں۔

سوال: کھلی منہ سے وقت مٹکی میں پانی چلا، کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر روز دیا تھا تو ٹوٹ گیا، قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال: اگر خود ہی قے ہو گئی تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت پیش آتی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ چاہے قہوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر جان بوجھ کر اپنے اختیار سے قے کی اور وہ منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر متہیر کر قے نہ ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹا گا۔

وضاحت: منہ بھر قے یہ ہے کہ وہ کھنکھائے بھی نہ سکے۔

سوال: اگر قہوڑی سی قے ہوئی پھر خود ہی حلق میں لوٹ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹا۔ جان! اگر جان بوجھ کر واپس حلق میں لوٹ لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: کسی نے تنکری یا لوہے کا کٹڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس کو کھایا نہیں جاتا اور یہی اس کو بطور روزہ استعمال کیا جاتا ہے تو کیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ تو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ قضا لازم آتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

سوال: اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس کو لوگ عام طور پر کھاتے تو نہیں لیکن بطور واسطے استعمال کی جاتی ہے تو کیا قصم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

سوال: اگر رات کو غسل کی حاجت پیش آتی مگر غسل نہیں کیا۔ روزہ رکھ کر دن کو غسل کیا تو کیا روزہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر غسل نہ کیا تب بھی روزہ ہو گیا، البتہ غسل میں تاخیر کرنے کا عذاب ملے گا۔

سوال: اگر دن میں سو گئی اور کوئی ایسا خواب دیکھا جس سے غسل کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

نواہیہ نہیں! اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں سیاں بیوی کا ساتھ لینا، ہاتھ لگانا، بوسہ دینا وغیرہ

درست ہے؟

جواب: یہ سب درست ہے، لیکن اگر جوئی کا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحت کرنے کا

اندیشہ ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ مکرر ہے۔

سوال: کسی نے روزہ میں بھاپ لی یا نہ کہ میں دوپہر کھینچنے والی کوئی دوا لی یا کان میں تیل

ڈالا۔ جواب: کسے ہے! کیا نہیں پینے کی دوائیں لی تو کیا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن صرف قضا واجب

ہے۔ کفارہ واجب نہیں۔

سوال: کیا کثرت میں پانی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: نیا مرد سے تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مرد سے ہمسرا ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی قضا بھی

واجب ہے اور کفارہ نہیں۔ جب مرد کے منہ کی سپاری (اگلا حصہ) اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ

جاتا ہے۔ قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ چاہے کئی ٹکڑے ٹکڑے۔

سوال: اگر مرد نے عورت کے پاخانے کے مقام میں اپنا عضو داخل کر دیا اور سپاری

(اگلا حصہ) اندر چلی گئی تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں بہت سخت گناہ بھی ہوا اور روزہ بھی مرد و عورت

دونوں کا ٹوٹ گیا۔ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: روزہ کی حالت میں پیسٹا کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تحلیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا

درست ہے؟

جواب: درست نہیں! اگر کسی نے وہ ارنک لی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اپنی قضا واجب

— ۱۰۰ —

مردان انہری شہرت ہے۔ ان کی پائی نے پیشاب کی تیار نگہی، ان کی چٹواری صورت نے اپنی اعلیٰ توانی کو پرکاراً سے جتاتے۔

نواب ایک صورت میں اور سادہ دلی انجمنی اس میں تو جس روز وہ اپنے اس حیل اور
تجربہ بازی سے انجمنی نکلتے۔ بعد ازاں اس میں پھر اس میں "اور" جو ہے۔ یہاں سے تین نظروں
اور سب میں اور نہ نکلتے۔ جو پھر اس میں تو روز و گھنٹوں کے ساتھ اس! اپنا اس انجمنی پانی
نہیہ۔ یہی پانی میں نہیں ہوتی۔ وہ تو ایک مرحلہ نکلتے۔ یہی۔ اور یہی یہ ہے۔" ۱۱

معاذ اللہ! انہوں نے تو یہ طائفہ ساری غمی و غمناک پرکھ چکی، اس سے ہی بے بہت
 ان کی تو یہ پرواز نکلتا ہے۔"

ابو ایوب رضی اللہ عنہ اپنی جہاد میں روزانہ نوے جہاد کرتے تھے۔ جب سے کہتے تھے کہ ابھی تک وہ جہاد نہیں کیا ہے۔

مذہب انسانی ہے نہ کہ مذہب خالق ہے اور اس کتاب سے مانتے ہوئے کسی کو یہ روزگار
وہابی ہے نہ کہ وہابی

نواب علی جاں احمدی سدرت میں راز و فکرت پر تائب۔ انہوں نے تھانہ سے سب سے پہلے
خون کا انکشاف میں محسوس کیا تو، راز و فکرت پر تائب۔

مولاؑ یہاں روزی حالت میں رہا ہوں سے وہی چیز نکلتے ہے۔ یہ تو کوئی عیب نہ ہے۔
جو اب اس زمانہ سے وہی چیز نکلوں۔ اس کے لئے تو روز کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ ہر وقت کے لئے
یہی امر ضرور ہے۔ ان الہات انہی کا شہم یہاں ہر حال ہوا رہے۔ انہی کے لئے ہر وقت یہی امر

۱۔ چار صد سالوں سے پچھلا مسلمان تہم بھی محقق بن گیا، ہر مسئلہ کے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، اور یہاں سے جو ہے۔ میں جدید بھی محقق ہے۔ حقائق صرف ان طریقوں سے ملنے لگے، اور وہ ان کے بھی ملی۔ اندسہ جو نہیں، اس سے پیشاب کی جھوٹی روایت یا تاریخی غلطی کے ساتھ، ان کو نہ سمجھیں، وہ اپنی بات کو بھڑے کر کے ان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہیں۔ خدا کے واسطے کہ وہ اس بات کو مان لیں۔

میں درست نہیں ہو تو ان میں ہم کر کے کچھ کر لیں گے۔ یہ ہے ہم دونوں۔

سوال: روزے کی حالت میں پینے میں سے کوئی بچہ چاہے کچھ پئے یا نہ پئے؟

جواب: ضرور ہے۔ البتہ اگر اس کی شہوت و رستہ بہت کم ہو اور تھوڑی سی پانی پئے تو ضرور ہوگی۔

سوال: روزہ کی حالت میں فطرینے یا انھن کو ادا نہیں کر سکتے؟

جواب: ضرور ہے۔ اگر اس میں سے کچھ حق میں چاہو گے تو روزہ نہ پائے۔

سوال: روزہ کی حالت میں سوک سے اتنا صاف کرنے کو یا کھانے؟

جواب: صاف کرنے والے صاف کرنا ہوتا ہے۔ یہ ہے کھانے کی حالت میں۔

سوال: اگر کھانے میں سوک ہو اور اس کا اثر دیکھو تو کھانے میں کچھ پانی پئے؟

جواب: کھانے میں سے کچھ پانی پائے تو دیکھو تو کھانے میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

سوال: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے؟

جواب: اگر سوک سے کچھ پانی پائے تو روزہ کی حالت میں کچھ پانی پائے۔

جواب: ایسی صورت میں دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں، پورا دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی نے رمضان کے روزہ کی نیت ہی نہیں کی، اس لیے دن کو کھاتی فیتی رہی تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں، کفارہ روزہ رکھنے کے بعد (بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر) توڑ دینے سے واجب ہوتا ہے۔

جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے، ان کا بیان:

سوال: کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ جس میں روزہ توڑ دینا جائز ہو؟

جواب: جی ہاں! شریعت نے ہر طرح سے آسانیاں فراہم کی ہیں اور لوگوں کی مجبوریوں کا خیال رکھا ہے، چنانچہ اگر کوئی ایسی بیمار ہوگئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان جانے کا خطرہ ہے یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ مثلاً ایک دم ہیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ پے تاب ہوگئی یا سانپ وغیرہ نے ڈس لیا تو ایسی صورتوں میں دوائی لینا اور روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ اس طرح اگر ایسی بھوک یا پیاس لگی کہ کچھ نہ کھایا یا تو جان جانے کا اندیشہ ہے تو بھی روزہ توڑ دینا درست ہے۔

سوال: اگر کسی حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی جس سے اس کی اپنی یا اس کے بچے کی جان جانے کا ڈر ہو تو کیا اس کو بھی روزہ توڑ ڈالنے کی اجازت ہے؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں بھی روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے۔

جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، ان کا بیان:

سوال: کیا بیماری و مجبوری کی وجہ سے شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر ایسی بیماری ہو کہ روزہ نقصان دہ ہو اور یہ بھوک اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی یا جان چلی جائے گی تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، جب تندرست ہو جائے تو اس کی قضا رکھ لے۔

آخرت میں پکڑ ہوگی؟

جواب: اس میں تفصیل ہے۔ اگر بیماری کی وجہ سے مثلاً دس روزے چھوڑے تھے اور پانچ دن تک ٹھیک رہنے کے بعد فوت ہوگئی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں، باقی پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی اور اگر پورے دس دن تک ٹھیک رہی پھر مرگئی تو پورے دس روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی۔

سوال: کیا کوئی اور ایسی صورت ہے کہ وہ پکڑ سے بچ جائے؟

جواب: ابھی ہاں! اب مرتے وقت اس کے لیے ضروری ہے کہ جتنے روزے اس کے ذمے ہیں اتنے دنوں کا فدیہ اپنے مال میں سے دینے کے لیے وصیت کر دے۔

سوال: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی جان یا بچے کی جان کا خطرہ ہو تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے پھر بعد میں قضا رکھ لیں، لیکن اگر دودھ پلانے والی عورت کا شوہر مالدار ہے، دودھ پلانے کے لیے دانی رکھ سکتا ہے یا بچہ ڈبے کا دودھ پی لیتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔

سوال: اگر وہ بچہ اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مجبوری ہے۔ ایسی حالت میں ماں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: حیض و نفاس والی عورت کے بارے میں روزہ نہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس شروع ہو گیا تو حیض اور نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

سوال: اگر حیض و نفاس والی عورت رات کو پاک ہوگئی تو کیا صبح کا روزہ رکھنا اس پر واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! رات کو غسل کرے اور صبح کا روزہ نہ چھوڑے، اور اگر رات کو غسل نہ کیا ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور صبح کو غسل کرے۔

سوال: اگر صبح صادق ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب کیا کرے؟

جو اب امر صحت کو لئے نے بعد پاک بونی و اب پاک بونے کے بعد روزہ کی نیت کرتا
درست نہیں لیکن چوتھ کے پینے کی بھی ہمارے نہیں۔ دن بھر روزہ داروں کی طرح رہا
اور بعد میں اس روزہ کی قطع کر کے لے۔

سوال: اگر کوئی دن کوئی مسلمان ہوئے تو اس کا یہ حکم ہے؟

جواب: اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ دن بھر بچو گھسے یہ نہیں لیکن اس دن کی
تقدیر بھی اس پر واجب نہیں ہے۔

روزہ و تہذیب کا کفارہ

مولانا محمد رفیع صاحب نے فرمایا ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

جو کفارہ روزہ و تہذیب کے کفارہ کا جواب ہے اس کا جواب ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

مولانا محمد رفیع صاحب نے فرمایا ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

مولانا محمد رفیع صاحب نے فرمایا ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

مولانا محمد رفیع صاحب نے فرمایا ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

مولانا محمد رفیع صاحب نے فرمایا ہے کہ تہذیب کا کفارہ ہے۔ روزوں سے تہذیب کی برکات ملتی ہیں۔

ط

جواب اس سوال میں شکم یہ ہے کہ ٹیڈ ہارست نے اسے بعد کے سرے پر لے کر دیا۔

عالمی افراتفرار نے ہمارے رشتے رشتے اور مین میں رہنمائی کیا ہے آئیے قاریہ

یوں اس صورت میں بھی نہ مدح کی گئی۔ اور انھوں نے یہاں کے بعد چلے گئے۔

میں اس میں بے زور نکلنے کی طاقت ہے جس سے وہ خود کو اس طرح ادا کرے گا۔
 یہ ہے اس میں بے زور نکلنے کی طاقت سے نہ ہو تو ساتھ نیشوں کو بھی شکست دے گا۔
 لہذا ہے اس میں بے زور نکلنے کی طاقت سے نہ ہو تو ساتھ نیشوں کو بھی شکست دے گا۔

موتی نے فریادیں کیں اور پھر تپڑے سے ایک بوسہ کاٹتی مریض آئیں۔
 پھر جب اس کے ساتھ تپڑے میں آئے پچھلے ہاتھ کی غریب قراباد پر سے لٹا۔
 پچھلے ہاتھ کے انکار و رد ہوئے۔

ہوا۔۔۔ قہر کی نکلارے جو اس میں بھی نہ ہوتا ہے؟
 جواب: اللہ میں نے ہی خود واقعی اس میں نے کوئی نکلارہ بھی نہ دیا ہے۔ اللہ کو
 جواب: کیا؟ اس کو چاہیہ کہ جو وہ نکلے جس کی روٹی لوگوں کے ہاتھ چھوڑ دے۔ کیا اسے وہ
 اللہ میں نے ہی دیا ہے۔

معالیہ انعامات کے لئے ان کے حق پر قائم ہے۔
جواب : جو شخصیتوں و اشخاص کے لئے ہے۔ جو ان کے منصبوں کو انجام دینے کے لئے تھے۔

معاہدہ انگریزوں کے ساتھ ہو گیا۔ قیامت اُسے تو کیا ظلم نہ کیا۔
 یہاں معاہدہ خدا تعالیٰ کی قیامت سے کیا جی ہر حالت۔

سوال: اگر کسی اور سے کچھ دیا جائے کہ تم میری طرف سے کچھ دے دو تو کیا اسے کچھ دے دیتے ہو؟

جواب: اگر کسی سے کچھ دیا اور پھر اس نے ساتھ مسکینوں کو کچھ کھلایا یا دیا تو کیا قیمت دے دی تو درست ہے کچھ دے دیا ہو جائے گا اور اگر کچھ دیا کسی نے اس کی طرف سے دیا تو درست نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک مسکین کو ساتھ دین تک صبح و شام کھانا کھلایا یا ساتھ دین تک راشن دے دیا یا قیمت دینی راشن کو یا کچھ دے دیا تو کیا اسے کچھ دے دیتے ہو؟

جواب: اگر ساتھ دین تک کچھ نہیں کھلایا اور مکان میں کچھ نہ دیا تو کیا کھیتے؟
جواب: جگہ میں کچھ نہ دے تو جگہ سے دین کرے نہیں درست ہے۔
سوال: اور اگر ساتھ دین کا حساب کرے ایک ہی غریب دے دے تو کیا کچھ دے دیتے ہو؟

جواب: یہی صورت میں کچھ دے درست نہ ہوگا، قیمت دینے کا بھی صحیح ہے کہ قیمت مسکین و ایف بی ایف کی قیمت دے۔ ایک مسکین و ایف روزے کے کچھ دے دے تو یہ درست ہے۔

سوال: اگر کسی غریب کو صدقہ فطری مقدور سے کم دے دے تو کیا کھیتے؟
جواب: اسی صورت میں کچھ دے درست نہیں ہوگا۔

سوال: اگر ایک رمضان المبارک میں دو تین یا اس سے زائد روزے توڑا اگلے تو یہ سب کا کفار و مجنوں و مجرمین کا ہے؟

جواب: یہی صورت میں ایک ہی کفار و مجنوں ہے۔ البتہ اگر رمضان المبارک مختلف روزوں میں تو ایک روز و ایف رمضان المبارک کا اور دوسرا روزہ دوسرے رمضان المبارک کا ہو

تو ائمہ کفر و بدعت ہوگا۔

فدیہ کا بیان :

سوال فدیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اتنی بوزمعی ہوئی ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب تندرست ہونے کی امید نہیں رہی اور نہ ہی روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور یہ روزہ نہ رکھنے کے بدلے ایک مستحق فطر کے برابر نفل یا اس کی قیمت دے دے یا حجۃ شریفہ یا بیت بھرے اس کو مکہ مکہ لے کر شریعت میں اس کو فدیہ کہتے ہیں۔

مال فدیہ کا نفل یا اس کی قیمت تھوڑی تھوڑی کر کے کئی غریبوں میں بٹھا دینا ہے۔

جواب: یہ بھی درست ہے۔

سوال: بچہ اگر کبھی اندھا ہو جائے تو فدیہ کی کیا حکمت ہے؟

جواب: یہی صورت میں سب روزوں کی قضا رکھے اور روزہ نہ رکھے کی وجہ سے جو فدیہ دیا جس کا جواب ائمہ سے گا۔

سوال کسی کے مالی روزے قضا کرے اور مرتے وقت فدیہ دینے کی وصیت کرے تو

کتنے مال میں سے فدیہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس کے ولی کو چاہیے کہ اس کے مال میں سے کتنی رقم ہو قرعہ ادا کر کے بقا

مال بچے اس کی ایک جہتی میں سے اس کو فدیہ دواترے۔ اگر مایہ فدیہ ادا ہو جائے تو

تحلیک ورنہ بقا ضرور ہے۔ بقیہ کوئی وارث یا خوشی سے ادا کر لیا جائے تو کرے۔

سوال: اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت و تمسک کی مگر اس کے ذمہ روزہ نماز وغیرہ

قضا ہیں تو کوئی ولی فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب: اگر وصیت انہیں کی ہو کہ وہ اپنے مال سے فدیہ دے دیا تو خدا سے امید

رکھے کہ ثابہ قبول کرے اور اگر فدیہ نہ کرے انہیں بھی وصیت کے خواہ مرد کے مال میں

سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر سب وارث خوشی سے رضہ ملدے ہوں تو انہیں اور

مردم کے مال میں سے ۱۰۰ کروڑوں قسطنطنیہ کے قلعہ پر اور بیابانوں پر لٹکتا ہے۔ لیکن شریعی کے
دعا سے پانچ ہوں۔ باقی وارثی اجازت سے کاشت و بیعت میں مولیٰ اعتبار نہیں ہے۔

سوال: ایک روز کا قلعہ قلعہ معلوم ہو گیا کہ صدقہ و فسخ کے برابر ہے۔ کیا قلعہ یہ لٹکتا ہے؟

جواب: "نہ"

جواب: اگر قلعہ کا قلعہ یہ ایک روز کے قلعہ کے برابر ہے۔ انی صاحب سے ان بات
سے پانچ قلعہ اور ایک قلعہ چھ قلعہ کا قلعہ یہ اس کے برابر ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمہ ۱۰۰ کروڑوں قلعہ ہیں تو ان کے ذمہ ۱۰۰ کروڑوں قلعہ
و بیعت کی تو کیا بیعت کیے اس کے مال میں سے ۱۰۰ کروڑوں قلعہ کی جا سکتی ہے؟

جواب: بیعت کرنے کی صورت میں تو اس کے مال میں سے ۱۰۰ کروڑوں قلعہ اور ان کو
۱۰۰ کروڑوں قلعہ بیعت کے وارثوں کے اپنی خوشی سے بھی اس کے مال میں سے ۱۰۰ کروڑوں
قلعہ۔

سوال: اگر بیعت کا مولیٰ بیعت کی طرف سے قلعہ روز و رات کے یہ قلعہ نہ پانچ کروڑوں

یہ کہ میں یہ قسم ہے؟

جواب: یہ درست نہیں ہے کہ اس کے مال میں سے ۱۰۰ کروڑوں قلعہ۔

اعتکاف کا بیان

سوال: احتیاج کئے ہیں؟

یونہی رمضان مبارک کی شبوں میں تاراج و غریب انقلاب سے ملے کر راضی نہ ہوئے۔ ان اقداس و تمیں تاراج یعنی اس میں عید و چاند نظر آ رہا ہے۔ اس تاراج و غریب ملک و مروتوں کے لیے اپنے گھر (اور مروتوں) سے اپنے اپنی سید جس ملک یا نچوں وقت کی کمزوری ہو اس زبان کو تڑپ جتنے کے لیے خود اقرار کرنا چاہی۔ اس نجد پر ہم کو پابندی سے فتنے و مریضی کو زیادہ سے زیادہ عبادت کے لئے "استغفار" کہتے ہیں۔ جس راضی نہ کیا۔ و غریب سے بڑھ کر منہ پہنچا دینا کہ جس سے نہ پالیا۔

۱- در این کتاب به بیان احوال و سیرت حضرت علی علیه السلام پرداخته شده است.

جواب : ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کتاب فقہی موضوعات سے لیے گئے مسائل پر مشتمل ہے اور اس کے لیے جو مسائل بیان کیے گئے ہیں ان میں سے بعض مسائل فقہی مسائل ہیں جو فقہی مسائل ہیں اور بعض مسائل فقہی مسائل ہیں جو فقہی مسائل ہیں۔

دوبلہ یعنی صورت چٹائی ہوئے یہ اسی طرف پھیرا ہے۔۔۔ یہی حالت میں علامہ نے لڑتے ہوئے تھیں۔ اس کے علاوہ علامہ کی رات میں سر سے تعلق دار لٹکا ہوا ہوتا تھا۔ اس کے نیچے۔۔۔

ہوا ہے، میں ہوں ایک نوجوان نے بعد از اس وقت اس نے مجمع فی قضاہ دہلی

[illegible]

ہے پھر انہی رشتہ خاں کی جس گفتگو کرے جو رشتہ خاں کا روزہ کو کافی ہے اور آخر رشتہ خاں کے بعد گفتگو
کی تو اس نے ان کا روزہ رشتہ خاں بھی ضرور ہی ہو گا۔

حج کا بیان

مسائل حج کے پانچوں مسائل بیان کیجیے

جواب قرآن وحدیث میں حج کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو حج مکہ میں کرے اور خیراتوں سے پاک ہو، اس کا بدلہ دلت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔" اسی طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حج اور عمرہ دونوں مکہ میں کو اس طرح دوہر کرتے ہیں جیسے بھی لوہے کے تیل تھیل کر دوہرا رہتی ہے۔"

پس پر حج فرض ہے اور پھر بھی وجہ قرار دے کر اس کے لیے بری و نیکوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مکہ کے پاس کھڑے ہوئے اور سواری کا زینا اتھاڑا تو اس سے دو دیت اللہ شریف کہ جائے اور پھر بھی اس حج نہ کرے تو وہ سیدھی ہو کر مرے یا نصرائی ہو کر مرے۔" تو ان کو اس کی کجی پر دیکھیں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: "حج نہ کرنا اسلام کا حصہ نہیں ہے۔"

سو اس حج پر فرض ہے اور زندگی بعد میں کتنے حج فرض ہیں؟

جواب جس عورت کے پاس ضروریات سے زیادہ اپنا نہ محرم کا "اتھاڑ چھو کر" حج ہے اسے حج کرنا فرض ہے۔ اور اگر وہ عورت اس پر حج فرض ہو جائے ہے اور پرانی زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔

۱۔ اگر وہ عورت پر ہی اس حج فرض ہے کہ جب اس کے پاس وہ چیزیں نہ ہوں جو عورتوں پر واجب ہیں۔ ایک ایسے محرم کا ایذا آجھڑے ہو۔ حج کا عمرہ نہیں اور عورت کے پاس نہ ہے اپنے عمرہ پہ ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔

سوال: اگر بالغ ہونے سے پہلے کر لیا تو کیا بلوغت کے بعد وہی حج کافی ہے یا وہ بارہ کرنا ہوگا۔
جواب: بلوغت سے پہلے حج کرنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔ اگر بالغ ہونے کے بعد استطاعت ہوگی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔

سوال: کیا نابینا پر حج فرض ہے؟

جواب: نہیں نابینا پر حج فرض نہیں ہے، چاہے جتنا بھی مالدار ہو۔

سوال: کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اسی سال حج کرنا فرض ہے یا یہ کہ زندگی میں جب بھی موقع آئے، کر لے؟

جواب: فوراً اسی سال حج کرنا فرض ہے۔ کسی معقول عذر کے بغیر وہ یہ کرنا اور یہ سوچنا کہ ابھی کافی عمر بچی ہے، پھر کسی سال کر لیں گے، درست نہیں ہے۔ پھر اگر وہ چار سال میں کر لیا تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر کا گناہ ہوگا۔

سوال: کیا حج پر جانے کے لیے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر مکہ مکرمہ سے اتنی دور رہتی ہے کہ اس کے گھر سے مکہ مکرمہ ۸۳ میل (تقریباً ۷۸ کلومیٹر) سے زیادہ دور ہے تو حج پر جانے کے لیے اس کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے۔ محرم کے بغیر حج پر جانا درست نہیں۔

سوال: محرم کا خرچہ کون دے گا؟

جواب: جو عورت اس کو اپنے ساتھ لے کر جائے، اس کے ذمہ محرم کا سب خرچہ کرایہ وغیرہ لازم ہے^{۱۱۱}۔ ہاں اگر وہ نہ لے تو الگ بات ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں کیا عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: عورت کے لیے ہر حالت میں پردہ کرنا ضروری ہے۔ احرام کی حالت میں اور

۱۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اگر محرم کا خرچہ نہ ہو تو عورت پر حج فرض ہی نہیں ہوتا۔

زیادہ اہتمام کرے، البتہ احرام کی حالت میں چہرہ نہ جھانکتے ہوئے چہرے سے نقاب کا
 مچھوٹا منع ہے، لہذا کوئی ایسی صورت اختیار کرے کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے۔ آنکھوں کے
 لیے ایک چھچھو والی نوپلی ملتی ہے، وہ استعمال کرے۔

قریبانی کا بیان

۱۰۔ قرآن مجید سے پندرہ تصانیف کیسے ہیں؟

[illegible]

حضرت زید بن قثم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی یہ حقیقت (اور کیا بات) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ قربانیت (اور قربانی) جو اللہ کی طرف سے ان کا قسم دیا گیا ہے، یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا قسم دیا گیا ہے اور وہ قربانی کیا کرتے تھے۔ ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو میری امت کو بھی دیا گیا ہے، ان میں سے جو نے عرض کیا، اچھے دور سے اپنے یا رسول اللہ ان قربانیوں میں کیا بڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قربانی کے جو نور کے چمکے ہوئے ہیں ان کے بدلے آئینہ بنی۔" انہوں نے عرض کیا: "تو کیا ان کا بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب تھا۔" انہوں نے جواب دیا: "جیسے باغور جن کی

کھال پر چمکے، بیل یا بکری کی طرح کے پال نہیں ہوتے، بلکہ اون ہوتا ہے، اور یقیناً ان میں سے ایک ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں اون ہوتے ہیں تو کیا ان اون والے جانوروں کی قربانی کا ثواب بھی ہر پال کے بدلے ایک نیکی کے حساب سے ملے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! یعنی اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح اور اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر پال کے بدلے ایک نیکی۔“

سوال: قربانی کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: جس مسلمان کے پاس صدقہٴ فطر والا نصاب ہو، چاہے اس پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو، اس پر قربانی واجب ہے۔

سوال: صدقہٴ فطر کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: پہلے بتایا جا چکا ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کچھ یا سب کا مجموعہ اگر ساڑھے باون تولہ چاندی (613 گرام) کے برابر ہو تو صدقہٴ فطر اور قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت (یعنی فروخت کے لیے رکھی ہوئی چیزیں) اور ضرورت سے زائد تمام سامان۔

سوال: اگر کسی کے پاس اتنا مال نہ ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے، پھر بھی وہ نفلی قربانی کر لے تو کیسا ہے؟

جواب: یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔

سوال: کتنے دن تک قربانی کرنا درست ہے؟

جواب: تین دن تک۔ دس ذوالحجہ یعنی بقرعید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک قربانی کرنا درست ہے۔ ان اوقات میں جب جی چاہے قربانی کرے۔ چاہے دن میں کرے چاہے رات میں۔

سوال: اگر کسی پر قربانی واجب نہیں، لیکن ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب

سے پہلے پہلے کہیں سے چیرا مل گیا اور وہ چیرہ نصاب کے جتنا ہے تو کیا اس پر قربانی واجب ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں قربانی واجب ہو جائے گی۔

سوال: قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا بہتر ہے یا کسی اور سے کروانا چاہیے؟

جواب: اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہ آتا ہو تو کسی اور سے کروالینا بھی درست ہے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پر وہ کی وجہ سے سامنے کھڑی نہ ہو سکتی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: زبان سے نیت پڑھنا اور نہ عا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اگر دل میں سوچ لیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہ پڑھا۔ صرف "بسم اللہ اکبر" پڑھ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی صحیح ہوگی، لیکن اگر یاد ہو تو عا پڑھ لیں۔

سوال: کون سی دعا پڑھیں؟

جواب: "اَیُّ صَلَاحٍ، وَنُصْرٍ، وَمُخْبَیٍّ، وَمَمْلَئِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔"

سوال: اگر نہ بالغ اولاد کا اپنا مال نصاب جتنا ہو تو کیا اس کا ولی اس کے چیزوں میں سے

اس کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے؟ کیا ایسا کرنا ولی پر واجب ہوگا؟

جواب: اس صورت میں قربانی واجب نہیں ہے۔ اگر کرنا چاہتا ہے تو اپنے چیزوں میں

سے کر لے۔ بچے کے چیزوں میں سے نہ کرے۔

سوال: قربانی کس کس کی طرف سے کرنا واجب ہے؟

جواب: قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔

سوال: کس جانور کی قربانی گناہ درست ہے؟

جواب: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی کی قربانی کرنا درست ہے۔^(۱)

سوال: گائے اور بھینس میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب: ان دونوں جانوروں میں سات حصے ہوتے ہیں، یعنی اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے یا عقیقہ کرنے کی ہو، صرف گوشت کھانے کی نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔

سوال: اونٹ میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟

جواب: گائے، بھینس کی طرح اونٹ میں بھی سات حصے ہوتے ہیں، یعنی سات آدمی اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

سوال: کتنے سال کے جانوروں کی قربانی درست ہے؟

جواب: بکری یا بکرا سال بھر سے کم کا درست نہیں ہے اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے۔

سوال: اگر دنبہ یا بھیڑ سال بھر کا تو نہ ہو لیکن اتنا موٹا تازہ اور بڑا دکھائی دیتا ہو کہ اگر اسے سال بھر کے دنبوں اور بھیڑوں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق معلوم نہ ہو سکے تو کیا ایسے دنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے دنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے۔^(۲) اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا

۱۔ یعنی یہ جانور چاہے نہ ہوں یا مادہ وان کی قربانی درست ہے۔

۲۔ واضح رہے کہ یہ حکم دنبے اور بھیڑ کا ہے، بکرے کا نہیں۔ بکرے کو ہر حال سال بھر کا ہونا چاہیے۔ دنبہ اور بکرے میں فرق یہ ہے کہ اس قسم کا دنبہ سال سے پہلے بھی نسل کشی کے قابل ہو جاتا ہے جبکہ بکرہ اس سال سے پہلے اس قابل نہیں ہوتا۔

ہونا چاہیے۔

سوال: جانوروں کے کون کون سے صیب میں جن کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی؟
جواب: جو جانور اٹھ چھا ہو یا کاٹا ہو، ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ ختم ہو چکی ہو، یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ گٹ گیا ہو، یا اتنا انگڑا جانور ہے کہ فٹکا تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں اس سے رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے پھل نہیں سکتا، اسی طرح جانور اتکا دیا، دو یا بالکل مرل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو، اسی طرح جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا وہ جانور جس کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں، ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔

سوال: جس جانور کے پیدائش ہی سے سینک نہیں یا سینک تو ہیں لیکن ٹوٹ گئے تو کیا ایسے جانور کی قربانی درست ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔ ہاں! البتہ اگر سینک جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو پھر قربانی درست نہ ہوگی۔

سوال: اگر جانور قربانی کے لیے خرید لیا، خریدنے کے بعد کوئی ایسا صیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اب کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اس جانور کے بدلے دوسرا خرید لے اور قربانی کر لے اور اگر ایسا شخص ہے کہ اس پر قربانی واجب نہیں، ویسے ہی ثواب کے لیے گھر رہا تھا تو اسی جانور کی قربانی کر دے۔

سوال: قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کرے؟

جواب: قربانی کا گوشت خود کھائے، اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کو دے اور فقیر و محتاجوں کو خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی حصہ گوشت دینا مستحب ہے۔ اس سے کمی نہ کرے۔

سوال: اگر کسی نے قحور اس کا گوشت ہی خیرات کیا تو کیا گناہ ہوگا؟

وہ سب مانی ہوئے، مگر نہایت ہی کمزور اور بے اثر تھے۔

جواب قرہنی فی الحال دیا ہے:

جواب: قرآنی نئی احکام اور نیا ہیرو بنے ہوئے تو نیا ہیرو اس میں کونسی ہے، مثلاً ہر کے نیا ہیرو بنے ہوئے کسی نہ ہو، وہیں بھی ہو رہا ہے (نیا ہیرو) ہے۔ اس میں بھی کونسی ہیرو بنے ہوئے ہیں۔

۴۔ قرآن کی تعلیم اور پڑھنا ہے:

یہاں پر ریلوے کے نو جوانوں کی تہذیب ہے

(۱) پتہ غریب رشید، داروں و اس میں وہاں ہیں۔ حدیثی و حدیثی۔ ترقی ترقی۔
 - تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنی قوم کے لیے یہ سب کچھ کر لیں۔

(۲۱) دینی مدارس سے وابہ ایجوکیشنل اکیڈمیاں بھی وہاں اب بن رہی ہیں۔

سوال: اگر کسی نے چاہا کہ وہ کسی اور شخص کو قتل کر دے تو اس کے لئے کیا ہے؟

جواب انہی صورت میں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں سے یہ بات
آتی ہے کہ اگرچہ اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے مگر اس کے بارے

سوال: اگر کسی نے قربانی کر کے کسی مسکین کو پہنچا دیا تو اس نے کیا کمائی؟

نواب علی بابا کی صورت میں قربانی واجب ہے۔ چوبیس سالہ اور پندرہ سالہ کے درمیان کی قربانی کا بیشتر فریضوں کا صدقہ ہے، اسے خود اس کے لئے نہیں دیا جاتا۔

وہاں آکر کوئی سروام نہیں تھڑیا ہوگا میرے قریب میں سے میری طرف سے قبولی
نہیں ہے اور اس کی وجہ سے میرے قریب میں سے قبولی نہیں ہے۔

تو ماوراء ہے۔

جواب: مذکور دوسرے میں پورے کوشش کا صدقہ کرنا واجب ہے، اور انہیں سے ملنے کے
رشتہ داروں کو ملتی ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کو صرف سے دل سے کئے بغیر قرآن کی ترویج کی تو کیا اس کی طرف
سے قرآن بھیج دیا جائے گا؟
جواب: نہیں بھیج دیا جائے گا۔

سوال: اگر کسی نے اپنے حق پر کسی کو احرام لگنے سے روک دیا، یا کسی کو ترویج
دروں کی قرآن پڑھنے اور توشیح دیا۔

جواب: جب تک کہ اس شخص کو کسی کی طرف سے قرآن بھیج دیا جائے گا، تو اس کی
قرآن بھیج دیا جائے گا۔

سوال: کیا قرآن کی ترویج سے قرآن کو پڑھنا واجب ہے؟
جواب: جی ہاں، جی ہاں۔

حقیقہ کا بیان

ہمارا حقیقہ ہے جیسا کہ

”یہ سچ ہے جس میں شے۔ ماقول میں درجہ ہوتا ہے اور ان میں ہوتا ہے اور
ان میں ہوتا ہے حقیقہ“ ہے۔ حقیقہ ایک قسم کا صدقہ ہے۔ حقیقہ ہوتا ہے اور
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

ہاں میں ہوتا ہے۔

ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔
ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

۱۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

۲۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

۳۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔ ہاں میں ہوتا ہے۔

سب گھمراوے اور رشتہ درگھٹتے ہیں، اسی طرح حقیقہ کا کوشش بھی سب رشتہ اور گھٹتے ہیں۔ مال و پیسہ، بازار دی انجیر و سب کے لیے اس کا حنا ہا نہرت۔

سوال: حقیقہ کے جانور کا کوشش بتاتے وقت ہڈیاں توڑنا کیا ہے؟
جواب: چنانچہ ہے۔ عرصے جو یہ مشیور مراد ہے کہ اس کی ہڈیاں توڑنا نہ اور ناجائز ہے۔ درست نہیں۔

سوال: یہ جو مشہور ہے کہ حقیقہ کے جانور کا سر ہال موہنے والے کو وادیک۔ ان رائی کو دیتا تھا۔ یہ کیا ہے؟

جواب: عوامی گھڑی ہولی رسم ہے۔ شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔
سوال: محبت میں یہ زندگی میں حقیقہ نہ اور کائنات یہ ہائی ہونے یا نساں کے بعد حقیقہ کرنا درست ہے؟

جواب: باقی ہونے کے بعد درست ہے۔ انتہاں کے بعد حقیقہ نہیں۔ کیونکہ حقیقہ جائز نہیں ہے۔ وہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔^{۱۱}

سوال: قربانی کے پرے جانور میں ایک حصہ حقیقہ کو رکھی جلتے ہیں؟
جواب: ہاں، اُنکھ جلتے ہیں۔ شریعت میں اس کی اجازت ہے۔

قسم کھانے کا بیان

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ

جواب: چار چیزیں ہیں جو باقی ہیں

(۱) اللہ جل جلالہ کے نام کی قسم قرآن مجید کی قسم، کچھ مصلحت کی قسم کھانے سے قہر

— ۱۲۹ —

(۲۱) یوں کہ ہمیں اللہ کے لیے نیت مانی ہے عہد کا مہم جوں تو بھی قسم: ہو جاتی ہے۔

(۳) یوں نہ کہ غلام کا سرور ہے تو ہے ایمان موکر مرے، مرے اکتے ایمان نہیں ہے۔

یوں، کہا کہ قادیان و قندھار میں تو مسلمان نہیں تو اس نے جیسا کہ ہو رہی ہے۔

(۱۱) انس نے ”حیرت“ کا کلمہ مجھ پر تو اس ہے ”تو کہ باقوت، مرتبہ کی طیل سے“

[illegible]

نواب صاحب کے قریبی دوست

جواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل کر اپنی قوم کو جانے سے منع فرمائیے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیسری سطح پر تعلیم: تعلیم کا تیسرا شعبہ ہے جس میں تعلیم یافتہ طلبہ کو تعلیم کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

اے چاہاں! قصہ بہرے بری قصہ بہرے قصہ لہجہ، شمع اہل توحید نے + کسی دہریہ کو

نہیں آتے۔ ہر دے پاؤں سے ٹپکتے ٹپکتے۔

نئی طرح کے انتخابات کے طریقہ امریکی کے متفقہ رائے شماری کے تحت ہونے کے لیے بھی فیصلہ

یہ سچ مگر وہ بڑے قے میں تھا ہر گھنٹہ پر بات کر رہا تھا۔ یہ سچ مگر وہ بڑے قے میں تھا ہر گھنٹہ پر بات کر رہا تھا۔ یہ سچ مگر وہ بڑے قے میں تھا ہر گھنٹہ پر بات کر رہا تھا۔

شرفی ہے۔ رہنے پیمانہ ہے۔

اس طرح کی باتوں کی جگہ پر یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ ان کے لیے تمہیں کیا ہے؟

تم بحمدہ

(مضمون یہ ہے کہ اس کے لیے جتنی چیزیں ضروری ہیں وہ سب اس کے پاس ہیں)

قسم کے کفارے کا بیان

سوال: اگر کسی نے قسم توڑا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ غریبوں کو دو روقت کا کھانا پیٹ بھر کے کھائے یا ہر غریب کو اٹھ یا پورے دو میرٹھیں یا اس کی قیمت دے دے۔^۱ یا دس فقیروں کو کپڑا دے دے۔ یہ وقت بھی اسے نکلتی ہے اور تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دے سکتی ہے۔
اگر ایسی غریب ہے کہ نہ کھانا کھل سکتی ہے اور نہ ہی کپڑا دے سکتی ہے تو تین روزہ رکھے۔

۱۔ آسان صورت یہ ہے کہ اس حدیثِ نطفہ کے برابر قرآن غریبوں کو دے دے۔

مشت (نذر) ماننے کا بیان

سواں نمبر میں پڑھنے والے سے محنت کو چاہتی ہے۔ لیکن جی میں سے نکلتی رہتی ہے۔
جواب: کسی کام کے ہونے نہ ہونے پر مہم نہ بنیں۔ محنت و کد، ان کی ربط و صلہ۔ مہم نہ
لانی ہو کہ کسی کام کو نہ کسی وقت فرمائیں وہ جواب: ہاں، لیکن یہ وہ کام پر ہونا چاہئے کہ آپ
محنت کو چھوڑا کر وہاں جواب: ہاں، لیکن محنت چاہی نہ کہ اس کے لیے تو بہت کچھ ہونا چاہئے کہ اس کو
ادب سے محنت کی جو شہادت میں لکھیں تو اس کا چارہ کار جواب: نہیں۔

[illegible]

(مقدمہ میں اشارہ ہے کہ صحیحانے کے لیے شوق پر کوئی عمل نہ کرے)

وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر مجھے کہا کہ میں نے یہاں پہنچ کر دیکھا ہے کہ

جواب۔ کسی حد تک یہ درست ہے لیکن یہ جو مسائل کے بارے میں احادیث پر مبنی ہیں تو

ان سے کس کو حق اور باطل کا اندازہ نہیں۔^{۴۶۷}

حلال اور حرام چیزوں کا بیان

سوال: کون سے جانور پرندے کھانا جائز نہیں ہے؟

جواب: جو جانور اور پرندے اپنے نوکدار انتوں یا پنجوں سے دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں ہے۔ جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، ایل، کتا، بندر، شکر، ہزار، کچھو وغیرہ۔

۲: جن جانوروں کی قند اسراف مٹھائی ہے ان کا کھانا بھی درست نہیں۔ جیسے: نوا، بیل، گدھ وغیرہ۔ شجر، گدھا، مٹی کا گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں ہے۔

۳: انی طرح جو بھی مرہ پانی سے اوپر لٹی تیرنے کے لئے ماس کا کھانا بھی درست نہیں ہے۔ ۴: کسی چیز میں جو بیماریاں مرتب ہیں تو ان کو نکالنے وغیرہ بیچنا کھانا جائز نہیں ہے۔ اگر ایک گدھ حیوانی خلق میں چھٹی قند اسراف کھانے کا گناہ ہوگا۔

۵: جو گوشت ہندو پیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کروایا ہے اس سے خرید کر کھانا بھی درست نہیں ہے۔

سوال: کون سے ہاڈا اور پرندے کھانا جائز ہیں؟

جواب: طوط، مینا، کمانڈ، چڑیا، بکیر، مرغابی، کبوتر، اخیل، کانے، برون، بلی، خرگوش، بکرا، بھینس، گائے، اونٹ، انیسہ، سپ، جانور ہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے، لیکن بھتر نہیں۔ دریائی جانوروں میں صرف چھلی حلال ہے۔ باقی حرام ہیں۔ ہسینہ، آتش خانا، کے، ذرا ایک چھلی کی ایک قسم ہے اور اس کا کھانا درست ہے۔ جو نہ کھائے اس کی طہارت ہے، لیکن کھانے والے کو ملامت نہ کرے۔ اور بھڑکی کھانا حلال ہے۔

لباس اور پردے کا بیان

لباس :

سوال : عورتوں کے لیے کس طرح کا پٹا اپننا جائز ہے، کس طرح کا چادر؟
جواب : بہت ورنیک پٹا اچھے طمیں، ہائی وٹیم وٹنی، امپیر، جس میں سے کسے جھٹکا ہو،
پہننا جائز نہیں ہے، کیونکہ اسی طرح پہننا نہ پہننا دونوں برابر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا
ہے کہ بہت سی کپڑے پہنے، الیاں قیامت کے دن نہ ہوں شمار، عورت کی عورتوں سے ایسے
کپڑے پہنے والی عورتیں ہوں، جو ہر ایک کپڑا پہنتی ہیں و پھر منہ پہنے کپڑے سے قدم
چست اور خشک ہوتے ہیں کہ جسم نمایاں نظر آتا ہے۔ ہر آدمی و عورت کپڑے کے نیچے ہنر
نہیں دیکھا لیا ہے کہ نہ ہم نظر نہ تھے تو چھین نہیں ہے۔

سوال : عورتوں کو مردانہ جوتے کپڑا پہنانا یا مردانہ لباس پہنانا کیا ہے؟
جواب : عورتوں کو مردانہ جوتے کپڑا، ٹیڈ و پینٹ و مردانہ صوفے کا زچہ نہ نہیں ہے۔
حصہ دھنی اندامیہ طمیں ہی عورتوں پر اجازت فرمائی ہے۔

سوال : لڑکیوں کو لڑائی لڑائی وٹیم وٹنی کپڑا پہنانا یا مردانہ لباس پہنانا کیا ہے؟
جواب : یہ سب چیزیں لڑکیوں کے لیے ناجائز ہیں، اسی طرح سونے اور چاندی کی
تھوڑی سیسٹا پینٹا بھی منع ہے۔

پردہ :

سوال : عورت کو پردے کے پار سے کس چیزوں کا خیال دیکھنا ہے؟
جواب : عورت کو چہرے سمیت ہر جسم ہر سے ہر خشک چھپانے کے لیے کاظم ہے۔

غیر محرم کے سامنے کوئی حصہ کھولنا درست نہیں۔ مانتے پر سے دوپٹہ یا چہرے سے حجاب سرگ جاتا ہے اور اس طرح غیر محرم کے سامنے آ جاتی ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔ غیر محرم کے سامنے ایک ہال بھی نہ کھولنا چاہیے، بلکہ جو ہال کنگھی وغیرہ میں نوستے ہیں اور کئے ہوئے ناخن بھی ایسی جگہ ڈالنا چاہیے جہاں کسی غیر محرم کی لگاؤ نہ پڑے، ورنہ گناہ ہوگا۔ اسی طرح اپنے جسم کے کسی عضو کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو نا محرم مرد کے جسم سے لگانا بھی درست نہیں ہے۔

سوال: یہ تو معلوم ہو گیا کہ تمام اجنبی غیر محرم مردوں سے پردہ ضروری ہے۔ یہ بتا دیجئے کہ رشتہ داروں میں سے کون کون سے پردہ ضروری ہے؟

جواب: درج ذیل سولہ رشتہ دار ایسے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مگر عام طور پر دین دار خواتین بھی ان سے پردہ نہیں کرتیں۔ یہ بہت سخت کوتاہی ہے۔ دو رشتہ دار یہ ہیں: چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، دیور، مینہ، بہنوئی، منڈوئی، پھوپھ، خالو۔ شوہر کا چچا، شوہر کا ماموں، شوہر کا پھوپھا، شوہر کا خالو۔ شوہر کا بھتیجا، شوہر کا بھانجا۔

سوال: جو غیر محرم گھر ہی میں رہتے ہیں مثلاً دیور، مینہ وغیرہ ان سے کیسے پردہ کیا جائے؟

جواب: ایسے حالات میں شرعی پردہ کا طریقہ یہ ہے:

(۱) خواتین ذرا ہوشیار رہیں۔ بے پردگی کے مواقع سے حتی الامکان بچیں۔ لباس میں احتیاط رکھیں، بالخصوص سر پر دوپٹہ رکھنے کا اہتمام کریں۔

(۲) مرد آمد و رفت کے وقت ذرا کھڑکا کر خواتین کو پردہ کی طرف متوجہ کر دیں۔ بعض خواتین شکایت کرتی ہیں کہ ان کے غیر محرم رشتہ دار سمجھانے کے باوجود گھر میں کھڑک کر آئے گی احتیاط نہیں کرتے، اچانک سامنے آ جاتے ہیں۔ آمد و رفت کا یہ سلسلہ ہر وقت چلتا ہی رہتا ہے، ان سے پردہ کرنے میں ہمیں بہت مشکل پیش آتی ہے، ایسی حالت میں خواتین چلتی احتیاط ہو سکے، کریں۔ اسے جہاد جیسا سمجھیں۔ جتنی زیادہ مشقت برداشت کریں گی، اتنا ہی زیادہ ثواب ملے ہوگا۔

(۳) غیر محرم مرد کی آمد پر خواتین اپنا رخ دوسری جانب کر لیں۔

(۴) اگر رخ دوسری جانب نہ کر سکیں تو سر سے دوپٹہ سر کا کر چہرہ پر لٹکا لیں۔

(۵) شدید ضرورت کے بغیر غیر محرم سے بات نہ کریں۔

(۶) کسی غیر محرم کی موجودگی میں خواتین آپس میں یا اپنے محرم کے ساتھ بے حجابانہ بے تکلفی کی باتوں اور فحشی مذاق سے پرہیز کریں۔

(۷) ان احتیاطوں کے باوجود اگر کبھی اچانک کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو معاف ہے بلکہ اس طرح بار بار بھی نظر پڑتی رہے، ہزار بار اچانک سامنا ہو جائے تو بھی سب معاف ہے، کوئی گناہ نہیں۔ اس سے پریشان نہ ہوں۔ جو کچھ اپنے اختیار میں ہے، اس میں ہرگز غفلت نہ کریں اور جو اختیار سے باہر ہے اس کے لیے پریشان نہ ہوں، اس لیے کہ اس پر کوئی گرفت نہیں۔ ہزاروں بار بھی غیر اختیاری طور پر ہو جائے تو بھی معاف ہے۔ رب کریم کا بہت بڑا کرم ہے، مگر ان کی اس مہربانی اور معافی کو سن کر نڈر اور بے خوف نہ ہو جائیں، جس حد تک احتیاط ہو سکتی ہے، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں، ورنہ خوب سمجھ لیں کہ جس طرح وہ رب کریم شکر گزار اور فرمانبردار بندوں پر بہت مہربان ہے، اسی طرح ناقدریوں، ناشکروں اور منافراتوں پر اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔^{۱۱}

سوال: منہ بولے بیٹے یا بھائی کا کیا حکم ہے؟ بعض خواتین کسی کو منہ بولا بیٹا یا بھائی بنا لیتی ہیں۔ کیا اس سے پردہ ساقط ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں! اس سے ہرگز پردہ ساقط نہیں ہوتا۔ منہ بولے بیٹے یا بھائی کا حکم بالکل ویسا ہی ہے جیسے اجنبی مرد کا۔ کسی کو منہ بولا بیٹا، بھائی بنانے سے وہ حقیقی بیٹے بھائی کی طرح نہیں ہو جاتا۔

سوال: بعض خواتین کہتی ہیں ہم نے تو اپنے دیوروں کو بچپن سے پالا ہے۔ ہم تو ان کی ماں جیسی ہیں، ان سے کیا پردہ؟ اسی طرح بعض مرد کہتے ہیں کہ فلاں لڑکی تو میری بیٹی کی طرح ہے یا بعض خواتین کہتی ہیں: فلاں شخص تو ہمارے ابا کی عمر کا ہے، اس سے بھلا کیا پردہ؟ تو کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: نہیں! ہرگز نہیں۔ ایسی باتوں سے پردہ معاف نہیں ہوتا۔

موت کے وقت کیا کیا جائے؟

سوال: حسب صورت کے آٹھ نقطہ جہاز کے انکسے تو کیا رہے ہیں؟

جواب جب کسی پر مصرت کا اشارہ ہو تو اس وجہ سے کہیں۔ اس طرح کے قیدوں سے
روشنی صرف ہوا، سر کو ذرا قید کی طرح بھگا دیں۔ یہ اس سے پہلے قید کی طرف رہا ہوا
میرے ٹیپنگ، ٹیپنگ اور کھلنا رہا۔ اس طرح قید کی وجہ سے کچھ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے والوں کو تم پر واجب ہے کہ انہیں حق باتیں کہیں۔“ تحقیق یہ شرط یہ ہے کہ ان سے کہنے کی جگہ ملے اور اس شرط پر واجب ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خود کو بے اختیار نہ سمجھیں۔ پھر کہنے کا یہ حکم ہے کہ اگر آپ کو کسی شخص سے حق بات کہنی ہو تو اس شخص کو اس وقت تک نہ کہیں جب تک کہ وہ اپنے آپ کو بے اختیار نہ سمجھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم اپنے میرے والوں پر عذر و حیل نہ بنانا۔“

تجہیز و تکفین کا بیان

سوال: میت کو نہلانے اور کفن لانے کا کچھ ثواب اور فضیلت ہے؟
جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے، دو گنا ہوں
سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو میت کے لیے کفن
فرائم کرے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائے گا۔

سوال: میت کو کون نہلائے؟

جواب: میت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے تو اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو
ہے۔ بہتر ہے کہ وہ خود نہلائیں اور عورت کی میت کو قرہبی رشتہ دار عورت نہلائے، کیونکہ یہ
اپنے رشتہ دار کی آخری خدمت ہے۔

سوال: عورت کے کفن میں کتنے کپڑے شامل ہوتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: عورت کے کفن کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

(1) ازار۔ سر سے پاؤں تک (مرد کی طرح)

(2) لفافہ۔ ازار سے لمبائی میں ایک ہاتھ زیادہ (مرد کی طرح)

(3) کمرہ، بغیر آستین اور بغیر کلی کا۔ گردن سے پاؤں تک (مرد کی طرح)

(4) سینہ بند۔ اعضاء سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے، ورنہ ناف تک بھی درست

ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

(5) سر بند اسے اور جہنی بھی کہتے ہیں۔ تین ہاتھ لمبا۔

سوال: عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ بیان کریں؟

انسان کے لئے انسانی ہے۔ اس پر سونے سے انسان کا زور چھوڑیں، چرکے میں ڈالیں۔ اسے
 اسی طرح میں اور میں کا بڑی حد تک مٹ کر مائے کی نہ لے رہا ہے۔ بچہ اپنے والدین کے
 تشبیہ سے تشبیہ سے اپنا چہرہ بنا رہا ہے۔ وہ اپنے والدین کے لئے نہیں ہے۔ وہ اپنے والدین کے
 مرنے کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ دوسری طرف اس کی قیادت کا دور ہے (انسان کا)۔ اسے
 میں آپ ہے۔ اور جو اس کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کی طرف قیادت میں ہے۔ اس کی طرف
 کے بعد جو اس کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے لئے یہ سب سب کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے
 چرکے میں اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے
 کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے
 د میں صحت ہے۔ یہ سب سب کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے

اس کے بعد میں نے اس پر انسانی میں رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے
 وہ سب سب کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے
 انسانی میں اس کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے
 والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے
 والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے
 والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے والدین کے

انسانی میں سب سب کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے
 انسانی میں سب سب کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے والدین کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ اس کے

پانچواں باب

تربیتِ اولاد

پانچواں باب: تربیت اور ادب

۱۱۱. تربیت کے واسطے نیا بیرون ساختہ ۲۵۵
۱۱۲. تربیت کرنے والوں کی ذمہ داریاں ۲۵۶
۱۱۳. بچوں کی تربیت میں نو تربیتیں ۲۵۹
۱۱۴. تربیت سے ”تھکر پنہا“ اور ”تہوین“ ۲۶۰
۱۱۵. بچے کے والدین کے سر پر اور س-اں ۲۶۱

تربیت کرنے والے کی بنیادی صفات

(۱) اخلاص:

ماں کو چاہیے کہ نیت خالص رکھے۔ جو کام بھی کرے اس سے صرف اللہ کی رضا و خشنود ہو تاکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور اپنے بچوں میں محبوب ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی محنت اور کوشش میں خیر و برکت کے فیصلے ہوں۔

(۲) تقویٰ:

ماں میں سب سے ضروری چیز تقویٰ ہے۔ اس لیے کہ وہ ایسا نمونہ ہوتی ہے جسے دیکھ کر بچے سیکھتے ہیں اور اس لیے بھی کہ ماں ہی اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں پر بچے کو تربیت دینے کی ذمہ دار ہوتی ہے، لہذا اسلام کے احکام سب سے پہلے خود اس میں پائے جانے چاہئیں۔

(۳) علم:

ماں کو تربیت کے ان اصولوں کا علم ہونا چاہیے جو اسلام نے سکھائے ہیں۔ اسے حلال و حرام کے احکام سے واقف، اخلاق کے بنیادی اصولوں کی جاننے والی اور اسلام کے نظام تربیت سے واقف ہونا چاہیے۔

خواتین کو چاہیے کہ دینی و دنیاوی علوم اور تربیت کے طریقے خوب اچھی طرح سیکھیں تاکہ اپنا اسلامی معاشرہ تیار کر سکیں جس کے افراد کی محنت اور عزم سے اسلام کو ترقی ملے اور دنیا میں مسلمانوں کی مضبوط حکومت قائم ہو۔

(۵) طبرستان و مازندران.

اور پیروی سماعت جو حال ہے یہ اس کی قرینیت ہے۔ داری میں نورانی قیاس کے تحت
میں دلی میں سے نورانی اور علم کی ہے۔ اسی لئے کہ یہ ہے اپنے امتداد میں نورانی ہے
تو اس کی ہے اپنے مادی باتوں پر لیکن نورانی ہے۔ اسی لئے کہ یہ ہے اپنے امتداد میں نورانی ہے
اور اس کے اخلاقی ہے ہے۔

(۵) ایک ہی ذمہ داری۔

[illegible]

تربیت کرنے والوں کی ذمہ داریاں

۱۔ آیات اور احادیث جو تربیت کرنے والوں کو اپنی ذمہ داری میں چھری کرنے کا حکم دیتی ہیں اور اپنے فضل کی اور عقل میں کوئی کمی سے ڈراتی ہیں۔ ان احکام کو مانع کرنے کو خود واقعی زیادہ ہے کہ چھری کتاب تیار نہ ہوئے۔ یہ بات کتب کا مقصد یہ ہے کہ کواحقین کو اپنی ذمہ داری کی اہمیت معلوم ہو جائے۔

اس بارے میں آیتا یستریط میں ورت کی جاتی ہے

”وَأَمْرٌ أَهْلُكَ بِالصَّلَاةِ وَاضْطِيزَ عَلَيْهِ“ (طہ: ۱۳۲)

”اور اپنے گھر والوں کو نماز کا مضبوط اور توجہ دینی اس پر غارت قدم نہ ہو۔“

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَهَلِّفُوا بِلَا“ (التحریم: ۶)

”اے ایمان والو! خود اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچو جس کا نتیجہ جہنم

انسان اور پتھر ہوں گے۔“

”فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ“ (الحجر: ۹۲-۹۳)

”چنانچہ تمہارے رب کی قسم! ہم ایک ایک کر کے ان سب سے پوچھیں گے کہ کیا کیا

کے کیا کرتے تھے؟“

اس سلسلہ میں جو احادیث آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

”وَالْوَجَلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمُسْلِمٌ عَمْدَ عَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةُ بَيْتِ

وواحدها ومنزلہ عن وغینہا^(۱)

”مراد اپنے بھرا کے رحم ہے اور اس سے اس کے تین کلمات کو اس نے ہمارے پاس باورپس ہم ٹی، اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی دھوئی ہے اور اس سے اس نے زیر تربیت لوگوں کے ہمارے میں سوال ہوگا۔“

”لانی یؤدب الرجل ولدا، حیوۃ من یتصدق بصلاح“^(۲)

”آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب دینا، ایسا سا صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“

”حاصل والد ولدا افضل من ادب حسن“^(۳)

”بہتر باپ نے اپنے بیٹے کو نیکی تربیت سے بہتر بھلائی دی ہے۔“

قرآن کریم کی ان ہدایات اور ارشادات کو اپنی زندگی میں اور میں مسلمان خواتین نے چھٹی کی تربیت کا خوب استفادہ کیا۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اپنے اولاد کو تعلیم کا حق ہے یہ سب سے بڑا حق ہے جو تعلیم اور صلاح و تربیت کے نام سے ہم کو ملتا ہے۔ اپنے صحیح مشیر و الخلاق تعلیم اور تعلیم و تربیت کے فیضان و تحسن کو چاہیے۔

پچھلے برس باپ اور مادہ کیس کی تربیت، ان کی شخصیت سازی اور انھیں ایسا بنانے کے قابل بنانے کے ذریعہ انھیں اس لیے پڑھا دیا ہے کہ یہ نظر استاجلی اور عروج کو اپنی طرف سے سمجھیں۔ ”اخلاق و تربیت“ کے نام سے انھیں ان کی نظر میں یہ مادہ دریاں باقی رہیں ان سے مراد

۱۔ ایمانی تربیت کی ذمہ داری ۲۔ اخلاقی تربیت کی ذمہ داری

۳۔ جسمانی تربیت کی ذمہ داری ۴۔ عقلی تربیت کی ذمہ داری

۱۔ جامع تفسیر القرآن مجلد ۱۰ ص ۱۰۰

۲۔ جامع تفسیر القرآن مجلد ۱۰ ص ۱۰۰

۳۔ جامع تفسیر القرآن مجلد ۱۰ ص ۱۰۰

۵۔ نقیبی قی تو بیت کی مہار کی ۶۔ معاش قی تو بیت کی مہار کی

۱۰- جنسی تربیت کی ذمہ داری

ان منہ خوں و صد خونوں میں سے ہم ایلہ یہ اللہ شا، اللہ جمہور و شفیق و احسن ہے۔

۱۔ ایمانی تربیت کی ذمہ داری:

میں نے تو بیت کا مطلب یہ ہے کہ جب سے بچے میں شمع راہ اور نوجو یہ ہوا ہی وقت سے اس کو ایمان کی بنیادوں پر قائم اور اسلامی مہارت ملنے لگی جو انہیں ہمہ جہت اور ہر وقت سے اسلامی عبادت کا وہ اسی بنیاد بنے اور جب وہ تصور وادارہ بنو جو اس سے شریعت و طہارہ کے بنیادی اصولوں کی تصحیح ہو رہی جائے۔

[illegible]

حیوانات سے تفریق صرف گوشت خوردگی اور عائلی حیوانات میں، مگر ان کے ذہن، رویہ، اور جو
مستطابقت رکھتا ہو اس کے لیے ہے۔

وہ اہل حق کے لیے یہ ضرورتی ہے کہ وہ شیون میں سے ایمانی تربیت اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر بچے کی تربیت کرے تاکہ وہ عقیدہ و عبادت اور اخلاق و آداب کے لحاظ سے امت مسلمہ سے وابستہ رہے اور اس تربیت اور تعلیم کی بنیاد پر وہ مسلمانوں کے لیے رہنما و رہبر بن سکے۔

ان کے لیے اسے یہ کام ہے جسے

(۱) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ سے $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$ اور $\frac{d}{dx} \frac{1}{x^2} = -\frac{2}{x^3}$

- (۶) بچے میں عقل و شعور پیدا ہونے پر سب سے پہلے اسے حلال و حرام کی تمیز سکھائے۔
 (۷) سات سال کی عمر ہونے پر بچے کو مہربانیت کا حکم دے اور قرآن کریم کی تلاوت کا عادی بنائے۔
 (۸) بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ولی بیت و معارف کرام کی محبت سکھائے۔
 ۲۔ اخلاقی تربیت کی ذمہ داری:

اخلاقی تربیت سے مراد وہ تمام اخلاقی باتیں اور مسنون آداب ہیں جنہیں سیکھنا اور بچپن سے ہی ان کا عادی بننا بچے کے لیے ضروری ہے تاکہ جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اور عملی زندگی میں قدم رکھے تو یہ تمام اچھی باتیں اس میں موجود ہوں۔

چنانچہ خواتین اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کو سچائی، دیانت، ایثار، مصیبت زد و فلولوں کی مدد، بڑوں کے احکام و احادیثوں کے انکار، بچ و سیووں کے ساتھ حسن سلوک اور دوسروں کے ساتھ محبت سے پیش آنے کا عادی بنائیں اور ان کی زبان کو گال، کلمہ گلوچی، برا بھلا کہنے، گندے الفاظ و منہ سے نکالنے اور ان تمام چیزوں سے بچائیں جو اخلاقی کی ذمہ داری اور بری تربیت کی علامت ہیں۔

بچوں میں پائی جانے والی چار بری عاداتیں:

ماں باپ، معائن اور تربیت کے تمام ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ بچے کو نین چار اچھائی بری عادت سے بچائے تاکہ اس میں خلیاں نہ بنیں:

۱۔ جھوٹ ۲۔ چوری ۳۔ کلمہ گلوچی اور بدزبانی ۴۔ بداداری و آزادی

(۱) جھوٹ بولنے کی عادت:

جھوٹ بہت بری چیز ہے اس لیے ماؤں و چاہنے والے بچے کو اس سے بچانے کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ اس کی نمونہ ان کے دلوں میں راسخ کر دیں تاکہ منافقت کی اس منہدی عادت سے اپنے مخصوص فرشتوں کو بچا سکیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو بچوں کے مانتے مذاق میں یا کسی چیز کی خاطر نہ سزا دی۔ یہ بھی جھوٹ ہوتے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا مذاق بھی جھوٹ سمجھا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میری والدہ نے مجھے پکارا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کے سر میں تشریف فرما تھے۔ میری والدہ نے کہا: آؤ میں تمہیں پردے دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ”عازلہ ذل انی لنعطیہ؟“

”آپ اس تو یہ نہ بلا چاہتی تھیں؟“

انہوں نے کہا: ”جی ہاں اور پھر دینے چاہتی تھی۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عائشہ! انک لولمہ نعطہ فینما کفبت عنک کذبہ۔“

”اے عائشہ! تمہاری بات سچو بھئی نہ دیتی تو تمہارے نہ۔ حال میں ایک جھوٹ لکھ دی جاتا۔“

اور ام احمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ممن قال لعی، ہانک: لہ نعطہ، ھوہی مکذبہ۔“

”جس شخص نے بچے سے کہا: ”آؤ! یہ لے لو اور پھر اس کو نہ دینا تو یہ بھی جھوٹ ہے۔“

(۲) بیوہ کی عادت

چودہویں حدیث بھی جھوٹ کی حدیث ہے۔ یہ حدیث تائید نہیں ہے۔ یہ وہ حدیث ان لوگوں کے منہ و سلاطوں میں زیادہ عام ہے جو اسلامی اخلاق اور ایمانی تربیت سے صحیح طرح فیض

۱۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۰، مسند ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۰

۲۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۰، مسند ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۰

باب نہیں ہو سکے ہیں۔

والدین پر یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کے دل میں خدا کا خوف پیدا کریں۔ چوبہری کے برے نتائج اور دھوکہ بازی اور دنیایت کے برے انجام سے انہیں آگاہ کریں اور بتادیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والوں کے لیے قیامت میں کیسا بدترین انجام اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ نہایت افسوس ناک بات ہے کہ بہت سے ماں باپ جب اپنے بچوں کے پاس روپیہ پیسہ یا دوسری چیزیں دیکھتے ہیں تو ان سے پوچھ گچھ نہیں کرتے اور ان کے صرف اتنا کہہ دینے سے کہ انہیں راستے میں چڑا کر دیا گیا یا انہیں کسی دوست نے دیا ہے، ان کی بات مان لیتے ہیں اور اپنے آپ کو تفتیش کی بالکل بھی حقیقت نہیں دیتے حالانکہ یہ ایک فطری بات ہے کہ بچہ اپنی چوبہری چھپانے کے لیے اسی طرح کی باتیں بنائے گا تا کہ اس پر اثر امن آئے اور یہ بھی فطری بات ہے کہ جب بچہ یہ دیکھے گا کہ اس کے والدین باریک بینی اور تحقیق سے کام نہیں لیتے اور اس کے جھوٹے بیانے آسانی سے مان لیتے ہیں تو وہ اور زیادہ بے باک ہو جائے گا۔

(۳) گالیم گلوچ اور بدزبانی کی عادت:

گالیم گلوچ اور بدزبانی کی عادت ان بچوں میں عام ہے جن کے گھرانے قرآن کریم کی ہدایت اور اسلامی تربیت سے دور ہیں۔ اس مرض کا سبب دو باتیں ہیں:

۱۔ بُرا نمونہ:

جب بچہ اپنے بڑوں کی زبان سے گندے گندے الفاظ اور گالیم گلوچ سنے گا تو ضرور بچہ بھی ان کی نقل آتارہے ہوئے بار بار انہی الفاظ کو دہرائے گا اور آخر کار گندے الفاظ، بری باتیں اور جھوٹ اس کی عادت بن جائے گا۔

۲۔ بُدی صحبت :

جو بچہ سرگرم اور گلیوں میں آزاد چھوڑ دیا جائے گا اور اسے گندے ساتھیوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے دیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ ایسا بچہ ان اخلاق قسم کے لوگوں سے نہ صرف کالم گلوچی اور گندی زبان سیکھے گا بلکہ بُرے اخلاق بھی اپنے اندر پیدا کر لے گا۔

اس لیے ماں باپ پر جہاں یہ لازم ہے کہ اولاد کے لیے پیار بھرا مٹھا انداز رکھیں زبان اور اچھے آداب و اخلاق کا بہترین نمونہ بنیں وہاں ان پر یہ بھی لازم ہے کہ انہیں گلیوں سرگرم پر کھیلنے، گندے بچوں اور بدتمیز ساتھیوں کی صحبت سے بچائیں تاکہ وہ ان لوگوں کی عادتوں سے متاثر نہ ہوں۔ بچوں کو بُدی عادتوں سے بچانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو بُری زبان کے اثرات و نتائج سمجھاتے ہوئے یہ بھی بتائیں کہ بے ہودہ پن اور فحش گوئی سے آدمی کی شخصیت کا وقار بے رجحان ہوتا ہے، معاشرے میں بغض، عداوت، کینہ اور حسد پیدا ہوتا ہے۔

ایک اور موثر طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو وہ احادیث سکھائیں جو کالم گلوچی اور فحش گوئی سے منع کرتی ہیں تاکہ بچے ان بُری عادتوں سے بچیں۔ اس کی برکت سے ان شاء اللہ وہ ان چیزوں سے بچ جائے گا۔

(۴) بے راہروی اور آزادی خیالی کی عادت :

ہمارے دور میں ایک بہت بُدی چیز جو بہت زیادہ پھیل گئی ہے، وہ بے حیائی اور آزادی ہے۔ آپ بہت سے قریب اہل بلوغ اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھیں گے کہ وہ مغرب کی اندھی تقلید کرتے ہوئے گمراہی اور آزادی کے سیلاب میں بے چلے جا رہے ہیں۔ نہ ان کے لیے والدین کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہے اور نہ ضمیر کی طرف سے کوئی روک ٹوک ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ان لوگوں کی نظر میں ایک نہ ختم ہونے والی عیش و عشرت، حیوانی

ان کے لئے دلانے تھی ہے۔

کچھ کمزوروں نے تو یہ شک سمجھ کر اس واقعہ کو ختم و خدق فی الخلق اور اندس تخلیق و مینا فی
کامعیار سے یہ لوگ یہاں کے میدان میں شک و خدق سے پہلے تشریف لے کر چلے گئے۔

۱: غیر مسلموں کی مذہبی تشفیہ و رشتہ بہت سے ہیں:

امام بی. ی. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”دشمنوں کی جانیں لو، میرے لیے جانیں لو اور دینے والی جانیں دے۔“

اور امام ترمذی نے یہ خطبہ القصور پڑھا، اس سے روایت کرتے ہیں۔

"بیمے منامے تنہے بغیر ما، لا قشنگو بآلود ولا بانکاری۔"

”تو جس امر میں ہے شک نہ یوروں کی مشابہت (قتل) کر۔۔۔ یہود اور نصاریٰ بھی ظالم صورت نہ بننا“

ابو ذری روایت میں ہے "من تشبه بقوم، فهو منهم"۔^{۲۲}

”یونہی ہی قومیں مشابہت (نقیر) کرتی ہیں۔ انہی میں سے ہر ایک سے عجیب

4349 *Penicillium* = *Penicillium* *Penicillium* = 1

[illegible]

٢- ١٤١٧

پہننا جسے پہننے کے باوجود وہ عریاں نظر آتی ہوں، یہ سارے کام شخصیت کو تباہ کرنے والے اور شرافت و اخلاق کے لیے زہر قاتل ہیں۔ ان سے بے حیائی اور بے رادروئی کی عادت پڑ جاتی ہے۔

۵: بے پردگی، بن سنور کر نکلنے، نامحرموں سے میل جول اور اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے کی ممانعت:

مستند شرعی دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ عورت کا چہرہ بھی حجاب کے حکم میں داخل ہے لہذا اس کا چھپانا واجب اور کھولنا حرام ہے۔ بعض فقہائے کرام چہرہ کھولنے کی اجازت اس وقت دیتے ہیں جب قتلہ کا اندیشہ نہ ہو۔ آج ہمارے اس معاشرے میں جہاں لوگ حیوانوں کی طرح رد رہے ہیں کیا کوئی شخص قتلہ و فساد سے انکار کر سکتا ہے؟ لہذا جب صورت حال یہ ہے تو ہر غیر متدمسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچیوں کو چہرے پر نقاب ڈالنے کا حکم دے، انہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری اور پاکیزہ و پاک و امن صحابیات رضی اللہ عنہن کی پیروی کی عادت ڈالو۔ نیز قریب اہل شوہروں اور بچیوں کو غیر محرم کی طرف دیکھنے اور ان سے ملنے چلنے سے بچنے کی تربیت دی جائے۔

۳- جسمانی تربیت کی ذمہ داری:

بیاں ماؤں کے سامنے وہ عملی طریقہ کار پیش کیا جاتا ہے جو بچوں کی جسمانی تربیت کے سلسلے میں اسلام نے مقرر کیا ہے، تاکہ وہ اس ذمہ داری کو سمجھ لیں جو اسلام نے ان پر عائد کی ہے۔ جسمانی تربیت کے حوالے سے ماں کو ان چیزوں پر توجہ دینی چاہیے:

(۱) کھانے پینے اور سونے میں طبی قواعد اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال رکھنا

(۲) متعدی امراض سے بچانا

(۳) "نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ" کے اصول پر عمل کرنا

(۴) بچوں کو ورزش، تیراکی اور شہسواری جیسے مفید کھیلوں کا عادی بنانا

(۵) بچے کو سادگی سکھانا اور ہمیشہ وعشرت سے بچنے کا عادی بنانا

(۶) بچے کو حقیقت پسندانہ اور جواں مردانہ زندگی گزارنے کا عادی بنانا اور اس کو

سستی، آزادی اور بے راہروی کی زندگی سے بچانا

۷۔ ذہنی تربیت کی ذمہ داری:

ذہنی تربیت سے مراد یہ ہے کہ بچے کو دینی علوم، اسلامی تہذیب و ثقافت اور فکری و نفسیاتی سوچہ بوجہ پر مبنی ایسی مفید معلومات فراہم کی جائیں جو اس کی فکر میں چٹنگی پیدا کریں اور اسے علمی و تہذیبی اعتبار سے کامل و مکمل بنادیں۔

اس حوالے سے تین چیزیں قابل توجہ ہیں:

۱۔ تعلیمی ذمہ داری ۲۔ فکری ذہن سازی کی ذمہ داری ۳۔ ذہنی تندرستی

(۱) تعلیمی ذمہ داری:

اسلام کی نظر میں یہ ذمہ داری نہایت اہم اور نازک ہے۔ اس سے خدا اور صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور عقل میں چٹنگی پیدا ہوتی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث شریف میں علم سیکھنے سکھانے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے زمانے کے مسلمان کائنات کے مختلف علوم پڑھنے اور ان پر مزید تحقیق کرنے میں لگ گئے۔ انہوں نے ہر مفید علم سیکھنے کو اپنا فریضہ سمجھ کر دنیا میں موجود دوسری قوموں کے علوم و تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھایا، ان میں جدت پیدا کی اور ان کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لیا۔ پھر ایک طویل عرصے تک پوری دنیا ان کے علوم اور ایجادات سے فائدہ اٹھاتی رہی۔ مغرب کو آج کل جو شان و شوکت نصیب ہوئی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے انڈس کے مسلمانوں کے علوم و تجربات اور ان کی تہذیب و ثقافت سے فائدہ اٹھایا اور اس طرح گم راہ

شریعت کے لیے اسلامی حالت سے جو طریقہ نکلا، اس کا وہ حصہ ہے۔

غیرت اور جسوئی علم:

اسلام بڑھاپے کے نام کا اس بات پر شاک ہے کہ جتنا علم مائیں کو قبول کرنے کے لیے ہیں
اس میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ اس علم کے حصول کرنے کا حوریت کو بھی ہر اقل ہی
- اس قسم کے جس طرح مرد و عورتوں کی وہ اداریات ہیں

۱۔ شریعتی و دنیاوی اخلاقیات میں عورت مرد کی برابر ہے۔

۲۔ "غیرت میں جڑا ہوا" کے اعتبار سے عورت مرد کی برابر ہے۔

معلوم ہو کہ اسلام لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف سے جو پروتہا دیتا ہے۔ تعلیم اور
ادب و روایت کرتے ہیں۔ یہی تعلیمی اہلیہ اہم ہے اور شاہد ہو۔

"من عدی زہوت، حوریت، ذوق تعلیم، سادہ، اوسکتی، ذوالفہم، ذوالعقل
و ذوالعقل و احسن نہیں، قلہ الفحشاء"۔

"اس نے اپنی تین بیٹیوں پر تین بیٹوں یا دو بیٹیوں یا دو بیٹوں کی قابلیت کی، نہیں
موجب علم و دین کے ساتھ تمام سونے پر ورکے ہیں کی شادی کرانی تو اس کو چاہتے تھے۔
شریعت سے عورت کو اس بات کی پروتہا ملی ہے کہ وہ اپنے عہد کا مسئلہ کرے اور
دین اور دنیا میں نہ وہ پہنچے نہیں بلکہ اس میں اس بات کا فائدہ دیکھ کر ضروری ہے کہ وہ سمجھ
مردوں سے ایک شعبہ، مہذب و عورت اور لڑکیوں کی عزت و تہذیب و تعلیم سے اور دینی مقصد
پہنچ کر خلاق کی مالک ہوں۔

(۲) فکری و دینی سازگی کی ذمہ داری۔

اس مسئلے کا مدین پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی فکری و دینی طور

سے تیار کیا جائے، اس لیے تمام آئین کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچہ جب تک کہ ارادہ یہ شعور ہو جائے تو اسے مندرجہ ذیل باتیں ہی دے۔ اس وقت اسے ان ٹیپس کرا دیں۔

ٹپس: اسلام ایک ایسی "دراغی مذہب ہے جو ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے آیا ہے۔ اس میں اس بات کی چاروں صورتیں مذکور ہیں کہ وہ ہر دور اور ہر علاقے کی تمام ضروریات پوری کرے اور ہر زمانے میں پیش آنے والے مسائل کا حل پیش کرے۔

مذہب: اسلام "بہادور" اور "عزت و شرف" اور "ترقی کے جس عظیم اعلان کرتے ہوئے پہنچے تھے وہ صرف اس وجہ سے کہ انھیں اسلام نے حاکمیت و عزت بخشی تھی اور انھوں نے قرآن کریم اور اس کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں زندہ کر لیا تھا۔

مذہب: ہر انسان اسلام سازشوں کا جو بول بچہ ہے جس میں اسے بچوں نے سنا ہے اس کے آئین کے مطابق یہ سن کر جانے۔ مثلاً: "مذہب ذیل سازشوں کی تفصیل

— سازش دوزیت کی سازشیں

— مسلمانوں کے بغض و حسد رکھنے والے مسلمانوں کی سازشیں

— ظالم سامراج اور مغربی ممالک کی سازشیں

— سوشلزم اور کمیونزم کی سازشیں

9: اسلام کی اس تہذیب و تمدن کو یوں یاد دہانے میں اسے ایک عویں مہرے تک تمام ان لوگوں کو بھی قیام دینی ہے اور جو مکمل طور پر تاریخی حقائق سے منقطع ہیں۔

اس قسم کی داخلی و خارجی کے لیے سفارشات و تدبیریں کو ہماری اس نئی و بڑی آواز، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غور و خوض سے دیکھا انھوں نے تعلیم دینے شروع کی تھیں۔

(۳) دینی صحت و تندرستی:

اللہ تعالیٰ نے والدین پر جو عہد نامہ دیا ہے اس میں ان میں سے ایک عہد نامہ یہ بھی ہے

کے والدین اور بزرگواروں کی بھی قیادت میں۔ ان کی خوبصورتی جو ان کی اہلیہوں کی طرف سے
برائے وقتوں میں ان کی توجہ اور رشتہ داری میں مضبوط ہو۔

یہ درس واری میں وقت ۱۱ بجے کی جب بچوں کو معاشرے میں جہان کی فہم کی ہوئی ان بچوں میں
نے دور آگیا جاتے کا محسوس تھا، حالانکہ اور انسانی کام پر رہا، اثر پر رہا ہے۔ ان کو معلوم ہے ان کی
انسانی تربیت کی اہمیت اور ان کے ذہن میں تفصیل سے گفتگو کر چکے ہیں۔

۵۔ نفسیاتی تربیت کی ذمہ داریاں۔

نفسیاتی تربیت سے مراد یہ ہے کہ بچہ سب سمجھتا رہے ہو اسے تو اسی وقت۔ اس کی
برائے۔ ہے باقی وسیع اقتدار و شجاعت وہیں رہتی ہے تربیت دینی ہو۔۔۔ بچہ اور اس کے لیے
نہر و بھلائی کا ہرگز بھلائی کے وقت کا ہرگز رہے اور آخر کی طرفوں سے گزرتا ہو اس کی
تربیت دینی ہو۔۔۔

اسی طرح وہاں یہ ذمہ داری بھی مامور ہوئے ہیں کہ ان کے تمام نفسیاتی کمزوریوں
سے بچنے کی کوشش کریں جو ان کے جسم اور ذہنیت کو بگڑنے والی حالت میں رہا ہے
وہ ان کی بددیانتی میں ہونا نہ کی کو فائدہ دے دینا ہے۔

وہ نفسیاتی کمزوریوں میں سے اپنے بچوں کو بچانا چاہیے مثلاً جیڑوں میں

۱۔ شرمیلیا پن اور چھپنے کا مرض ۲۔ ڈرنے اور ڈھبے کی حالت

۳۔ حساس مزاجی کا شعور ۴۔ حسد و نفرت کی بیماری

۵۔ غصے کی بیماری

(۱) شرمیلیا پن اور چھپنے کا مرض:

بچوں میں شرمیلیا پن سے شرمیلیا پن کہتا ہے اور اس کی ابتدائی علامتوں میں وقت۔۔۔
شرم ہو جاتی ہیں جب وہ کسی کی جگہ پر رہے تو سارا وقت چٹاؤں کی طرف سے اس۔۔۔

پس یہ صوفیوں کا رواج تھا اور اپنا ہونے تک نہیں چلاتا۔

اس مرض کو ملائحت اس کے بغیر نہیں، ورنہ اس کے ہم نواں کو اس کے ہم عمروں کے ساتھ میل جول کا عادی بنائیں، چاہے اس کے لیے اپنے بھائیوں، دوستوں اور ان کے مہذب بچوں کو گھر پر بار بار بلا کر بچے میں خلط خفے کی عادت ڈالیں، یا اسے والدین اپنے دوستوں یا عزیزوں سے ملنے جائیں تو بچہ کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں، یا ان میں سے کسی عادت پیدا کر دیں کہ وہ دوسروں سے بات چیت کیا کریں اور اپنے ہم عمروں سے گھٹ کر رہ جائیں۔

بچوں کو اس کا عادی بنانے سے ان کی طبیعتوں میں شرمناک اپنی مہم ہو جانے کا، ان میں خود اعتمادی اور یہ جرات پیدا ہونے کی وہ بھگت کسی پٹ پٹا ہونے اور جھجک کے حق بات کہہ سکیں۔

(۲) خوف و آزار:

ڈرنا اور ڈھسنا: ایک ایسی نفسیاتی کیفیت ہے جو بچوں، فیصلوں، عورتوں اور مردوں میں سب کو چھل آتی ہے۔

جن بچوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے ان میں مہم کے پہلے سال بھی کبھی خوف کی علامت ظاہر ہوتی ہیں اور یہ اس وقت جب ان کا شعور غفل ہو یا کوئی چیز اچانک ٹر جائے یا اس ضرب کی کوئی اور چیز چھل آ جائے۔ آخر کیا بچے میں سے یہ ہو جاتا ہے کہ جب کوئی انجمنی اور نیا آدمی آجائے تو بچہ اس سے ڈرنے لگتا ہے۔ پھر جب ایسا بچہ میسرے میں داخل ہوتا ہے تو وہ بہت سی چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے۔ مثلاً: حیوانات، گاڑیاں، انجمنی، بھینس، پانی اور اس طرح کی دوسری بہت سی چیزیں۔

عام طور سے بچوں کی نسبت لڑکیاں زیادہ خوف محسوس کرتی ہیں۔ بچوں کا یہ خوف و ڈر ان کے دماغ پر چھل آتا ہے، بچہ ہتھارتا زیادہ سوچنے کا عادی ہونے کا نشانہ زیادہ اس میں خوف کا دھبہ ہوگا۔

بچوں میں خوف و ڈر کی بیماری کے اہم اسباب یہ ہیں:

- ماں کا بچے کو ساریوں، دھار کی اور فرضی باتوں وغیرہ سے ڈرانا۔

- ماں کا زیادہ تاڈر سے اٹھانا، بچے کے لیے ضرورت سے زیادہ پرچین دینا۔

- بچے کو لوگ تھک رہے، بنے اور گھر کی دیواروں کے پیچھے چھپنے کا عادی بنانا۔

- جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی فرضی کہانیاں سنانا۔

اور ان کے علاوہ بھی نئی دیکر اسباب ہیں جنہیں سب سے ڈرنا پڑے۔ سے معلوم کیے جاتے ہیں۔

بچوں میں پائے جانے والے خوف و ڈر کے اس مرض کا علاج کرنے کے لیے مندرجہ

ذیل باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

❖... بچے کو شروع ہی سے اللہ پر ایمان، اس پر توکل اور ہر چیز آنے والی چیز پر اللہ

کے سامنے نردن جھکانے کی تربیت دینا۔ بلاشبہ اگر بچے کی تربیت ان ایمانی حقائق کے

مقابل ہو اور اس کو اس روحانی و بعدی عبادات کا عادی بنا دیا جائے تو وہ کسی بھی مشعل سے

بوقت نہ تو خوف زدہ ہوگا اور نہ ہی کسی مصیبت پر روئے دھوئے گا۔

❖... بچے کو مناسب حد تک آزادی دینی چاہیے۔

❖... بچے پر کمزوری، بہت حد واری و اتنی چاہیے اور اس کی عمر کے مطابق مختلف کاموں

کا بوجھ اس پر ڈالنا چاہیے۔

❖... بچوں کو جن، بھوت، اجڑیل، پتھر، ڈاکو، شیر، گتے وغیرہ سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

خصوصاً جب وہ رو رہا ہو تاکہ بچے خوف و ڈر کے سامنے سے بھی دور رہے اور شروع سے ہی

اس کے دل میں بیداری اور جرأت کے جذبات پر دان چڑھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چال بات سے پتا چلتا ہے

کہ بچوں کو شجاعت اور بہادری کی تربیت دینے کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ مستقبل میں وہ

اسلام کے بھرتیوں کے ہم پیکر اور ایسا مضبوط معاشرہ تشکیل دیں جو دنیا میں اسلام اور

مسلمانوں کا نام بلند کرنے کا رواج ہے۔

(۲) احساس کمتری کی بیماری:

کئی کا احساس اور دوسروں کے علم ہونے کا شعور ایک ایسی نفسی کیفیت ہے جو بعض بچوں میں پیدا ہوتی ہے اور ان میں بیماری کی کیفیت یا ناقص تربیت یا ناموافق فطرتی حالات کی وجہ سے پیدا ہو پاتی ہے۔

فطرتی بیماریوں میں سب سے فطرتاً ہی بیماری کی وجہ سے جو بچے کو کمزور، کمزور اور بے عزت بناتی ہے اور ان کے علم ہونے کی طرف غفلت آتی ہے۔

والدین کے لیے ضروری ہے کہ اس بیماری سے بچہ کوئی وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو بچے کو فطرتی کمزوری، نقصان کے احساس اور نفسیاتی وجوہاتوں سے بچانے میں آتے ہیں۔ ان بچوں کی نفسیاتی تربیت ہونے والی ہے اور ان میں عمدہ و صحیح خلاق پیدا ہو سکتی ہے۔

وہ اسباب جو بچے کی زندگی میں احساس کمتری پیدا کرتے ہیں، ان میں سے:

۱۔ تکلیف و تنگی اور اپنا حق سے محرومی۔ ۲۔ کمزورتی سے زیادہ تاراج کا خوف۔

۳۔ بچوں میں ایک دوسرے پر برتری اور ۴۔ ۵۔ مادی کمزوریوں

۵۔ قہمی ۶۔ فکریاتی اور تربیتی

سب ہم ان عوامل میں سے مایوس پر تفسیر سے روکتی ہیں۔ ایسی کمزورتی سے اس کا جو علاج بیان کیا جاتا ہے بھی ذکر کریں گے۔

۱۔ تحقیق و تدقیق اور اپنا حق سے محرومی

یہ بچے کے فطرتی طائر کا سب سے پرانے سبب اور بچوں میں احساس کمزوری پیدا کرنے اور اس بیماری کو پکڑنے کا سب سے زیادہ رواج ہے۔ یہاں تک کہ یہ بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس بیماری کو پکڑنے کے لیے خود کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی تفسیر اور تفسیر سے یہ بچے کو پکڑنے کے لیے خود کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی تفسیر اور تفسیر سے یہ بچے کو پکڑنے کے لیے خود کو محسوس کرتے ہیں۔

اُردو ایک مرتبہ بھی جموت بول دے تو ہم اسے ہمیشہ ”جموت“ کے نام سے پکارتے ہیں اور اُردو وہ اپنے جموت بھائی کو ایک مرتبہ بھی تھپڑ سیہ کر دے تو ہم اسے ”نرا کوڑا“ کہتے تھے ہیں اور اُردو اپنی چھوٹی بہن کے ہاتھ سے چالاکئی سے سیب چھین لے تو ہم اسے ”مکڑا“ کہتے تھے ہیں اور اُردو اپنے والد کی جیب سے قلم نکال لے تو ہم اسے ”چوڑا“ کے نام سے پکارتے تھے ہیں اور اُردو ہم اس سے پانی کا گلاس یا ٹھنکیں اور دو فرائ لائے تو ہم اسے ”سٹ“ کے نام سے پکارتے تھے ہیں اور اس صرح سے اس کی پہلی اعتراض یا غلطی اس کے بہن بھائیوں اور سب گھمبازوں کے سامنے مشہور کر دیتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں بچے سے اہانت، تمیز، سوک کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بچہ وہ اس کے بہن بھائیوں، ارشد، دادوں اور بعض اوقات بچے کے دوستوں کے سامنے بھی ماحظ بد و اور بد اخلاق سے پکارا جائے۔ بعض اوقات تو ان انہیں لوگوں کے سامنے بھی یہ باتیں کہی جاتی ہیں جنہیں بچے نے پہلے بھی دیکھا بھی نہیں سنا۔ ظاہر ہے کہ اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکھٹا کر بچا اپنے آپ کو حقیر اور ایسا بے کار و بے گھٹنے ٹکے گا جس کی مذہبی حیثیت ہے، مذہب، اعتقاد، مذہب و قیمت۔ اس کی وجہ سے بچے میں ایسی افسانیاں پیچیدہ کیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ دوسروں کو اپنا پسندیدہ ٹی اور حسد و نفرت کی نظر سے دیکھنے لگتا ہے اور اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر، عاجز اور شکست خوردہ سمجھنے لگتا ہے۔

اسی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب ہم بچوں کی جڑوں کے ساتھ ایسا معاملہ سلوک کرتے ہیں تو ہم کتنی بڑی غلطی کرتے ہیں۔

بھلائی کے ادب ہم نے بچپن سے ہی دیکھا کہ دوس میں نہ فرمائی اور ہم شی کے بیچ ہو رہے ہوں تو ہم ان سے حفاظت و فرمانبرداری، عزت و احترام اور تحمل و بردباری کی کیسے توقع کر سکتے ہیں؟

میں اس میں کوئی شک نہیں کہ والدین کی طرف سے بچے کو جو حجت سے کہنا یا دینا ہے وہی حجت ہے جو ان کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے کسی جھوٹے یا بڑے جرم یا غلطی کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور والد کا مقصد اس طرح کی تربیت ہی ہوتا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس والد کا دعویٰ چھوٹے ہی غصے و دراندیشی سے نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ اس نے بچے کے ذہن پر بہت کمزور اثرات چھوڑتے ہیں اور اس کو کمزور واری طرح متوجہ ہو جاتا ہے۔

اور بچے نے کوئی غلطی یا لغزش کی ہے تو اس کو اس کی اصلاح کا یہ طریقہ بتاتا ہے کہ ”یہ بچہ ہی بدلتا ہے۔“

مادر کا جس طریقہ سے بچے کو ہم نرمی و پیار سے اس کی غلطی سمجھائیے اور مشہور ہونے والوں سے اس کو یہ باتیں کہیں کہ اس سے جو خرابیاں ہو رہی ہیں ان سے بچنے کی بھی عقل مند و سمجھدار انسان بھی نہیں بن سکتا۔

اس لیے کہ جتنے سے وہ پیچھے ہٹے تو ہمیں اپنے مقصد یعنی اس کی اصلاح حاصل ہو جائے اور بچہ اس کے طریق کا دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہے جسے ہم فقیرانہ ”سزا“ کے ذریعہ تہذیب کے قانون کے تحت بیان کریں کہ ”ان شاء اللہ“

ضرورت سے تہذیب و تہذیب کے انکشاف

یہ بھی بچے کے تہذیبی و اخلاقی بنانے کا نہایت سبب ہے۔ اس لیے کہ ہم حضرات میں اس کی تہذیب بننے والی ہے۔ تہذیب و تہذیب کی توقع ہر ان کی اور ہر ان کے لیے ہے۔ اپنے آپ کو ہم متاثر ہے اور اس کی طرف سے رہنے اور ساتھ ساتھ بچے کی شکل میں نکلتا ہے۔

اس لیے کہ ہمیں اس کے لیے یہ حالت اور یہ کیفیت ہو چکی ہے کہ ہمیں اس کی تہذیب ہے۔ ”تہذیب و تہذیب کے لیے قانون“ میں لکھا ہے کہ ”وہاں وہاں کی تہذیبیں ہیں۔“

جسے اپنی ذات پر اعتماد اور بھروسہ ہو۔

انہیں سوالوں کا جواب تمکس میں ہے۔۔۔۔۔

تو پھر والدین بچے کے حد سے زیادہ ناز کیوں اٹھاتے ہیں؟ اس کی پرورش، دیکھ بھال کر کیوں کرتے ہیں؟ اور بچے سے ضرورت سے زیادہ بے جالا لپیٹ دیکھیں کرتے ہیں؟

اور خاص کر ماں، اس لیے کہ ماں بچے کا ضرورت سے زیادہ خیال کرتی ہے۔ یہ کہنا بھی درست ہے کہ ماں وہم و گمان ہوتی ہے جو اسے اس بات پر بھروسہ کرتا ہے کہ وہ وقت اپنے بچے کو گلے سے لگائے رکھے اور اس نندارتے اس کے ناز اٹھائے جو اعتدال کی حد سے باہر ہو۔

یہ نہایت خطرناک بات ہے اور اسے ہم ان دکن میں بہت نمازیں پڑھتے ہیں جو بچے کی اسلامی تربیت کے قواعد و ضوابط سے نا آشنا ہیں لہذا وہ بچے کی تربیت میں درج ذیل غلطیاں کرتی ہیں

۱۔ بچے کو ان باتوں کی بھی ان رت میں دیکھیں جن کو دوسرائی سے کرنا منع ہے اور سمجھتی ہیں کہ ان کا یہ رویہ بچے کے ساتھ شفقت اور اس سے محبت کی وجہ سے ہے۔

۲۔ اس غلط تربیت کا ایک نتیجہ ہے کہ ہمیشہ بچے سے لگائے رکھنا بھی ہے۔ چنانچہ ماں جب بھی غور کر رہی ہے تو فراموش ہے کہ بچے کو نہیں چھوڑنی چاہیے اسے کوا میں لینے کی ضرورت نہ ہونا چاہیے؟

۳۔ ماں اس خوف سے کہ میں بچے کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے، ایسے ایسے لیے بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی۔

۴۔ ان غلط رویوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب بچہ گھر کا سامان و سامان خراب کر دے یا میرے چڑھ جائے یا قلم سے دیوار سیاہ کر دے تو ایسی صورت میں بھی ماں اس سے پوچھ بچھ اور دیکھ بھال نہ کرے۔

رہیں۔ اسی طرح ان کا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اس بات کی پوری کوشش کریں کہ ان کی تمام اولاد میں محبت، بھائی چارے اور صداقت کی روح جلوہ گر ہو، تاکہ وہ نشست، پیادہ، چلی محبت اور عدل و انصاف سے بھر پور درویش کے سامنے میں حُرے کی زندگی گزار سکیں۔

✽ جسم کے کسی عضو کا نہ ہونا یا مستتر ہونا:

یہ بھی ان چیزوں میں سے ہے جو بچے میں نفسیاتی بگاڑ بنیے آرتی ہیں۔ اس لیے کہ عام طور سے اس کا اثر احساس کمتری اور زندگی سے نفرت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اُردھ انخواستہ بچپن سے ہی بچے کو کوئی جسمی نقص (مثلاً بوب سے، مثلاً بھٹکا یا ہیرا پن یا باؤلا پن یا تھلا اور بوٹے میں زبان کا صاف نہ ہونا، توانسی صورت میں مناسب یہ ہوتا ہے کہ اس کے ماں، باپ، بہن و بھائی، رشتہ دار، چڑوسی، دوست اور اہل اہمال سب کے سب اس کے ساتھ محبت و الفت و نرمی، اچھے خلاق اور شریف نہ رہے، ذکا کا اظہار کریں اور اسے اس کی کمزوری کا احساس نہ ہونے دیں، ورنہ اس کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔

✽ بچے کا یتیم ہونا:

یہ بھی بچے میں نفسیاتی بگاڑ پیدا کرنے کا ایک سبب ہے، خصوصاً اس صورت میں جب کہ وہ ایسے معاشرے میں ہو جس میں یتیم کا خیال نہ رکھا جاتا ہو، اس کے غموں کا مداوا نہ کیا جاتا ہو اور اس کی طرف شفقت و محبت اور پیار کی نظر سے نہ دیکھا جاتا ہو۔ اسی چیز کو سامنے رکھ کر اسلام نے یتیم بچے کا بہت زیادہ خیال رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ اچھے برائے اور اس کی ضروریات زندگی کے پورے کرنے کا بہت اہتمام کیا ہے تاکہ وہ اقلیت کا سبب انسان بنے اور باوقار زندگی گزارے۔

✽ غربت:

بچہ جب آنکھیں کھولتا ہے اور اپنے والدین کو غریب اور اپنے خاندان کو محرومی کا شکار

دیکھتا ہے تو وہ دلچسپی اور محنتوں میں پڑتا ہے۔ اور یہ صورت حال اس وقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ صورت حال افسوسناک رہتی رہتی جاتی ہے جب ۱۰۰ روپے کا تھکا ہوا کپڑا اس کے ہاتھ پر پہنچتا ہے تو اس نے کمر نہ لگایا، بلکہ محنت میں ہیں اور اس کے پیٹے بھرے کپڑے کو اپنے اقبال اور توجہ سے جاننے کو دیکھتے ہیں۔ کپڑے نہیں ملنے۔ کہیں دیکھتے اور سوچتے سوچتے وہ اپنے وقت و فن کو کس پائی میں بیٹھ رہا ہے اور اس کا اس کی جتنی خدمت کر

نیام چاہے تو شک نہ ہو گا۔

اسلام نے غربت کا طبعی دوا چاہی اس سے کیا ہے

۱۔ انسانیت کے تمام اصول ۲۔ اعداء بھی کے اصول

انسان اور انسانی عزت کا احترام اسلام نے اس طرح کیا ہے کہ اس نے تمام قوموں کو انسان بنانے کے اعتبار سے برابر قرار دیا۔ بنے اور اُن کی کھینچ پھینچ کی خدمت کو ہی بھی تو اسلام نے سمجھا، ان کی اذیت اور توجہ کو اپنی ہی خیریت پر ترجیح دی ہے۔

وہ ہے کہ ہر آدمی کے اصول تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے غربت کے حل کے لیے اعداء کے جو اصول مقرر کیے ہیں، ہر اس ہدیہ اور میں بھی پہلے انسان نے عواید و تقاضا و نیاز میں بہت زیادہ ترقی کر لی ہے، اسی ترین درجہ پر آدھ اصول ہیں۔

اسلام نے اس شخص کو کامل کامل مسلمان شمار نہیں کیا جو خود کو بیت بھرا کر، اسے گزارے اور اس کو بچاؤ کی بیوقوف کا فکیر رہا اور اس کو اس کی خیر بھی نہ ہو۔ اسلام نے غنہ اور غنہ کی امداد اور فتنہ کی خدمت کو بہت میں لینی اور بڑا اونچا عمل قرار دیا ہے۔ تنگی اور سختی کے وقت اسلام نے غریبوں اور یتیموں کی امداد کو بہترین قرار دیا ہے۔

(۱) بغض و حسد کی بیماری

خدمت کی مطالبہ یہ ہے کہ انسان دوسرے کے پاس موجود خیرات اس سے چھین کر اپنے ہاتھ میں لے کر لے۔ یہ ایک بڑا بڑا معاشرتی نا رونی ہے۔ اگر اس اپنے بچوں کی اس بیماری کا

حلقہ میں ٹھہرے قی تو اس کے خطہ تک تعلق نہیں ہے۔ دل کو چاہیے کہ بچے کی تربیت بہت حکمت سے کرے۔ اور ان طریقوں کو اپنائے جو بچے کے دل سے حسد کی بھڑکی ختم کر دیتے ہیں مثلاً:

۱۔ باکرے بچے کی مدد سے چیل بچے کو یہ محسوس ہو رہا ہو کہ اس کے والدین اس سے پیسے جتنی محبت اور پیار نہیں کر رہے ہیں تو والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کو یہ احساس دلانے کی پوری کوشش کریں کہ اس کی محبت ان کے دوسرے بچے کی طرح نہیں ہوئی۔

۲۔ اور اگر بچے کے ذہن پر نام نہن یا سخت سست اخلاک سے اس کو پرہیز اس کے سین میں حسد اور بغض کی آگ بھڑکاتا ہو تو والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اس صفت کے اخلاق سے پرہیز پھاریں۔

۳۔ اور اگر بچہ کف و غنہ یا غم و شادی میں ایک بچے کو ترجیح دینے سے دوسرے بچے کو تکلیف پہنچتی ہو اور اس میں حسد کی بیماری پیدا ہوتی ہو تو والدین کو چاہیے کہ بچوں کے چیزیں دینا دینے یا محبت سے بچیں ان سے ہر سب بچوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں۔

(۵) غصے کی بیماری:

غصہ ایک انتہائی بیماری ہے جس میں بچے کو اپنے بچی زندگی کی ابتدا ہی میں جانا ہوتا ہے جس اور بچہ وہ ساری زندگی ان کے ساتھ ملتی رہتی ہے۔

اس سے دل کو چاہیے کہ بچے کی ابتدائی عمر سے لے کر شعور کو پہنچنے تک اس پر کسی سے ہونے کا غور و اجہاں نہ کرے۔ غصے کی بیماری کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچے کو غصے کے اسباب سے بچا جائے تاکہ غصہ اس کا حرائق نہ دے اور فحش نہ بن جائے۔

۴۔ اگر غصے کا سبب یہ ہو کہ بااوجہ بچے کی توجہ کی جاتی ہو وہ سے ڈنکا بٹاتا ہو تو اسکی سمجھوتہ میں اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی زبان سے ایسے بات آمیز الفاظ نہ کہے۔

... اور اگر غصے کا سبب بچے کا اپنے والد باپ کی دیکھا دیکھی غصہ نہ ہو تو والدین کو چاہیے کہ وہ ظلم و براباری اور وقار و سکون کا مظاہرہ کریں اور غصے کے وقت اپنے آپ کو قہر میں رکھ کر خود کو بچے کے لیے ایک مثالی نمونہ ثابت کریں۔

... اور اگر غصے کا سبب ضرورت سے زیادہ نا انصافی، گھانا اور بیش و شریت میں پرورش نہ ہو تو ماں کو چاہیے کہ وہ بچوں کی محبت میں انصاف سے کام لے ورنہ ان پر غریبی کرنے میں مبالغہ دہی کو اختیار نہ کرے۔

۶۔ معاشرتی تربیت کی ذمہ داری:

معاشرتی تربیت کا مقصد یہ ہے کہ بچے کو شروعاتی سے ایسے اعلیٰ معاشرتی آداب کا عادی بنادیا جائے جو اسلامی عقیدے اور غیر ایمانی شعور سے پھوٹ کر نکلتے ہیں تاکہ بچہ معاشرے میں حسن اخلاق، ادب و پیروی، عقلی و فنی غرضیکہ ہر حیثیت سے ایک بہترین فرد بنے۔

والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں میں سب سے اہم ذمہ داری یہی ہے کہ یہ ذمہ داری اس تربیت کا تجربہ ہے جس کا ذکر پہلے ضرور کیا ہے۔ یہ کہ بچے کو چاہیے کہ جو سچے و حقوق کی ادائیگی، آداب کا خیال رکھنے اور دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا عادی بنائیے۔

والدین کو چاہیے کہ وہ اس سوالے سے بھرپور جدوجہد کریں تاکہ اپنی اس عظیم ذمہ داری کو پورا کر سکیں اور ایک ایسا معاشرہ تخلیق کر سکیں جس کی بنیاد ایمان، اخلاق، معاشرتی تربیت اور اعلیٰ اسلامی اقدار پر قائم ہو۔

وہ کون سے عملی طریقے ہیں جو بہترین معاشرتی تربیت کا زریعہ بنتے ہیں؟

ان کے اساس کی نظر میں یہ چار ہیں:

۱۔ بہترین نمونائی اصولوں کو اپنانا ۲۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا

۳۔ معاشرتی آداب کا خیال رکھنا ۴۔ اچھائی کا گھمڑنا اور بُرائی سے روکنا
پہلی چیز۔ نفسیاتی اصولوں کو اپنانا:

اسلام نے معاشرے کے تمام افراد کی چاہ ہے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، مرد ہوں یا عورتیں، بوڑھے ہوں یا جوان، تربیت کی بنیاد ایسے عظیم نفسیاتی اصولوں اور تربیتی قواعد پر رکھی ہے جن کے بغیر اسلامی شخصیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

جن نفسیاتی خوبیوں کو اسلام لوگوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے ان میں سے اہم درجہ اولیٰ ہیں:

۱۔ تقویٰ:

یہ اس گہرے ایمانی شعور کا نتیجہ ہے جو اللہ عزوجل کے حاضر ناظر ہونے کے خیال، اس کے خوف، اس کے عذاب و ناراضگی کے ذرا، اس کے غلو و درگزر اور ثواب کی امید کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ علماء نے تقویٰ کی تعریف یہ کی ہے: ”اللہ تعالیٰ انسان کو اس جگہ نہ دیکھے جہاں اس نے منع کیا ہے اور وہاں سے غائب نہ پائے جہاں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔“ اور بعض حضرات نے تقویٰ کی تعریف یہ کی ہے: ”اچھے اعمال کر کے اللہ کے عذاب سے بچنا اور لوگوں کے سامنے بھی اور نبھائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔“

۲۔ اسلامی اخوت:

یہ ایک ایسا نفسیاتی جذبہ ہے جو ہر اس شخص کے ساتھ نرمی، محبت اور احترام سے پیش آنے کا شعور پیدا کرتا ہے جس کا انسان سے ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر تعلق ہو۔ بھائی چارے کا یہ شعور اور سچا احساس جہاں مسلمان کے دل میں تقویٰ، ایثار و شفقت اور انتقام پر قدرت کے باوجود عاف کرنے کے بہترین جذبات پیدا کرتا ہے وہاں مسلمان کو اس بات پر بھی مجبور کرتا ہے کہ وہ ایسے تمام کاموں سے بچے جو لوگوں کی جان، مال یا عزت و آبرو کو نقصان پہنچائیں۔ اسلام نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ اخوت و بھائی چارگی صرف اور

صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو۔

۳۔ رحم:

رحم نام ہے دل کے نرم اور خمیر کے حساس ہونے کا۔ یہ ایسا جذبہ ہے جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے اور ان کے غموں اور تکالیف میں ان کے کام آنے پر ابھارتا ہے۔ رحم ہی ایک ایسی چیز ہے جو مسلمان کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو تکلیف دینے سے باز رہے۔ جرائم سے کنارہ کش رہے اور تمام لوگوں کے لیے خیر و بھلائی اور سلامتی کا ذریعہ ہو۔

۴۔ ایثار:

یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس کے نتیجے میں انسان دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے۔ ایثار کی اہمیت سمجھنے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نے اسلامی تاریخ کی عظیم روایت یعنی انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بھائی چارگی، غم خواری، ایثار، شفقت اور محبت کی عظیم ترین مثالیں محفوظ کی ہیں۔ یہ ایثار، رحم دلی اور شفقت جو انصار کے اخلاق میں نمایاں تھی، اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ قربانی، ایثار اور خود فراموشی کے یہ جذبات ہمیں اپنے بچوں میں پیدا کرنا چاہئیں اور شروع ہی سے انہیں ان کی تربیت دینا چاہیے۔

۵۔ عفو و درگزر:

عفو و درگزر بہت اچھی فطری عادت ہے جو مضبوط ایمان اور بہترین اسلامی اخلاق کی علامت ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان دوسروں کی لغزشوں کو معاف کرتا ہے، ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتا ہے اور اپنے حق سے دست بردار ہو جایا کرتا ہے، چاہے زیادتی کرنے والا کتنا بڑا ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب کہ مظلوم شخص بدلہ اور انتقام لے سکتا ہو اور زیادتی اسلام کے کسی حکم کے خلاف نہ ہو رہی ہو۔ ورنہ معاف کرنا ذلت

ورسوائی، عاجزی اور ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہو جائے گا۔

۶۔ جرأت و بہادری:

یہ ایک ایسی نفسیاتی طاقت ہے جسے مومن ایک اکیلے خدا پر ایمان لانے کے عقیدے کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

مومن کو اللہ کی ذات پر جتنا ایمان ہوگا، اتنا ہی وہ جرأت و شجاعت اور کلمہ حق کے اظہار میں بے باک ہوگا۔ اگر ہم تاریخ کے اوراق میں مسلمانوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں عظیم کارناموں، بہادری کے واقعات سے لبریز سرگزشتوں اور دہن حق کے لیے جرأت بھری قربانیوں سے بھرپور وسیع ذخیرہ ملے گا۔

ثابت قدمی و جرأت کی یہ عظیم عادت پر ہمیں اپنے بچوں کی گھٹی میں ڈالنی چاہیے۔



یہ وہ اہم نفسیاتی اصول ہیں جنہیں دین اسلام مسلمان بچے میں پیدا کرنے کی پوری جدوجہد کرتا ہے اور یہ مسلمان شخصیت کی تعمیر میں مدد دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو یہ اصول اپنانے کی بھرپور تربیت دیں۔

دوسری چیز - دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا:

بچے کو معاشرتی حقوق ادا کرنے کی تربیت دینے کا مقصد یہ ہے کہ افراد کی اجتماعی تربیت ہو تاکہ مسلمانوں کا معاشرہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے برتاؤ، عمدہ اخلاق، بہترین آداب، پابندی محبت اور خیر خواہی کا جیتا جاگتا نمونہ ہو۔

وہ اہم معاشرتی حقوق جن کی بچے کو تربیت دینی چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح سے انہیں ادا کر سکے یہ ہیں!

- ۱۔ والدین کا حق
- ۲۔ رشتہ داروں کا حق
- ۳۔ یتیموں کا حق

۲۔ استبداد کا حق ۵۔ بڑے کا حق

آنکھ دو سٹخڑے میں ہم "ان حقوق پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے کہ خواتین بچوں و شہریوں سے ان کا عادی بن گئیں۔

۱۔ والدین کا حق

خواتین کا سب سے بڑا اور اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ وہ بچے کو والدین کے حقوق سمجھ میں دے والدین کے ساتھ حسن سلوک، اطاعت و فرمانبرداری، اچھا برہنہ، ان کی خدمتہ داران کا خیال رکھتے، ان کے ساتھ زور سے بات نہ کرنے اور دیگر عرصہ دہری سوچ کا خیال رکھنے کا پابند نہ کریں۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سلسلہ میں نبی کریم علیہ السلام اور مسلمان کی چند احادیث بہت اہم ہیں۔ خواتین کو پاسیے کہ یہ احادیث اپنے بچوں کو بھیجنے سے منع کرتی ہیں۔

مسلم خواتین کا یہ بھی فرض ہے کہ بچوں کو سکھائیں کہ والدین کی مافوقانی شرف کے بعد سب سے بڑا مان ہے۔

- مافوقانی میں ان کی کائنات نما، دوران کے حقوق دانا کرنا بھی شامل ہے۔

- غصے کے وقت بیٹا کا پانی صرف تیرا کا ہوں سے لینا بھی اس میں داخل ہے۔

- مافوقانی میں یہ بھی داخل ہے کہ بیٹا اپنے آپ کو باپ سے بڑا نہ سمجھے۔

مافوقانی میں یہ بھی داخل ہے کہ بیٹا والدین کے ساتھ بڑے کو برکتیے کہ ان کے احکام میں حیا ان کو۔

- مافوقانی میں یہ بھی داخل ہے کہ بیٹا احساس برتری اور خود فوجی کا شکار نہ بنے اور اپنے والد کا حق راق کرانے سے شرم نہ لے خصوصاً اسی صورت میں جبکہ بیٹا کسی بڑے سے عہدہ پر نہ ہو۔

- اگر ان کی کوئی بات اپنے بندہ کو اس پر ناگوار کی جائے تو اس کا نظیر نہ کرنا۔

- ان کے ساتھ ہر وجہ سے حسن سلوک۔

- ان سے پہلے جو کچھ شروع نہ کرنا۔

- برقی ٹکیوں سے نہ پہننے سے نہ کھانا۔

- ان کے ساتھ نہ لڑائی چھیڑائی نہ جھگڑنا۔

- اگر وہ شے کسی عورت کی اجازت سے پہننے یا کھانے سے پہننے سے پہننا۔

- ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کا مراسم اور ان سے امتیاز معلوم کرنا اور ان کی رشتہ

شیں بھی اور ان کے مراسم کے ساتھ جاننا۔

- اس کے نکاح کے بعد جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے۔

- والدین سے اپنے مال کا قصصہ ان کی وقت سے بعد اس لیے نہ اٹھانے سے

بے خبری نہ ہونے سے۔

”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“ (نساء ۱۳۱)

”ایک عورت دوسری عورت کی بوجھ سے نہیں بوجھ جائے۔“

”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“

۲- رشتہ داروں کا حق۔

”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“

”ایک عورت دوسری عورت کی بوجھ سے نہیں بوجھ جائے۔“

”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“

”ایک عورت دوسری عورت کی بوجھ سے نہیں بوجھ جائے۔“

”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“

”ایک عورت دوسری عورت کی بوجھ سے نہیں بوجھ جائے۔“

والدین پر یہ فہمداری خاندانوں کے ہے کہ دو بیٹوں کے سامنے قطع رحمی (رشتہ داروں سے تعلق شتم کروینے یا بدسلوکی کرنے) کے وبال اور اس پر جو پرہیزگار محبت ہوتے ہیں ان کو بیان کریں۔ اسی طرح ان کو وہ فائدہ بھی بیان کرنے چاہیے جو سلسلہ رحمی اور رشتہ داروں کے حقوق کو ان کے پر حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ پڑوسی کا حق:

ان کے حقوق کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے ان میں سے پڑوسی کا حق بھی ہے۔ لیکن پڑوسی کون ہے؟ ہر وہ شخص جو چالیس گھر تک، اسی میں، پر چھ پڑوس میں رہتا ہو۔ یہ سب کے سب آپ کے پڑوسی ہیں ان سب کے آپ پر کچھ حقوق ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن آپ سے پوچھا جائے گا۔

اسلام کی فکر میں پڑوسی کے حقوق کے متعلق چار بنیادی اصول ہیں۔

(۱) انسان پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

(۲) اگر کوئی شخص پڑوسی کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہوئے ہے۔

(۳) اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

(۴) اس کی بدعزاجی اور اگھڑپن کے بدلے میں برابری و برتری سے کام لے۔

پڑوسی کے حقوق کے سلسلہ میں ان اہم بنیادی اصولوں کو دو چیزوں کے بغیر بچے میں پیدا نہیں کیا جاسکتا:

۱۔ سب مواقع پر دینی قواعد و ضوابط کو یہ چار باتیں مختلف انداز سے سمجھنا۔

۲۔ پڑوسیوں کے جو بچے ہم عمر ہیں ان کے ساتھ میں بول رہتے وقت ان اصولوں پر عمل کروانا۔

۴۔ استاد کا حق:

بچے کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ استاد کے احترام و اکرام اور اس کے حقوق ادا کرنے کا عادی بنے، تاکہ بچے میں وہ عظیم معاشرتی ادب پیدا ہو جو اسے اپنے استاد و مرشد کے حقوق ادا کرنے کا عادی بنائے اور خصوصاً جب کہ معلم نیک و متقی اور اخلاق و کمالات میں ممتاز ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کے اکرام اور اساتذہ کے احترام کے سلسلہ میں جو ہدایات دی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

⑤... شاگرد کو چاہیے کہ وہ استاد کو عظمت و احترام کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو کامل سمجھے۔ اسی صورت میں اس سے استفادہ ہو سکتا ہے۔

⑥... شاگرد کو چاہیے کہ معلم و استاد کے حق کو پہچانے اور اس کے مرتبہ و مقام کو یاد رکھے۔ اساتذہ کے لیے ساری زندگی دعا کرتا رہے۔ ان کے انتقال بعد ان کی اولاد و رشتہ داروں اور ان کے دوستوں کا خیال رکھے۔ ان کی قبر پر حاضری دیا کرے۔ ان کے لیے استغفار اور ایصالِ ثواب کیا کرے۔ ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کیا کرے۔ علم اور اخلاق میں ان کی پیروی کرے اور ان کے طور طریقوں کو قابلِ تقلید مثال سمجھ کر اپنائے۔

⑦... طالب علم کو چاہیے کہ اپنے استاد کی سخت مزاجی کو برداشت کرے اور اس کی وجہ سے ان کی خدمت میں رہنے اور ان سے استفادہ سے محروم نہ رہے۔ استاد کی ناراضگی پر طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی پر معذرت پیش کرے، توبہ کرے اور استاد کے غصہ کا سبب اپنے آپ ہی کو سمجھے۔ ایسی صورت میں استاد کی محبت برقرار رہے گی، اس کا دل خوش رہے گا اور طالب علم کو بھی دین و دنیا اور آخرت کے فوائد حاصل ہوں گے۔

یہ دکان دین کا تجربہ ہے کہ: ”جو شخص بھی تعلیم حاصل کرنے میں صبر و تحمل سے کام نہیں لے گا وہ ساری عمر جہالت کی تاریکی میں گزارے گا اور جو اس سلسلے میں صبر و تحمل سے کام

لے گا وہ دنیا و آخرت میں عزت حاصل کرے گا۔“

⑤۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنے استاد کے سامنے نہایت تواضع اور احترام سے بیٹھے۔ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ رہے اور باضرورت دائیں یا بائیں آگے پیچھے نہ دیکھے۔ ہر اس حرکت سے بچے جو وقار اور ادب کے خلاف ہو۔

⑥۔ طالب علم کو چاہیے کہ استاد کے پاس اچھی دینت اور صاف ستھرے کپڑوں میں حاضر ہو، خصوصاً اگر درس یا بیان ہو تو اور بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

یہ دو اہم آداب و اخلاق ہیں جو بچے کو اپنے والدین سے حاصل کرنے چاہئیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچے کی اخلاقی و معاشرتی تربیت کو علمی و ثقافتی تعلیم پر مقدم رکھیں۔ جیسا کہ مشہور ہے: ”اخلاق اور آداب کی تربیت علمی اور فنی تربیت سے زیادہ ضروری ہے۔“ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانے کے مسلمان اپنے بچوں اور شاگردوں کو تعلیم سے زیادہ ادب سکھانے اور باادب بنانے کا اہتمام کرتے تھے۔

۵۔ ساتھی کا حق:

ایک ساتھی اور اچھے دوست کے انتخاب کا بچے کی تربیت اور اخلاق پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ عربی کی مشہور کہات ہے: ”تم مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ تم کون ہو بلکہ مجھ سے یہ پوچھو کہ تم کس کے ساتھ اچھے بیٹھے ہو؟ اس سے تم مجھے پہچان لو گے کہ میں کون ہوں؟“

اس لیے والدین پر لازم ہے کہ بچے کے لیے اچھے ساتھیوں کا انتخاب کریں اور خصوصاً جب بچہ سمجھدار ہو جائے تو اس کے لیے اس کی عمر کے ایسے نیک ساتھی دیکھنے چاہئیں جن کے ساتھ دواٹھے بیٹھے، کھیلے کوئے، پڑھے لکھے اور ان سے ملنا جانا کرے۔ جب وہ کامیاب ہوں تو انہیں تحفہ تحائف پیش کرے۔ اگر وہ ضرورت مند ہوں تو ان کی مدد کرے۔ بیمار ہوں تو عیادت کرے۔ ایسے مواقع فراہم کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچہ فطری طور پر شریعت کے

مطابق تربیت چاہے گا، اور مستثنیٰ میں وہ ایک ایسی متوازن اور فعال شخصیت بنے گا جو دوسرے انسانوں کے حقوق اس حد تک سے ادا کرے گا جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جس کا اسلام حکم دیتا ہے۔

۶۔ بڑے کا حق :

بڑے سے مزاج و شخصیت جو آپ سے عمر میں بڑا ہو، علم میں بڑا ہو، دین و تقویٰ میں زیادہ ہو، نوکروں کو عزت میں آپ سے بڑھ کر ہو۔

بڑوں کے احکام کے سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار نکات ارشاد کئے ہیں :

- بڑے کو اس کی حیثیت کے مطابق احترام دینا

- تمام کاموں میں بڑے کو مکمل بحقوق دینا

- پھولوں کو بڑوں کی پے درپے سے ڈرانا

- بڑے کے استقبالیے کے لیے کھڑے ہونا

- بڑے کے ہاتھ چومنا

بڑوں کے حقوق کے حوالے سے یہ دو اہم اور بنیادی امور ہیں جنہیں اسلام نے سخت دیکھا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ انہیں کو ان کا عہدہ دینی نہ دیں اور ان کی تلقین نہ کرتے رہیں تاکہ بچہ اپنے ہی سے بڑوں کے احکام اور مہر و سیدہ انہوں نے ادب و انکسار میں عادی بن جائے۔

تیسری چیز - معاشرتی آداب کی پابندی :

بچے کی معاشرتی تربیت کے سلسلے میں اسلام نے ان قواعد کو ضروری کیا ہے، ان میں سے یہ بھی ہے کہ بچہ نوشراف ہی سے معاشرتی آداب کا عادی بنایا جائے تاکہ بچہ جب ماسی

نور سے لکھ کر اور نیوی کی لڑائی کی حکمتیں کا سامنا کرے تو دوسروں کے ساتھ اس کا برتاؤ نہایت اچھا اور بھلاہو، وہ انہیں دیکھ کر ہرگز رنج نہ ہوگا۔

پتلی کی وہ شرتی تربیت کے لیے اتنے دقیق و طرز آداب کی تربیت دینی چاہیے:

۱- کھانے پینے کے آداب ۲- سلام کے آداب

۳- ایازت و ادب کرنے کے آداب ۴- مجلس کے آداب

۵- بات چیت کے آداب ۶- طمان کے آداب

۷- بیچنے اور خریدنے کے آداب

۱- کھانے پینے کے آداب:

- کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اور حق نہ

کھانے کے شرع و عرفی احکام میں مستحق و نامستحق پر ملاحظہ

کھانے کی جو چیزیں حلال و حرام ہیں ان پر عمل کرنا

- ۱۰ انہیں ہاتھ نہ لے کر اور اپنے ہاتھ سے نہ

- ایسا کرنا کہ

- اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس سے پہلے کھانا شروع نہ کرنا

نعمت کی قدر کرنی اور زمین نہ کرنا

- کھانے کے وقت اور بعد میں پاؤں سے لیے جانے والے

پینے کے آداب اور ان میں سے

- اگر اللہ چاہے تو کھانا کھانے کے بعد نہ

میں سانس میں لینا

بلکہ ہاتھ میں لے کر کھانا کھانے کے بعد کھانا کھانا کرنا

- کھائے پینے کی چیز میں پھر تک نہیں، رہتی چاہیے

- بیٹھ کر کھانا چاہیے

- سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال منع ہے

- پیٹ کو خوب بھرنا درست نہیں

۲- سلام کے آداب :

- بچے کو سلام کے الفاظ اور معانی کا طریقہ سکھانا

- بچے کو اس طرح سے سلام کرنے سے روکنا جس میں غیر مسکینوں کے ساتھ

مشابہت ہوتی ہے۔

- ماں باپ کو چاہیے کہ وہ بچوں کو سلام کرنے میں خود کس کرین

- بچے کو سکھایا جائے کہ سلام کرنے میں کس کو مانست ہے اور سلام کا جواب یہ

واجب ہے۔

۳- اجازت مانگنے کے آداب :

کسی کے گھر، دفتر وغیرہ میں بغیر اجازت نہ جانا چاہیے۔ اجازت طلب کرنے کے بھی

دکھ آداب ہیں جو ترتیب سے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں

پہلے سلام کرے پھر اجازت طلب کرے۔

- اجازت طلب کرتے وقت اپنا نام بتانا چاہیے۔

- اجازت تین مرتبہ طلب مانگی جائے۔ اس کے بعد نفرت مانا چاہیے۔

- بہت زور سے دروازہ نہیں کھٹکھٹانا چاہیے۔

- اجازت طلب کرتے وقت دروازے سے ایک طرف لوہٹ جانا چاہیے۔

- اگر صراحتاً اس وقت ملاقات نہ کر سکتا ہو تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔

۴۔ مجلس کے آداب:

مجلس کے بھی کچھ آداب ہیں جو بچوں کو سکھانے چاہئیں اور ماں جب بچوں کو یہ آداب سکھادے تو اسے چاہیے کہ وہ سمجھتی رہے کہ بچے ان پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں؟ وہ آداب یہ ہیں:

- مجلس میں جانے تو سلام کرے۔

- میزبان جس جگہ بٹھائے اسی جگہ بیٹھ جاتے۔

- لوگوں کے ساتھ بیٹھتے۔ درمیان میں جا کر نہ بیٹھتے۔

- دو افراد کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھتے۔

- منے آنے والے کو چاہیے کہ اسی جگہ بیٹھ جائے جہاں آخری آدمی بیٹھا ہوا ہو۔

- قریب میں اگر کوئی تیسرا فرد موجود ہو تو وہ آدمیوں کو سرگوشتیوں میں بات نہیں کرنا چاہیے۔

- اگر کوئی شخص عارضی طور پر مجلس سے اٹھ کر چلا جائے اور پھر مجلس میں واپس

آجائے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ حقدار ہے۔ کسی اور کو وہاں نہیں بیٹھنا چاہیے۔

- مجلس سے جاتے وقت اجازت طلب کرنی چاہیے۔

- مجلس کے آخر میں فضول باتوں کے کفارہ کی دعا پڑھنی چاہیے۔ جو یہ ہے:

"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" (۱)

۵۔ بات چیت کے آداب:

خواتین کو چاہیے بچپن سے ہی اپنے بچوں کو بات چیت کے آداب بتائیں۔ بات چیت کے آداب گفتگو کا طریقہ اور جواب دینے کے اصول و بنیائیں کرائیں تاکہ بچہ جب بڑا ہو تو وہ یہ جانتا ہو کہ لوگوں سے کس انداز سے بات کی جاتی ہے؟ اور کس طرح گفتگو سے

لوگوں کا دل مود لیا جاتا ہے!

گفتگو کے کچھ آداب ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں:

- صاف ستھری زبان میں گفتگو کرنا

- آرام آرام سے ختم ٹھہر کر گفتگو کرنا

- لوگوں کی سمجھ بوجھ کے مطابق بات چیت کرنا

- ایسی گفتگو کرنا جو نہ بہت مختصر ہو اور نہ بہت طویل

- گفتگو کرنے والے کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر اس کی بات سنانا

۶- مزاج کے آداب:

اسلام مسلمان کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ دوسروں سے خود بھی مانوس ہو اور دوسروں کو بھی اپنے سے مانوس بنائے۔ وہ خوش اخلاق، خوش طبع، خند و پیشانی سے ملنے والا، اچھا سلوک اور بہترین برتاؤ کرنے والا ہوتا کہ جب وہ لوگوں سے ملے ملے تو وہ اس کی طرف کھینچیں اور اس سے مانوس ہوں۔

مزاج و دل گلی کے بھی کچھ قواعد و آداب ہیں مثلاً:

- بہت زیادہ مزاج نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی حدود سے تجاوز کرے۔

- مزاج میں کسی کو تکلیف، کسی کی بے عزتی یا تو جین نہیں ہونے دینا چاہیے۔

- مزاج میں جھوٹ اور غلط بات سے بچنا چاہیے۔

۷- چچینک اور جمائی کے آداب:

- چچینکے والے کا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنا اور سننے والے کا جواب میں "یٰرَ حَمْدُکَ اللّٰہ" کہنا۔

- اگر چچینکے والا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" نہ کہے تو اس کا جواب نہ دیا جائے۔

- چچینک کے وقت منہ پر ہاتھ یا رومال رکھ لینا چاہیے اور جب تک نہ کہے آواز کوڑھانا چاہیے۔

- تین مرتبہ چھینک آنے تک جواب دینا (اس کے بعد جواب نہ دینا چاہیے)

- تحیر مسلم کو چھینک آنے پر "یُفْهِدُكُمْ الْمَلَكُ" کہنا چاہیے۔

جمائی کے آداب درج ذیل ہیں:

- جہاں تک ہو سکے جمائی کو دیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر والے ہونٹ کے

دائیں کنارے کو نیچے دانتوں سے دیا لیا جائے۔

- جمائی آتے وقت منہ پرالٹے ہاتھ کی پشت رکھ لی جاتی ہے۔

- جمائی کے وقت آواز نکالنا مکروہ ہے۔

.....

یہ وہ اہم معاشرتی آداب تھے جو ایک طویل زمانے تک مسلمان معاشرے میں موجود رہے۔ جب مسلمانوں کی اپنی حکومت، اپنی بادشاہت اور اپنا تشخص تھا۔ اس وقت مسلمان حکمران یہ آداب لازم قرار دیا کرتا تھا اور وہ خود یا اس کے مقرر کردہ لوگ اس بات کی نگرانی کرتے تھے کہ کون ان پر عمل کر رہا ہے اور کون کوتاہی کر رہا ہے؟ یہ وہ دور تھا جس میں لوگ مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو اسلام کو ان کے عادات و اخلاق میں عملی شکل میں موجود پاتے تھے، اسلام ان کے طور طریقوں، حالات، لین دین اور دیگر معاملات میں نمایاں نظر آتا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ لوگ دل سے اسلامی اخلاق اور عدل و انصاف کے گرویدہ ہو جاتے تھے اور خوشی خوشی اسلام قبول کر لیتے تھے۔

یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اہم باتوں کی طرف اشارہ کرتے چلیں:

نوٹ: جن معاشرتی آداب کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے، ان کا اہتمام اسلام اور مسلمانوں کے سوا کسی مذہب نے نہیں کیا۔

سب: یہ آداب اس بات کی علامت ہیں کہ اسلام ایک ایسا عظیم الشان اور کامل دین ہے جو تمام انسانی معاشروں کی اصلاح کے لیے بھیجا گیا ہے۔ وہ صرف چند عبادتوں کا نام،

دنیا سے الگ تھلگ رہنے والوں کا قانون کا تہذیبی دین یا نام کا مذہب نہیں ہے۔
چوتھی چیز - اچھائی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا:

بچے کی کردار سازی اور معاشرتی تربیت کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ بچے کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ گرد و پیش پر نظر رکھے اور موقع بہ موقع ضرورت کے مطابق تنبیہ و اصلاح کرتا رہے اور جن کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے یا جن کے ساتھ اس کا میل جول ہے ان کی خیر خواہی اور اصلاح کے لیے کوشاں رہے اور جس شخص میں بگاڑ یا خرابی ہو اس کو نرمی اور خیر خواہی کے ساتھ نصیحت کرتا رہے۔ اس کو ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر“ کہتے ہیں۔ یہ اسلام کے ان بنیادی قواعد میں سے ہے جو عوام کے دین کی حفاظت، امت اسلامیہ کے عالمی کردار کے تحفظ اور اعلیٰ اخلاق کی حفاظت کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

امت مسلمہ کو ایسی ماموں کی تحت ضرورت ہے جو حقیقت پسند اور فرض شناس ہوں۔ جو بچے کے ہوش سنبھالتے ہی اس میں جرأت و شجاعت اور حق گوئی کی صفت پیدا کر دیں تاکہ بچہ جب اس عمر کو پہنچ جائے جس میں نصیحت و خیر خواہی کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ مددگی سے اس فرض کو انجام دے سکے۔ وہ اسلام کا داعی اور برائیوں کو ختم کرنے والا بن جائے۔ اس حوالے سے اسے نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا ہو اور نہ کوئی ظالم و جاہل اسے کلمہ حق کہنے سے روک سکے۔

۷۔ جنسی تربیت کی ذمہ داری:

بچہ جب ان معاملات کو سمجھنے کے قابل ہو جائے جو جنس سے تعلق رکھتے ہیں اور شادی اور انسانی خواہشات سے متعلق ہیں تو بچے کو ان امور کے بارے میں بنیادی شرعی مسائل سمجھا دیے جائیں تاکہ جب وہ جوانی کی عمر کو پہنچ کر زندگی کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہو تو اسے حلال و حرام کا علم ہو۔ وہ شہوت کے پیچھے پیچھے نہ دوڑتا پھرے اور آزادانی و بے راد

روٹی کا ٹکڑا نہ دیا جائے۔

اس حوالے سے جن باتوں کا اہتمام کرنا چاہیے وہ یہ ہیں:

۱۔ سات سال سے دس سال تک کی عمر سے ہوشیاری اور سمجھداری کا زمانہ کہا جاتا ہے، اس میں بچے کو کسی کے گھر و غیرہ جانے کی صورت میں اجازت طلب کرنے اور ادھر ادھر دیکھنے (نظر کی حفاظت کرنے) کے آداب سکھا دیئے جائیں۔

۲۔ دس سے پندرہ سال کی عمر جسے "قریب البدل" کی عمر کہا جاتا ہے اس میں بچے کو ان تمام چیزوں سے دور رکھنا چاہیے جو عین حیا و بھروسے والی ہوں۔

۳۔ بالغ ہونے کے بعد جو زمانہ جوانی کا کہلاتا ہے اس میں اگر بچے کی فوری شادی نہ کر سکیں تو اسے پاکدامنی کے آداب و قواعد بتا دیئے جائیں۔ اگر اس کی شادی تیار ہو تو اسے عین روایت کے ضروری آداب و ادکام بتا دیئے جائیں۔

۴۔ اور آخری بات یہ کہ بچہ جب شہور کی عمر کو پہنچ جائے تو کیا عمل کر اس سے یہ باتیں کر لینی چاہئیں؟

یہاں ان چاروں مراحل کو ترتیب سے بیان کیا جائے گا تاکہ والدین کو معلوم ہو کہ ہمارے عظیم دین نے تربیت کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا اور تاکہ والدین تربیت و رہنمائی کے سلسلے میں اللہ کی طرف سے دی گئی ذمہ داری اچھی طرح سے انجام دے سکیں۔

ذیل میں ان چاروں کو ترتیب سے مرحلہ وار ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۱) اجازت طلب کرنے کے آداب:

بچوں کو ان اوقات میں گھر والوں کے پاس جاتے وقت اجازت طلب کرنے کے اصول بتا دیئے جائیں جن اوقات میں مرد و عورت ایسی حالت میں ہوتے ہیں جس میں وہ کسی چھوٹے بچے کو بھی سامنے آنے و جانے نہیں چاہتے۔

ان آداب کو قرآن کریم کے نہایت وضاحت سے بیان فرمادیا ہے جس کے مطابق بچوں اور نوجوانوں کو تین اوقات میں اندرتائے گے لیے اجازت لینا ضروری ہے۔
۱: نماز فجر سے پہلے اس لیے کہ لوگ اس وقت عام طور سے سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔
۲: دوپہر کے وقت اس لیے کہ بعض مرتبہ اس وقت بھی انسان اپنے مختصر سے لباس میں آرام کر رہا ہوتا ہے۔

۳: عشاء تک نماز کے بعد اس لیے کہ یہ وقت بھی آرام اور سونے کا ہوتا ہے۔
بچے کو ان اوقات میں کمروں کے اندر جانے کے لیے اجازت طلب کرنے کا اس لیے پابند کیا گیا ہے کہ کہیں بچہ اپنا تک بزدوں کو ایسی حالت میں نہ دیکھ لے جس میں وہ بچے کے سامنے نہ پندہ نہیں کرتے اور اس سے بچے کے ذہن پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔
لیکن جب بچہ بالغ ہو جائے تو ایسی صورت میں تربیت کرنے والوں کو چاہیے کہ اسے ان تین اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کے آداب سکھائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
”وَإِذَا سَأَلَكَ الْعِبْدُ عَنْ مُلْكِهِمُ الْمَحْلُومَ، فَلْيَسِّرْ لَهُمْ، كَمَا اسْتَأْذَنَ الدِّينَ مِنْ قَلْبِهِمْ“ (النور: ۵۹)

”اور جب تمہارا بند اس کے پوچھنے کو پہنچ جائے تو وہ بھی اسی طرح اجازت لیا کریں جیسے ان سے پہلے بالغ ہونے والے اجازت لیتے رہے ہیں۔“
(۲) بچے کو جنسی جذبات ابھارنے والی چیزوں سے دور رکھنا:

بچوں کی تربیت کے ماہر علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ بولہوت کے قریب قریب کا زمانہ انسانی زندگی کا خطرناک ترین دور ہوتا ہے۔ اس لیے اگر والدین یہ سمجھ لیں کہ انہیں عمر کے اس حصے میں بچے کی تربیت کس طرح کرنی ہے؟ اسے آزاد اور خراب ماحول سے کس طرح دور

رسولہ القلم پینے بجے بنی اخلاقی، مذہبی و سیاسی اصلاح اور شاہکار ادبی شہریت کا نمونہ بن گئے۔

وہابیہ نے جدوت بجا کر اے اور شہر کو شیعہ امت ایسا ہے والی چیز اس سے بھی ہر...

نصفه نصفه دے۔ البتہ اس میں عروقہ و عرقہ اور شہدہ ہے۔

”والمضرب بالخضرة عندي خير مني، ولا يبدى بنتي إلا العرائس

أولاً نفس وأما بعد ذلك أو أباي
والضلع الذي له بطون وعنى

محوریت الکترونیک: ۳۱

”اور مسلمان خواتین بھی اور حضوں — آٹھ اے — یہ لوگ یہاں سے ہیں۔“

اور انی چاہئے اور تہی نہ ہو کہ جو سید اپنے کلمہ والے سے کہتا ہے کہ

شہزادہ محمد علی شاہ نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کی خدمت میں یہ بات عرض کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات تمہاری طرف سے نہیں آتی۔

دو ایک سو دو سو تے تیرے تھم۔ آٹھ سو تھم۔

توڑنے والے کو توڑ دینا ہے۔

نے میرا یہ سب کچھ دیکھا ہے اور اس نے مجھے بتایا کہ میں اپنے دوستوں سے مل کر ان کے پاس جاؤں۔

Abstract—The purpose of this study was to determine the effect of a 10-week training program on the heart rate (HR) and heart rate reserve (HRR) of sedentary middle-aged men. The subjects were 15 men, 40 to 50 years of age, who were sedentary and had no cardiovascular disease. They were randomly assigned to a 10-week training program or a control group. The training program consisted of 30 minutes of aerobic exercise, 3 times per week. The control group did not exercise. The HR and HRR were measured at rest and during maximal exercise at the beginning and at the end of the 10-week period. The results showed that the training program significantly increased the HR and HRR of the subjects. The HR increased from 72 to 80 beats per minute, and the HRR increased from 28 to 36 beats per minute. The control group showed no significant change in HR or HRR. The results suggest that a 10-week training program can improve the cardiovascular fitness of sedentary middle-aged men.

[illegible]

شماره ۱۰۰ - فصلنامه علمی - پژوهشی - شماره ۱ - سال شانزدهم - زمستان ۱۳۹۴

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

تتمتع بالاعتماد على النفس في العمل

"...and I am not alone."

”جب بچے سات ماہ کے ہوئے تو انہیں شہداء محمدیہ روڈ پر من مہاں کے
 یوہ میں لے کر آجھانے پر روانہ کیا گیا۔ ان کے ساتھ علی محمد و سعید

اسی سے یوتیوبی لکھنے والے والدین ان کے پڑاوت ہیں کہ بچے جب اس عالم کے
لوگوں میں جاتے ہیں تو ان کے ساتھ وہ لکھنے والے والدین کے ساتھ جاتے ہیں کہ یہ لکھنے
والے والدین سے وہ لکھنے والے والدین کے ساتھ جاتے ہیں کہ یہ لکھنے والے والدین سے ان
کے لکھنے والے والدین کے ساتھ جاتے ہیں کہ یہ لکھنے والے والدین سے ان

خداوند پر ایمان کہ جس سے یہ شورش پیدا ہو جائے گی وہ بدبخت ہے اور بدبختی کے
تواریخات پھر کائنات والی چیز ہے۔ اور اس کے بعد یہ کہ وہ بدبختی کے چال میں نہ پڑے اور بدبختی
کے برصوں میں نہ آئے۔ اور ان کی بدبختی کے لئے نہ پڑے۔ اور بدبختی کے لئے نہ پڑے۔
اور ان کے لئے نہ پڑے۔ اور ان کے لئے نہ پڑے۔ اور ان کے لئے نہ پڑے۔ اور ان کے لئے نہ پڑے۔

۱. شخصی زنی ۲. شخصی مردی

۱. فصلی شمرانی

[illegible]

یہ تو اس کی عمر ہے۔ یہ وہ ہے جسے ہم نے ایک قرآن مجید میں پڑھا تھا۔
میں کہتا ہوں کہ اس کے پاس ہے اور کچھ نہیں ہے۔ وہ وہاں ہی ہے۔ اس کے پاس
نہیں ہے۔ یہ ہے کہ اس کے پاس ہے۔

⑤ ان میں سے کچھ نئے واپس آئے ہیں جو ان سے وقت پر ملتے ہیں۔

خواب رہے اور آوازوں نے اپنی گلی میں چکا چرتے چاروں دیو تختیوں میں سے ہاں و
 نہ ہونے کے لئے۔ قرینہ اور صحت سے لیسے نیکے وان کی مہینوں سے دور رہے اور اپنے ہی
 اپنی قرینہ اور صحت سے لیسے نیکے وان کی مہینوں سے دور رہے۔

۲۔ گلابی گلابی

انہی گلابی گلابی قرینہ کی طرح تھیں اور انہی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 یہ گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی

۱۔ گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی

ان گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی

۲۔ گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی

گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی
 گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی گلابی

21-5

میں باپ و بی بی ہیں۔ چپے سے وہ سبوں پر زلی نکلے جس سے وہ بے برقی صہرت ہے۔
 بی بی میرا نکلا ہے دیکھ کر نے والی بی بی میں۔ جب سے لیا وہ نکلا ہے۔ چپے سے۔ وہ سب
 اور بی بی صہرت ہے۔ ٹھیک سے۔ اور جب وہ نکلا ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں
 اور یہ وہ خلیق ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔
 رات بھر وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں
 کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔
 وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔ وہ سبوں کی تاروں سے متعلقہ ہے۔

نئی برآمدگی میں یہ امر کے راجے کے مطابق اس وقت کے انتخاب میں اختیار کیا گیا
جس میں بہت سے لوگوں نے اسے اس وقت میں اختیار کیا اور اسے اس وقت میں اختیار کیا

اُمیر، علی دین محمد، قیصر احمد کو بیعت

”اے اللہ! اپنے رسول سے عورت پر رحم فرما، جس نے اپنے تئیں بچا کر لیا۔“

۶۔ غوربوں اور مرہٹوں نے بنگالوں کا اسباب

اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ یہ سب باتیں کونسی قوم نے کہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں ان کے عقائد کے مطابق ہیں جو ان کے عقائد کے مطابق ہیں۔

میں نے اس سے کہا کہ میں اس کے لئے ایک اور کام کرنا چاہتا ہوں۔

[illegible]

۹۔ یہی مکتوبات اس کی اس بنی شدہ "جگہ" میں مکتوب سے ہوا ہوتا ہے اور پتہ پتہ ہے۔
پتہ پتہ ہوتا ہے۔

④ نقشہ ہے، جہم سے برا سمجھتے ہوئے، جس کا کہتی امرات و امرا، بیجاں بیجاں کہیں اور۔
- برا سے برا ہوئے ہیں۔

۱۰۔ بغیر دہائیہ سے جو شخص کسی شے کے بارے میں سچا بیان کرے، اسے دہائیہ نہیں کہتے۔

۱۰۔ ان چھ فیملیوں کو ان کے ذمہ دار چھ راتوں کے دوران ان کے گھر بھیج دیا گیا۔

۵۰ ایہی الخرب اوجس ن قوی پیرا پیرا قوی نے تہ اند میں صحت شباب شباب اور
رحمہ نہ ہونے ملاقاتی ہوتے ہیں۔

۱۰۔ ایسے منہ پر مرقع خیر لکھ کر دیا جویں کہ جس نے یہ منہ لکھواتا وہ عاقبت سے
میرزا سے پہنچاں کہ عموں کو جو مرقع لکھ کر دے، ان کو عاقبت اللہ شہادت سے جیتے ہوئے
دے گا۔

ان — جاہلوں کی بہت سے شخصیات ہیں جنہوں نے ان کی اصلاحی و علمی خدمتوں کے لئے

مغرب میں پختی آزمائی ہو۔ آپ کو اپنی کاروباری کامیابی کے بعد کوئی کامیابی نہیں ملے گی۔

۱۔ امامی محدثین نے اس حدیث کا نام لے کر کہا کہ یہ حدیث صحیحہ ہے، مگر اسے اللہ و اہل البیت پر اجماعاً
حرم دینی اور اخروی نقصانات۔

اور سب سے قہری بات یہ ہے کہ ایسے توحیدان جو اللہ ہی پر ایمان رکھتے ہیں ان سے نہ
ہے اور شریعت و فقہ میں نہ ہے اس لیے آپ کو نہ لے کر وہ ایک پورا جہاں میں ہر جگہ موجود ہوتا
ہے جن کو کئی مرتبہ سنی علماء نے علمائے اہل سنت میں موزنی سے بیان فرمایا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اِنَّمَا تَحْتَمِلُ وَالرِّسَالَةُ اِذَا كَانَ اَرْبَعُ حَسَنَاتٍ يَدْخُلُ فِيهَا الْوُضُوءُ، وَيُغْطِى
الرِّجْلَانِ، وَيَسْحَطُ الْمِرْحَمُ، وَيَسْبُ الْخُلُودُ فِي الْمَاءِ“^۱

”قرآن سے چار باتیں ہیں۔ اس میں پڑھا، دھس پانی چلتی ہیں چار۔ یعنی رونق قرآن
تو چلتی ہے، رقی رسمہ چلتا ہے، اللہ کا ریشہ چلتا ہے اور یہ نام چاروں میں آگے میں پیش
ہے چار میں سے چار۔“

اور ان کا ترمذی تصحیح یہ بھی ہے کہ ترمذی اس حدیث کا مرقع ہے قرآن و ایمان و ایمان نے
اور اسے سب اٹھایا کرتے ہیں۔ چنانچہ امام بخاری و امام نسائی و امام مسلم و امام ابوداؤد
اور ترمذی میں اس حدیث کے اس طرح کے اسناد و فراموش

”لَا يَزَالُ الْقُرْآنُ حَتَّى يَرْتَدَّ وَهُوَ مَوْصِلٌ“^۲

”قرآن اس وقت تک رہتا رہتا ہے کہ اس وقت تک کہ اس کا موصِل نہیں ہوتا۔“

اور ان کا آخری حوالہ ہے اقبال ستائیں اور محققان یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں قرآنی آیات و
اثر ہے جو چاہے قرآن کی حالت میں رہا ہے قرآن کے بارے میں قرآنی آیات سے ہے۔ اس و

۱۔ صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۷۲۹۶

۲۔ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۲۴۹۵

دن کا عذاب دے گا۔ سورہ فرقان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَالذِّبْنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا يَزْنُونَ، وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ الْإِثْمَ يَصْغَفُ لَهُ الْعَذَابُ بِرُبِّهِ الْقِسْمَةِ، وَيُخْلِفْ فِيهِ مِقْدَارًا“ (الفرقان: ۶۸، ۶۹)

”اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس جان کو اللہ نے حرمت بخشی ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ دوزخ کرتے ہیں۔ اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا، اسے اپنے گناہ کے وبال کا سامن کرنا پڑے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھا دیا جائے گا اور دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔“

اس بے حیاتی کے کام کی وجہ سے یہ خطرناک اور بڑے نقصانات ہوتے ہیں جو صحت کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور اخلاق کو بھی، جسم کے لیے بھی ضرر رساں ہیں اور عقل کے لیے بھی، خاندان اور معاشرے کو بھی برباد کرتے ہیں اور معیشت و اقتصادیات کو بھی۔

لہذا اگر بچے کو بچپن ہی سے ان نقصانات سے ڈرایا جائے اور یہ خطرناک نتائج اسے سمجھا دیے جائیں تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ اپنے کردار میں پاکبازی اور پاکدامنی پیدا کرے گا اور گناہوں سے بچے گا۔ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے گا اور اپنی فطری خواہش اسلامی طریقے کے مطابق صرف اور صرف کلام سے پوری کرے گا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک پر عمل کر سکے۔

”يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ، فَلْيَنْزِلْ“^(۱)

”اے لو جوانوں کی بنامت اہل قلم میں سے جو شخص شادی کے اخراجات برداشت کر سکتا

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ

مِنْكُمُ الْبَاءَةَ، فَلْيَنْزِلْ ج: ۶۷۷

[illegible]

۳۰۰ احکامات و عقوبات

[illegible][illegible]

اسے ادا کرتا مرنے والی ہوتی تو یقینی مطلقاً کہ وہ اپنے پیارے شہر کے لیے مرنے کی طرف تھکتا ہوا اس زمانہ پر اپنے گھر کے آگے اپنی امانت داری کے لیے ہر قسم کی قربانیوں کو قبول کرے گا۔ وہ جو کہ وہ اپنے بچوں کو سہارا بن کر کھڑے ہوئے۔ چاروں طرف سے ہاتھ لگاتے ہوئے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسے اس کا اپنے بچوں کے لیے ہر قسم کی قربانیوں کو قبول کرے گا۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسے اس کا اپنے بچوں کے لیے ہر قسم کی قربانیوں کو قبول کرے گا۔

میں نے کہا کہ:

سے محفوظ رہے گا اور ان رسالوں یا ناولوں کے پڑھنے سے حق جانے کا جو جذبات انگیز، پہچان خیز اور قشعہ ہوتے ہیں۔

دیکھ بھال کی وجہ سے بچے گمراہ عقائد اور غلط نظریات رکھنے والے لوگوں سے محفوظ رہے گا اور عقیدہ و فکر، کردار و اخلاق کے لحاظ سے اسلام کے ساتھ اس کی دلی محبت پیدا ہو جائے گی۔

ہمارے ربا فارغ وقت سے فائدہ اٹھانا تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب والد گھر آئے اور اپنے بیوی بچوں کے پاس بیٹھے تو فراغت کے ان اوقات میں اسے اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ بچوں کو عملی طور پر تیار کرنے اور اخلاقی اعتبار سے رہنمائی کرنے میں اپنی پوری توجہ اور صلاحیت لگا دے۔

ایسے ماں باپ کتنے اچھے ہوتے ہیں جو شام بچوں کے ساتھ گزارتے ہیں اور اپنے بیکر گوشوں کی تعلیم و تربیت کے لیے انہیں وقت دیتے ہیں۔ اللہ کے بساں اس وقت ان کو کتنا اجر و ثواب ملنا ہوگا جب وہ اپنے بچوں کے پاس ان کا سبق سننے کے لیے بیٹھتے ہیں، ان کو گھر کے لیے دیے ہوئے کام میں سے کسی چیز کو سمجھانے کے لیے وقت خرچ کرتے ہیں، ذہن سازی کے لیے انہیں کوئی قصہ سناتے ہیں، ممد و اخلاق کی طرف متوجہ کرتے ہیں یا دل لگی کی کوئی بات یا تفریح طبع کے لیے کوئی پھیلی یا قصہ سن کر بچوں کو خوش کر کے ان میں چستی اور نشاط پیدا کرتے ہیں۔

بچے کو صحیح طریقے سے زندگی گزارنے کے لیے تیار کرنے، اس کو بہترین معاشرے کی تعمیر کے لیے مضبوط ایٹم بنانے اور نیک صالح مومن معاشرہ تیار کرنے کے لیے مثالی تربیت کا درحقیقت یہی طریقہ ہے۔

ماں باپ بچے پر اس وقت کتنا غلظم کرتے ہیں جب وہ اپنے فارغ اوقات کو اپنے دوستوں کے ساتھ لایعنی باتوں میں یا ہولموں میں مجلسیں بھانے، فضول تقریبات میں

شرکت کرنے یا یہ حدودِ فتنہ کے ورہے اٹھیں، یہی معاملہ کر دیتے ہیں۔

اس ساری دل سوڑی کا خلاصہ یہ ہوا کہ وہ باپ کو چاہیے تربیت کے سلسلے میں اسلام نے جو طریقے مقرر کیے ہیں پہلے انہیں آپ خود اپنائیں، اس کے بعد بچوں کو ان کی تلقین کریں تاکہ آپ ان کے لیے بہترین نمونہ بن سکیں۔ اگر آپ یہ نہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو آپ اپنے بچوں کو یقیناً اس قائل بنادیں گے کہ وہ ایمان بھرتے دلوں، پاکیزہ دلوں اور طاقتور و صحت مند جسموں کے ساتھ محنت سے سخت ذمہ داری کے بوجھ کو اٹھائیں گے۔

اس لیے براہِ فرما۔ محترم خواتین! اپنی کوششوں میں کئی کچھ اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قدم اٹھائیے۔ اللہ آپ کی مدد کرنے کا اور آئندہ آنے والی نسلیں آپ کی محنت سے فائدہ اٹھائیں گی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ قیامت کے دن آپ کو امت کی تربیت کا پورا پورا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔

بچے کی تربیت میں موثر وسائل

مکتہ مذہبین کے سامنے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ماؤں پر غامد ہونے اور جو بڑی بڑی ائمہ و ارباب ذہن کی رہنمائی ہیں، وہ ایمانی ہوں، اخلاقی، عقلی ہوں یا جسمانی، نفسیاتی ہوں یا معاشرتی، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بچے کی شخصیت سازی کے موثر ترین ائمہ و ارباب ہیں اور مستقبل میں حسبِ والدین اپنی ان کوششوں کے نتائج دیکھیں گے اور اپنے نگاہے ہونے والے کامیابی یا ناکامی کے وقت ان شاء اللہ بہت خوش اور مطمئن ہوں گے۔

لیکن کیا ماں کے لیے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ ان کی بھلی نوا اور نرے سے بچھنے لگے کہ اس نے اپنی اُمیدوں کی پوری پوری نواہی پوری صلاحیت نکال دی یا یہ کہ اس کو حریص و مبالغہ آمیز اور اختیار کرنے چاہئیں اور ہمیشہ اعلیٰ اور معیاری ترین کی تلاش میں رہنا چاہیے؟

بالا شہد اللہ فہم پرندہ اور سمجھدار ماں ہمیشہ بھترے بہتر کی نواہی میں لگی رہے گی اور تربیت سے متعلق ایسے قواعد و ضوابط تلاش کرتی رہے گی جو عقیدہ و اخلاق کے لحاظ سے بچے کی تربیت میں موثر حیثیت رکھتے ہوں اور جن سے بچے کی نفسیاتی، معاشرتی اور جسمانی تربیت ہو سکے۔ تربیت کے مفہم و وسائل اور بچے کی شخصیت سازی اور ان کو بہترین فروہ دینے کے موثر اصول پانچ ہیں۔

۱۔ اچھے نمونے کے ذریعے تربیت ۲۔ صحیح عادات کے ذریعے تربیت

۳۔ وعظ و نصیحت کے ذریعے تربیت ۴۔ دلچسپ مثال کے ذریعے تربیت

۵۔ سزا کے ذریعے تربیت

(۱) اچھے نمونے کے ذریعے تربیت:

اچھا اور قابل تقلید نمونہ بچے کی اخلاقی، نفسیاتی اور معاشرتی شخصیت سازی کے نہایت مؤثر ذرائع میں سے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کی نظر میں اس کا سر پرست ایک عظیم نمونہ ہوا کرتا ہے۔ بچہ چال چلن میں اپنے آئیڈل کی پیروی کرتا ہے اور شعوری و غیر شعوری طور پر اس کی نقل اتارتا ہے، بلکہ اس کے شعور میں سر پرست کا کردار اور طوہ طریقے نقش ہو جاتے ہیں، چاہے اسے پتا چلے یا نہ چلے۔

چنانچہ اگر ماں بچی، امانت دار، باخلاق، شریف و بہادر اور پاکدامن ہے تو بچہ بھی سچائی، امانت، اخلاق، شرافت، بہادری اور پاکدامنی سیکھے گا اور اگر ماں جموئی، بددیانت، آزدخیال، بخیل اور بزدل ہے تو بچہ بھی جھوٹ، خیانت، آزدخیالی، بزدلی اور غفلت کی عادت اپنائے گا۔

بچے میں خیر کی کتنی زیادہ صلاحیت کیوں نہ ہو اور اس کی فطرت چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو تب بھی خیر کی باتوں اور تربیت کے اصولوں پر وہ اس وقت تک عمل نہیں کرے گا جب تک ماں کو ان چیزوں پر عمل کرتا ہوا نہ دیکھے۔ ماں کے لیے یہ نہایت آسان ہے کہ بچے کو کوئی اچھی بات سمجھاوے لیکن یہ نہایت ہی مشکل ہے کہ بچہ اس طریقے کو اپنائے جب تک کہ وہ اپنے تربیت کرنے والے اور ماں کو اس چیز پر عمل کرتے ہوئے نہ دیکھ لے۔

(۲) اچھی عادتوں کے ذریعے تربیت:

اسلام کے طے شدہ اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ بچہ فطرۃً ہی خالص تو حید اور ایمان بالغہ پر پیدا کیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے کی ابتدائی عمر اور بچپن ہی سے اسے تو حید خالص، نبوی اخلاق اور شریعت کے شاندار آداب کا عادی بنانا چاہیے۔ اگر بچے کو دو چیزیں مل جائیں: ایک شاندار اسلامی تربیت اور دوسرا نیک و اچھا ماحول تو بلاشبہ بچہ شروع ہی سے ذات باری پر مضبوط ایمان رکھے گا اور اسلامی اخلاق سے آراستہ ہو کر سیرت و کردار کی عمدہ مثال قائم کرے گا۔

(۳) وعظ و نصیحت کے ذریعے تربیت:

بچے کو دنیا کی حقیقت سمجھانے، اسے اچھے کاموں میں لگانے اور عمدہ اخلاق سے آراستہ کرنے میں وعظ و نصیحت کا بڑا عمل و عمل ہے۔

قرآن کریم ان آیات سے پُر ہے جو وعظ و نصیحت کو تربیت کی بنیاد، مافرا کی اصلاح اور قوموں کی ہدایت کا راستہ بتاتی ہیں۔ جو شخص بھی قرآن کریم کا مطالعہ کرے گا اسے وعظ و نصیحت کا اسلوب قرآن کی بہت سی آیات میں ملے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کا اہتمام کر کے امت کو یہ سبق دیا ہے کہ وہ وعظ و نصیحت سے کام لے اور ہر مسلمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جس جگہ بھی ہو اور جس معاشرے میں رہتا ہو، ہر جگہ داعی الی اللہ بن کر رہے تاکہ وہاں کے باشندے اس کی رہنمائی اور وعظ و نصیحت سے اثر قبول کریں اور وہ دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو گمراہی اور جہنم کی آگ سے بچانے کی ذمہ داری پوری کر سکے۔

لیکن یہاں ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ماں اگر اپنی باتوں کو عملی جامہ نہیں پہناتے گی اور جس چیز کی دوسروں کو نصیحت کر رہی ہے اس پر خود عمل نہیں کرے گی تو کوئی بچہ بھی اس کی نصیحت سے متاثر نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنوں کی تنقید اور غیروں کے مذاق کا نشانہ بن جائے گی۔

جو بات دل سے نہ نکلے وہ دل تک ہرگز نہیں پہنچتی بلکہ جس وعظ و نصیحت میں روحانیت کا اثر نہ ہو وہ دونوں پر کبھی اثر نہیں کرتی۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا: ”کیا سچ ہے کہ جب آپ بات کرتے ہیں تو لوگوں کے آنسو بہنے لگتے ہیں مگر جب آپ کے ملازم کوئی دوسرا بات کرتا ہے تو لوگوں کی آنکھیں گیلی تک نہیں ہوتیں؟“ بزرگ نے جواب دیا: ”اے میرے بیٹے! مصیبت پر رونے والی عورت، ہجرت پر رونے والی عورت کی طرح نہیں ہوتی۔“ مطلب یہ کہ وہ داعی جو اسلام کا دروازہ کھٹے والا ہو اور جس کے دل کی گہرائیوں میں سامعین کی

جاتے ہیں تو اسے چاہیے کہ بچے کو ان سے دور رکھے اور اسے اچھی طرح سمجھا دے کہ یہ اور اس جیسی دوسری کتابیں اس کے ایمان کو خراب کر دیں گی۔

ماں کو یہ بھی دیکھتے رہنا چاہیے کہ بچے کس قسم کے ساتھیوں اور دوستوں سے ملتا جلتا اور اگلتا جیتتا ہے؟ اگر وہ یہ دیکھے کہ بچے کے ساتھی اور دوست غلط نظریات و خیالات کے مالک اور گمراہ و بد عقیدہ ہیں تو ماں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں سے بچے کا میل جول بند کر دے اور اس کے لیے اچھے ساتھی اور نیک دوست مہیا کرے، جن کے ساتھ اچھے بیٹھنے سے اس کی اصلاح ہو، دین میں دلچسپی پیدا ہو اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابی و سرخروئی نصیب ہو۔

ماں کو اس پر بھی نظر رکھنی چاہیے کہ بیٹے کا کن جماعتوں اور کن پارٹیوں سے تعلق ہے؟ اگر وہ یہ دیکھے کہ وہ پارٹی اپنے اصول و نظریات کے اعتبار سے گمراہ ہے تو ماں کو اس سے روکنے میں نہایت سمجھداری سے کام لینا چاہیے۔ اسے چاہیے کہ بیٹے کی خوب نگرانی رکھے اور اسے مطمئن کرنے اور صحیح راستے پر رکھنے کی کوشش اس وقت تک جاری رکھے جب تک اسے حق کی طرف واپس آ کر صراطِ مستقیم پر چلتا ہوا نہ دیکھ لے۔

⑥... بچے کے اخلاقی پہلو کی نگرانی یہ ہے کہ:

ماں بچے میں سچ بولنے کی عادت پر نظر رکھے۔ اگر وہ یہ دیکھے کہ بچہ وعدہ کرنے یا بات چیت میں جھوٹ سے کام لیتا ہے تو اسے چاہیے کہ بچہ جیسے ہی پہلا جھوٹ بولے اسی وقت اس کی اصلاح کرے اور اس کے سامنے جھوٹ اور جھوٹوں کی خوب اچھی طرح سے مذمت کرے اور اس انداز میں جھوٹ کی برائی بیان کرے کہ بچہ یہ گندمی حرکت دوبارہ نہ کرے۔

اسی طرح ماں کو بچے میں امانت داری کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ اگر وہ یہ دیکھے کہ بچہ چوری کر رہا ہے (چاہے معمولی سی چیز کی چوری ہی کیوں نہ ہو مثلاً اپنے بہن، بھائی کے چند روپے یا کسی ساتھی ہی کا قلم چوری کر لینا) تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ

کمرے۔ اس مرض کا علاج کمرے اور بچے کو یہ کہے یہ قطعاً ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے۔ ایسے موقع پر ماں کو چاہیے کہ وہ بچے کے دل میں اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین اور اس کا خوف پیدا کر دے تاکہ وہ اس حرکت سے باز رہے اور اس کے اخلاق درست ہو جائیں۔

ماں کو چاہیے کہ بچے میں زبان کی حفاظت کی عادت کا بھی خیال رکھے۔ اگر وہ یہ دیکھے کہ بچہ بگلی دیتا ہے اور اس کے منہ سے گندے الفاظ نکلتے ہیں تو اس کو حکمت و دانائی سے اس عادت کا علاج کرنا چاہیے اور ان اسباب پر غور کرنا چاہیے جو بچے کی زبان گندی کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور پھر نہایت پیارے انداز سے بچے کے سامنے باخلاق بچے کے اوصاف اور باادب انسان کی خصوصیات بیان کرے تاکہ وہ اچھے اخلاق اور اچھی زبان اپنالے۔ بچے کی زبان درست رکھنے کے لیے ماں کو اس بات کا سب سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کہ بچے کو برے ساتھیوں سے دور رکھے اس لیے کہ بچہ انہی کی عاداتوں سے متاثر ہوتا ہے۔

ماں کو بچے کے نفسیاتی رجحانات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ لہذا اگر وہ یہ دیکھے کہ بچہ غمری فیشن کی اندھی تقلید کرتا ہے، موسیقی اور فٹش گانے سننے کا شوقین ہے، قابل امتزاض جیکبوں پر جاتا ہے، نامحرم عورتوں سے ملتا ہے اور فٹش مناظر کے لیے ٹیلی ویژن دیکھتا ہے، فٹش رسالے پڑھتا ہے، جنسی تصویریں اور مشقیہ کہانیاں جمع کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کی بے راہروی اور بد اخلاقی کا خوش اسلوبی اور حکمت سے علاج کرے۔ لہذا کبھی نرمی اختیار کرے اور کبھی سختی سے کام لے۔ کبھی ڈرانے و صرکانے سے اور کبھی لالچ و ترغیب سے بچے کو گندگی کی اس دلدل سے نکالنے کی کوشش کرے۔ اور اس کی اصلاح کے لیے ہر طریقہ اختیار کرے۔ تاکہ اپنے بچے کو نیک صالح اور اچھے لوگوں جیسا بنا سکے۔

ایسی ماں کتنی بھگداری اور بچے پر نظر رکھنے والی ہوتی ہے جو بچے کی بے خبری میں اپنا تک اطلاع دے بغیر اس کے کمرے میں یہ دیکھنے چلی جاتی ہے کہ وہ کیا پڑھتا اور کیا لکھتا ہے؟

اور یہ کہ اچانک اس کے پاس جانے پر اس کے سامنے کیا منظر آتا ہے؟

دیکھ بھال کی عادت بچے کی عادتوں اور بچیدہ رازوں کو جاننے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس سے بچے کے دور از معلوم ہو جاتے ہیں جن کو وہ چھپا کر رکھتا ہے اور بچے کے اخلاق و کردار کی اصلی اور حقیقی صورت سامنے آ جاتی ہے۔

اس تمام ترک و کاوش کے بعد ماں اس لائق ہو جائے گی کہ مناسب طریقے سے بچے میں موجود ہلکا سا عارضہ نکال سکے اور وہ اپنی اس جدوجہد کے نتیجے میں ایسے صل تک پہنچ جائے گی جو بچے کی اصلاح کا ذریعہ بنے گا اور اس کی وجہ سے وہ زندگی کی دلدل سے بچ جائے گا اور متوازن شخصیت کا مالک، ہدایت یافتہ انسان بن جائے گا۔

⑥... بچے کے علمی پہلو کی دیکھ بھال یہ ہے کہ:

ماں بچے کے علم حاصل کرنے کی رفتار پر نظر رکھے، چاہے یہ تعلیم بچے کے حق میں فرض ممان ہو یا فرض کفایہ۔

لہذا ماں کو چاہیے کہ یہ دیکھتی رہے کہ کیا بچے نے وہ علم حاصل کر لیا ہے جو اس کے لیے فرض ممان ہے؟ کیا اس نے قرآن کریم کی تلاوت کا طریقہ سیکھ لیا ہے؟ اور کیا اس نے اپنے اوپر فرض عبادات کا طریقہ اور مسائل سیکھ لیے ہیں؟ کیا اس نے حلال و حرام کام اور چیزیں جان لی ہیں؟ کیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور غزوات (جنگوں) کا مطالعہ کر لیا ہے؟ اور کیا اس نے دین و دنیا سے متعلق امور اور دوا اسلامی آداب سیکھ لیے ہیں جن کا سیکھنا ضروری ہے؟

⑦... بچے کی جسمانی دیکھ بھال یہ ہے کہ:

والدین پریشور عالم لازم ہے کہ بچوں کے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے مکان اور مناسب لباس کا خیال رکھیں تاکہ بچوں کو کوئی بیماری لاحق نہ ہو اور ان کے جسم کمزور نہ ہو جائیں۔

والدین کو چاہیے کہ بچوں کے کھانے پینے اور سونے میں حفظانِ صحت کے ان اصولوں

کچھ خیال رکھیں میں کا اسلام سے منظم دیا ہے۔

کھانے کے مسئلے میں وہ کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اپنے منہ میں سے کچھ نہ
 سرکتے یہ ہے کہ جسے ضرورت سے زیادہ منہ لگے۔ نہ کہ اور کھانا کھانے سے پہلے
 دوبارہ کھانے سے منع کرے۔

پیشے کے معاملہ میں وہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اسے وہی جس میں پیشہ کی تعلیم
 سے برتری میں سائنس پیشے کے متعلق کرے۔ اور اگر وہ اس میں پیشہ کرے
 اسے وقت نہ لینے۔ اور اس میں اسے اپنے کام سے نہ کھینچے اور اگر وہ اس سے متعلق کرے
 اس میں وہ اپنے کی صحبت کا خیال رکھنا چاہیے اور تعلیق کرے یہ تعلیق راہی چاہیے۔ اور
 جس میں مزاج اس میں اور اسے اپنی تعلیم کرنے کے متعلق کرے۔ اس سے پیشہ اور بعد
 دونوں ہاتھ دھوئے اور اعلیٰ کرنے کا حصہ لے۔ اس میں چھوٹے۔ اس سے منع کرے اور
 اس میں بھی صحبت سے متعلق کرے۔ اس میں تعلیم ہائیں ہے اس میں تعلیم کا اسلام سے متعلق ہیں۔
 اس میں تعلیم اور اس میں وہی تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 تربیت اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم

اس میں وہی تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم

اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم
 اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم اور اس میں تعلیم

تصویر سے لے کر ہر کام اور اس مرض سے بھی بچاؤ دے سکیں گے۔

۵۔۔۔ بچے کے خدیا کی پھیلونی دیکھو بھلا یہ ہے کیا :

۶۔۔۔ بچے کو شہ میں پھنکی عادت سے پر ہے۔ بڑا گروہ یہ دیکھ کر بچے کو حلی،

تورنی اور نیم تنہا پس۔۔۔ مجھ کو بچے کا پندارتا ہے تو۔۔۔ چاہیے کہ وہ بچے میں کونسا اور

برائے پیدا کرے۔ اسے بڑوں نے دیکھا ہے بچے کی تھیں اور سدا اور اس میں غمری کی کچلی

یہ بڑوں کی کوششیں۔۔۔

۷۔۔۔ ان صحت بچے کو ایک اور بچہ سے کس عادت سے پر ہے۔ اور وہ یہ محسوس۔۔۔

۸۔۔۔ ان بچوں کو۔۔۔ بچے میں بڑوں اور عادات سے بچنے کی عادت ہے تو اسے چاہیے کہ بچے

میں خود ترقی پیدا کرے۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ اور شہ میں بڑوں کا پندارتا اور

بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۹۔۔۔ بچے کو بڑوں سے بچنے کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۰۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۱۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۲۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۳۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۴۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۵۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۶۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۷۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

۱۸۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔ بچہ بڑوں کی عادت اور۔۔۔

اگر وہ یہ محسوس کرے کہ بچہ اپنے یا اپنی والدہ یا اپنے بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں، استادوں یا بڑوں کے حق میں کوئی کوتاہی کر رہا ہے تو اسے چاہیے کہ بچے کے سامنے اس کوتاہی کا انجام اور اس حرکت کے نتائج بیان کرے تاکہ وہ اس سے باز آ جائے۔

ماں کو چاہیے کہ وہ اس پر نظر رکھے کہ بچہ مسنون آداب پر عمل کرتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ یہ دیکھے کہ بچہ کھانے پینے کے آداب، یا سلام کے طریقے، یا گفتگو کے آداب یا اس جیسے دوسرے معاشرتی آداب میں کوتاہی کر رہا ہے، تو ماں کو اپنی پوری کوشش اور زور اس بات پر صرف کرنا چاہیے کہ بچہ کو اسلامی آداب آجائیں اور وہ بہترین امت کا مالک ہو جائے۔

ماں کو اس پر بھی نظر رکھنی چاہیے کہ بچہ اچھے احساسات و جذبات رکھتا ہے یا نہیں؟ لہذا اگر وہ یہ دیکھے کہ بچے میں انانیت اور تکبر پایا جاتا ہے تو اسے ایثار کا سبق دے؛ اگر اسے بغض و حسد میں مبتلا دیکھے تو اس میں محبت اور صاف دلی کے بیج بونے کی کوشش کرے؛ اور اگر یہ دیکھے کہ وہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہیں سمجھتا تو اسے اللہ کا خوف اور تقویٰ کا قلم دے۔ اور اگر یہ دیکھے کہ بچے کو کسی ناپسندیدہ چیز یا بیماری وغیرہ سے تکلیف پہنچی ہے تو اس کے دل میں اللہ کے فیصلے اور تقدیر پر راضی رہنے کا عقیدہ پک کر دے۔

﴿...روحانی پیلو سے بچے کی دیکھ بھال کا مطلب یہ ہے کہ:

ماں بچے میں اللہ تعالیٰ کا وحیان پائے جانے پر نظر رکھے اور اس کو ہمیشہ یہ بتاتی رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، اس کی باتیں سن رہا ہے، اس کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے بلکہ وہ تو دل میں چھپی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

ماں کو خشوع و خضوع، تقویٰ اور اللہ رب العالمین کے سامنے عبودیت و بندگی کے پیلو پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کے سامنے اللہ کی بڑائی بیان کی جائے اور اس انداز میں بیان کی جائے کہ بچے کے سامنے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار رہے کہ

وواللہ کی عظمت کے سامنے جھک جائے اور تقویٰ اختیار کرے۔

بچے میں خشوع و خضوع اور تقویٰ کی حقیقت کو پیدا کرنے والی چیز یہ ہے کہ اسے کبھداری کی عمر ہی سے نماز میں خشوع و خضوع اور قرآن کریم کی تلاوت سننے پر متاثر ہونے اور رونے یا رونے والی شکل بنانے کا عادی بنایا جائے۔ اگر ان صفات پر وہ اپنے آپ کو ڈھال لے اور ان پر عمل شروع کر دے تو بلاشبہ وہ ان اللہ والوں میں سے بن جائے گا جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یا درکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں، ان کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان الہی اور تقویٰ اختیار کیے رہے۔“ (یونس: ۶۲-۶۳)

(۵) سزا کے ذریعے تربیت:

آج کل اس بارے میں بہت افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر سزا کو جائز سمجھتے ہیں اور بعض سرے سے کسی قسم کی سزا کے قائل ہی نہیں ہیں، چاہے بچہ کچھ کرتا بھڑے۔ اس لیے یہاں ماں کے سامنے دو معتدل اور متوازن طریقہ پیش کیا جاتا ہے جسے دین اسلام نے بچوں کو سزا دینے کے مسئلے میں اختیار کیا ہے:

۱۔ اصل یہ ہے کہ بچے کے ساتھ نرمی اور پیار کا برتاؤ کیا جائے:

⑤... امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ”پاپے نے فرمایا: ”نرمی اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے بچو۔“^(۱)

⑥... اور ایک روایت میں ہے کہ ”سکھاؤ..... لیکن خفی نہ کرو۔“^(۲)

⑦... اور امام بخاری حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب لم یکن النبی فاحشاً ولا متعصفاً: ۵۵۷۰

۲۔ مسند أحمد حبی، باب ہدایۃ مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ: ۲۰۲۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجے وقت فرمایا:
 ”آسانی پیدا کرنا، سختی نہ کرنا اور لوگوں کو تعلیم تو دینا مگر حضرت مت دلاتا۔“^(۱)

۲۔ پیادہ محبت سے کام نہ چلے تو سزا دینے میں بچے کی طبیعت اور مزاج کا خیال رکھا جائے۔
 چونکہ بچے ذہانت و سمجھ داری میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں، ان کے
 مزاج بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتے ہیں، چنانچہ کچھ بچے ٹھنڈے اور صلح پسند
 ہوتے ہیں، کچھ معتدل مزاج کے ہوتے ہیں اور کچھ سخت اور اکڑ مزاج کے مالک ہوا
 کرتے ہیں۔ یہ سب چیزیں موروٹی بھی ہوتی ہیں اور ماحول و معاشرے کے اثرات اور
 تربیت و پرورش کے نتیجے میں بھی ہوتی ہیں۔

لہذا کچھ بچوں کی اصلاح و تہذیب کے لیے ان کی طرف صرف تربیتی اور تہذیبی نکات سے
 دیکھنا بھی کافی ہوتا ہے، جبکہ کچھ کو سختی اور ذہانت و ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی ماں کو
 نصیحت اور ذہانت و ذہانت میں ناکامی کے بعد مار پٹائی کے استعمال کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔
 مسلمان علمائے تربیت کے یہاں سخت ضرورت کے بغیر سزا دینا درست نہیں ہے، لیکن
 ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ماں کو سمجھانے، بچھانے، ذہانت و ذہانت اور دیگر ذرائع اختیار کرنے کے
 بعد بالکل آخر میں مجبوری کے وقت سزا دینی چاہیے تاکہ بچے کی اصلاح ہو سکے اور اس کی
 اخلاقی و نفسیاتی تربیت ممکن ہو۔ ہمیشہ اور ہر وقت نرمی اور محبت ہی کام آتی تو سزا کی اجازت
 شریعت میں بالکل بھی نہ ہوتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ بچے کو مناسب سزا دی جاسکتی ہے اور یہ نظریہ کہ ”بچوں کو جسمانی سزا
 بالکل نہیں دینی چاہیے“ قطعاً غلط ہے، لیکن ماں کو سزا دینے میں نہایت حکمت سے کام لینا
 چاہیے اور ایسی سزا دینی چاہیے جو بچے کی سمجھ اور مزاج کے مطابق ہو اور ساتھ ہی اس کو چاہیے

کے سماجی رواد و باطل کو ختم کر دینے اور سخت شہادت کے موقع پر اس سے کام لے۔

۳۔ رادویہ وقت مسلمانوں کی ہوائے سخت رواد کوئی طرف تو ہستہ آہستہ بدلتا۔

امروہوہ بتا چکے ہیں کہ ماں بچے کو جو راد دینا چاہتا ہے وہاں آخری مرحلہ میں اختیار

کرے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بچے کی اصلاح اور اسے راد دینے کے چند مراحل ہیں

انہیں ماں کو مار پیسے سے پہلے اختیار کرنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ ان سے بچہ بچل ہو کہ

بچے کی اصلاح دوپہ سے اور آہستہ آہستہ آسمانوں میں جائے۔

رسال قریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہزاروں اصلاح اور بغیر راد کے ان کی اصلاحی

فلسفہ کی تربیت سے اپنے تربیت منہ طریقہ مقرر فرماتے ہیں۔ جان والدین ان کا اختیار کرے

بچے کی اصلاح و تربیت کامیابی سے کریں اور اسے قیامت میں خوش بنائیں۔ راد سے پہلے

اصلاح ہے۔ جو طریقہ علم اول نہیں کرے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں میری

۱۔ اصلاحی بات تمہارے لئے فرمائی ہے غلطی کی اصلاح کرنا۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

تربیت میں پھیلا سا پچھتاؤ۔ اٹھائے کے برتن میں میرا چھوڑ دیا اور مجھ کو کھانا کھاتا تھا۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا

”بچے! اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔ اپنے دل میں باغیر سے کھاؤ اور اپنے سامنے

سے کھاؤ۔“

۲۔ غلطی کی جانب اشارۃ متوجہ کرنا:

امروہوہ کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے

کے مواقع پر حضرت فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔

قبیلہ شعم کی ایک عورت آئیں تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا۔^(۱)

اس واقعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عورتوں کی طرف دیکھنے کی غلطی کی اصلاح اس طرح کی کہ دیکھنے والے کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ یہ اشارہ تنبیہ ہے اور عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔

۳۔ ڈانٹ کر غلطی پر تنبیہ کرنا:

بخاری شریف میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو میں نے برا بھلا کہتے ہوئے یہ کہہ دیا: ”اے کالی عورت کے بیٹے!“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو ذر! کیا تم نے اس کی ماں کو برا بھلا کہا ہے؟ تم میں جاہلیت کا اثر پایا جاتا ہے، یہ تمہارے بھائی اور مددگار ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اسے چاہیے کہ جو خود کھاتا ہے وہ اسے کھائے اور جو غوہ پہنتا ہے وہ اسے پہنائے اور ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان کی طاقت سے باہر ہو اور اگر ایسا کرنا بھی پڑ جائے تو ان کی مدد کرو۔“^(۲)

دیکھا آپ نے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی اس غلطی کا کس طرح علاج فرمایا کہ جب انہوں نے ان صاحب کو کالے پن سے عار دلا یا تو آپ نے ان کو تنبیہ کی اور انہما۔ پھر موقع کی مناسبت سے انہیں سمجھایا اور ان کی تربیت فرمائی۔

۴۔ قطع تعلیق کے ذریعہ غلطی پر تنبیہ کرنا:

وقتی طور پر بات چیت نہ کرنے اور ناراضی کا اظہار کرنے سے بھی تربیت کی جاسکتی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب: وجوب الحج وفضلہ، ۱۵۱۷

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الامارۃ باب: المعاصی من امر التحائف، ۲۹

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن قطلیب رضی اللہ عنہ کے ایک رشتہ دار نے کنکری ماری۔ انہوں نے ان کو اس سے منع کیا اور ان سے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کنکری مارنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے توشیحہ رکوع میں کیا جاسکتا ہے اور دشمن کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے، ہاں اس سے آٹھ پھوٹ سکتی ہے اور اتنی ٹوٹ سکتا ہے۔“

ان صاحب نے پھر کنکری پھینک ماری تو حضرت عبداللہ نے ان سے فرمایا: ”میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا رہا ہوں اور تم بھی کنکری پھینکے جا رہے ہو۔ میں تم سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔“^(۱)

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک میں جانے سے روکے گئے تو جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں کو ان سے بات کرنے سے منع فرمایا اور پچاس دن تک یہ بایکات جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان کی اور ان کے ذریعہ دوسروں کی بھی اصلاح ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی توبہ کی قبولیت کو نازل فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ متعلقہ (بایکات) اصلاح اور تربیت کا شرعی اور مفید ذریعہ ہے۔^(۲)

۵- مار پیٹ کر تلطیفی پر تنبیہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کر دو اور ان کے ستروں کو الگ الگ کر دو۔“

اور سورہ نساء میں ارشاد رہنمائی ہے:

”اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے

۱- صحیح البخاری، کتاب النکاح والصلح، باب الحدف، الحدف: ۵۰۵۷

۲- صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حقیقت کعب بن مالک: ۶۶۰۶

کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔“ (النساء: ۳۴)

دیکھ لیجیے کہ مار پیٹ کے ذریعے سزا دینا ایک ایسی چیز ہے جسے اسلام نے برقرار رکھا ہے، لیکن اس کا مرحلہ بالکل آخر میں آتا ہے۔ اس سے پہلے وعظ و نصیحت اور پھر بائیکاٹ سے کام لیا جائے گا۔

لیکن اگر ماں یہ دیکھے کہ سمجھانے بھجانے اور نرمی و پیار سے بچے کی غلطی کی اصلاح نہیں ہو رہی تو پھر اسے آہستہ آہستہ سختی کی طرف قدم بڑھانا چاہیے، لہذا اب ڈانٹ و پیٹ سے کام لے۔ اور اگر اس سے بھی مقصد حاصل نہ ہو تو پھر ہلکی پھلکی سی مار پیٹ کا نمبر آتا ہے، لیکن اگر یہ بھی کارگر نہ ہو تو پھر سخت مار پیٹ سے کام لینا چاہیے اور یہ سزا گھر والوں یا بچے کے ساتھیوں کے سامنے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس کی ضرورت محسوس ہو اور اس میں کوئی فائدہ نظر آئے۔

پھر اگر ماں یہ محسوس کرے کہ سزا دینے کے بعد بچے کی عادت و اخلاق درست ہو گئے ہیں تو وہ بچے کے ساتھ خوش طبعی اور نرمی سے پیش آئے اور بچے کو یہ بتا دے کہ اس نے اسے جو سزا دی ہے، اس سے اس کا مقصد اس کی بھلائی اور دنیا و آخرت میں اس کی کامیابی تھی۔

بچے جب یہ محسوس کرے گا کہ ماں سزا دینے کے بعد اس کے ساتھ شفقت و محبت اور نرمی کر رہی ہے اور اس نے جو سزا دی ہے اس سے اس کا مقصد اس کی اصلاح و تربیت اور اسی کا فائدہ تھا، تو ایسی صورت میں یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ بچہ نفسیاتی طور پر الجھن کا شکار ہو یا اخلاقی طور پر گمراہ ہو جائے یا سزا کے رد عمل میں اور زیادہ گمراہ ہو کر برائیوں اور گمراہیوں میں پڑ جائے، بلکہ وہ اس ہمدردی اور خیر خواہی کا احساس کرے گا، نیک لوگوں کا طریقہ اختیار کرے گا اور ماں سے

پہلی طرح قیمت نہ لگے جائے گا۔

جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اسلام نے ماریٹ کی ٹھل میں نہ آئی جو اجازت دیتی ہے، اسے ایک دائرے میں محدود کر دیا ہے اور اس کے لیے کچھ شرائط مقرر کر دی ہیں تاکہ ماریٹ اصناف کے بجائے نقد اور نقد کے بجائے نقد کا ذریعہ نہ بنے۔ ماریٹ کے لیے جو شرائط ہیں، انہیں ہم ترتیب وار بیان کر رہے ہیں۔

۱۔ ماریٹ اس وقت تک نہیں ہوئی چاہیے جب تک حبیہ اور فوائف ڈپٹ کے تمام طریقے آزمائے نہ جاسکیں۔

۲۔ ماں کو چاہیے کہ ایسی حالت میں ہرگز نہ مارے جب وہ سخت غصے میں ہو کہ نہیں ضرورت سے زیادہ سزا دے۔

۳۔ ایسی جگہ نہ مارے جس سے سخت نقصان کا اندیشہ ہو جیسے سر، پیرو، سینہ اور پیٹ۔

۴۔ شروع میں ماریٹ اور تکلیف دہ نہیں ہونی چاہیے بلکہ ملکی پھلنی معمولی چھڑنی سے ہاتھوں پر مارنا چاہیے اور آہستہ چھڑنا۔ جو دو تین چھڑیوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیے۔ ماں جب بچہ بڑا ہو دوسرے پرست یہ سمجھے کہ وہ تین ڈنڈیوں کے مارنے سے لڑتی فائدہ نہ دے گا تو اس تک مار سکتا ہے۔

۵۔ اگر بچے سے پہلی مرتبہ غلطی ہوئی ہے تو اسے توبہ کا موقع دینا چاہیے اور اس کی معافی قبول کرتے ہوئے اس بات کا موقع دینا چاہیے کہ وہ ظاہری طور پر کسی کو اپنا سفارشی اور مضامنی بنائے اور نہ اسے جانتے ہوئے۔ ایسی صورت میں اس سے مہر لے لیا جائے۔ تاکہ وہ بارہ مٹھی نہ کرے۔ یا اس سے بہتر ہے کہ اسے خودی، راجیہا نہ لے یا اس کے جرم کی لوگوں کے سامنے تشہیر کی جائے۔

۶۔ ماں بچے کو خود مارے۔ یا مدد داری بچے کے کسی بیانی یا ساقی کے سپرد کرے۔

تاکہ جو یہاں پر ماحتمول میں بڑی جھگڑا ہو اور گرتے، اٹھتا میں ایک نہ بھڑکے۔

۷- بچہ جب بیوی کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کی محسنی نہ کرے کہ سمیہ کے سپیدوں
تھڑیاں مارنا دینی نہیں تو وہ اس پر مضبوطی کر لیتی ہے۔ تاہم یہ بھی کھاتی ہے اور بار
بار بھی دہکتی ہے۔ زبان تلک کہ وہ یہ محسنی کرے کہ بچہ جانتا ہو کہ اسے کھانا ہے اور اس
بالکل خفیہ خاص چل رہا ہے۔

ان چاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرت سے دانا دینے کے جو سے بہت تفصیل
سے کام لیا ہے۔ اور انہی کی یہ یاد دہانی انہی شریعت کے اس فی نہ بہ نہ حساب
ایمانت دینے کے نہیں پابندی رکھتی ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے بچوں کو
مثالی تربیت کر کے وراثت کی مسلات پر پہنچے ہیں تو ان سے دور رہے اور نہ انہیں امرات سے
نفقت نہ دیں۔

اوپر جو اسوایا بیان کیے گئے ہیں ان کی مسلمات و تورات کے اہم ترین احکامات ہیں جو ان
کے استعمال کرنے اور ان میں سے مناسب ترین کے اختیار کرنے سے ہی والدین کی عفت و
ادائی کا نامزد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی صحت و تندرستی عطا فرمائے کہ ہم
ہم کو بھی بہترین انسان بنیں جو میں مرادیں اور ان کی بہترین انسان بنیں۔ آمین

تر بیت سے متعلق چند ضروری تجاویز

یہاں خواتین نے سنے آیت سے متعلق کچھ ضروری تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ تجاویز آپ کو اس بحث میں

- ۱۔ بچے کی باہر کی صداقت کو نمایاں رکھنا
 - ۲۔ انہیں وہ وقت دینا جس کے موقع کو انہیں ملے
 - ۳۔ انہیں مسجد، مدرسہ، اسکول میں رہ کر وہ کام پڑھنا
 - ۴۔ بچے سے کچھ مشورہ کرنا، سمجھنا
 - ۵۔ یہ بھی سمجھنا کہ وہ ضرور اس کام میں سے طریقہ پھیلے
 - ۶۔ بچے کے لیے حرم، مکتبہ، کتب خانہ سمجھنے کے وسائل فراہم کرنا
 - ۷۔ بچے میں اس معاملے کا شعور پیدا کرنا
 - ۸۔ بچے، سارا روز گھر، انہیں کے کمرے سے علیحدہ کر کے انہیں اس کام میں مصروف کرنا
 - ۹۔ بچے میں ہر روز کی بات یہ کرنا
 - ۱۰۔ بچے کو سمجھنا اور غور کرنا کہ وہ کون سا کام کرنا چاہتا ہے
- جب تک وہ اس تجویز میں سے ہر ایک کا عملی تذکرہ کرے گا۔
- (۱) بچے کی فطری صلاحیتوں کا خیال رکھنا

والدین کو ان امور کا خوب خیال رکھنا چاہیے کہ ان پر بچہ کی فطرت

چاہیے ان میں یہ بھی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ بچے کا طبعی رجحان کس شعبے کی طرف ہے؟ کس چیز میں اس کا ذہن زیادہ چلتا ہے؟ اور وہ زندگی کی کون آرزوؤں اور تمناؤں کو پورا کرنا چاہتا ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے مزاج، ذہانت، طاقت اور رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، لہذا سمجھ دار والدین وہ ہیں جو بچے کے لیے وہ شعبہ چنیں جو اس کے مزاج کے موافق ہو اور جو کام اور ماحول اس کی طبیعت کے مناسب ہو اس کو وہی فراہم کریں۔ لہذا بچہ اگر ذہین قسم کا ہو اور اسے پڑھائی جاری رکھنے اور تعلیم مکمل کرنے کا شوق ہو تو والدین کو چاہیے کہ اس کے لیے ایسے اسباب مہیا کروں جن سے وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے۔

اور بچہ اگر ذہانت و سمجھداری کے اعتبار سے درمیانی قسم کا ہو اور اس کی طبیعت کسی قسم کے ہنرمند یا کاروبار وغیرہ سمجھنے کی طرف مائل ہو تو والدین کو چاہیے کہ اس کے لیے ایسی سہولتیں مہیا کروں جن کے ذریعہ وہ اپنی تمنا پوری کر سکے۔

اور اگر بچہ کمزور ذہن والا اور نا سمجھ ہو تو والدین کو چاہیے کہ اسے کسی ایسے کام میں لگا دیں جو اس کی سمجھ، اہلیت اور مزاج کے مطابق ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

”اغضلو! فكل ميسر لما خلق له.“^{۱۱}

”کوشش کرتے رہو اس لیے کہ ہر شخص کو اس چیز کی توفیق ملتی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔“
اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچے کی نفسیات پہچانیں اور اس کی ذہنی صلاحیت کا اندازہ کرنے اور جس علم و ہنر میں اس کا دل لگتا اور ذہن چلتا ہو اس کے پہچاننے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔
والدین کو چاہیے کہ وہ بچے اور اس کی ان خواہشات کے درمیان رکاوٹ نہ بنیں جو وہ

ایمانی زندگی میں مسلسل کربا پہننا ہے بلکہ عینک و خواہشات ایسی ہوں جن میں اپنے فائدہ اور روح اللہ و تعالیٰ کے فضل کے امت کا کچھ رعب و قرب نہیں ملتا ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی چاروں طرفوں کے درمیان رکاوٹ نہ بن جائے تو کچھ فانی اور نفسانی طبع پر متاثر ہو کر اپنے رویہ سے قلوب اوقات باپ اور بیٹے میں ٹکراتے اور ٹھکراتے ہیں۔ وہ کہتا ہے اور انجیل میں یہ ہے کہ دونوں کے درمیان تعلقات قطع ہو جاتے ہیں۔ فرقہ بندی اور بغاوت شروع ہو جاتی ہے اور اس کا سبب وہ ہے جو ہے جو موقع محل کو نہیں سمجھتا۔ مرنے لگے پر نظر نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اُمرانی ہے

”رَحِمَ اللّٰهُ وَاٰتٰى اٰمَیْن وَاَلَدُ عَمٰی بَرَهٗ“^۱

”اللہ تعالیٰ ایسے اللہ پرستی کرنے والے کو رحیم کام میں اپنے بیٹے کی دعا کرے۔“

(۲۱) بچے کو کھیل کود اور تفریح کا موقع دینا

اسلام ایک نرم و معذبہ ہے۔ اس نے سب بچوں کو خیال رکھا ہے کہ انسان ہم حال انسان ہیں۔ ان کے کچھ اخلاقی شوق و نفسیاتی خواہشات اور سیادت ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلام نے ان پر یہ فرض نہیں کیا۔ وہ فرما کہ اللہ کے علاوہ کوئی بات ہی نہ کریں۔ ہر وقت توبہ و تضرع میں اصرار رہیں اور صرف حیات ہی کرتے رہیں۔ بلکہ دین اسلام نے فطرت قربانی کے کئی نمونے پیش کیے۔ ہر سرت حیل اور ہر کئی و ہر مصلحت کی اجازت دینی ہے، بلکہ حیلہ یہ چیزیں ان محدود دوسروں میں ہوں جو بندے نے مقرر کی ہیں۔

مٹی سرخ یعنی اللہ۔ یہ علمانی چیزوں کے ساتھ دینی بھی اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی و رحمت کے قرینہ و علامت کے مابین نے یہ تاکید کی ہے کہ بچے کا باقی اور کام کائنات کا رخ بنانے سے بعد جس دور اور ماحول کی ضرورت ہو وہی ہے۔

۱۵۔ یہ بدھ گھج نے کہ خراج اعلیٰ فی ذمہ داری پیکر کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۱۶۔ یہ بدھ گھج نے کہ خراج اعلیٰ فی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۱۷۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۱۸۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۱۹۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۲۰۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۲۱۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۲۲۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

۲۳۔ اور وہ مہاراجہ میں ہی تھی وہ مہاراجہ کی ذمہ داری تہذیب کے لئے ہے۔
سب سے پہلے گھج ہے۔

❖... ان دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ بچے سے مسکراہٹ کے ساتھ مل جائے
❖... بچہ اگر اچھا کام کرے تو بڑھتی مسکراہٹ کی سرورگی دکھائے تو انعام دے کر اس
کی بہت انعامی کرنی پڑے۔

❖ بچے کو یہ احساس دلایا جائے کہ اس کا خصوصاً خیال رکھا جا رہا ہے اور اس سے
محبت و شفقت رتی بڑھتی ہے۔

❖ بچے کے ساتھ حسن اخلاق اور نرمی سے پیش آنا چاہیے۔

❖ بچے کی جائز خواہش پوری کی جائے تاکہ وہ احساس محرومی یا احساس نکتہ کی
شکارت نہ ہو۔

❖ کبھی کبھی بچے کے ساتھ خوب محسوس نہ کریں۔ اس سے بڑی مذاق کریں اور اس
سے ساتھ بچہ بن جائیں۔

اگر آپ چاہیں کہ آپ کا بچہ آپ کی بات مانے اور آپ کی نصیحت اور باتوں کو کن کن کر
سے تو آپ کو چاہیے کہ آپ اس امر کی بنیاد پر بات کریں جو اس نے بچے کو خود سے مانوس
کرنے کے لیے دی ہیں بلکہ آپ بھی کریم علی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں اور جو طریقہ آپ
نے اپنے سچا بہتر نمونہ کے ساتھ اختیار کیا تھا آپ بھی اس بات میں۔ اگر آپ نے ایسا
کر لیا تو آپ نے تربیت کا صحیح اور بہترین طریقہ اختیار کیا۔ چاہے آپ اپنے بچے کے دل سے
مانگ دو جائیں گے اور آپ کی محبت اس کے دل میں برپا نہ کر جائے تو۔ وہ آپ کا سرور ہو
دو جانے گا اور آپ کی نصیحت و باتوں کر۔ گا اور آپ کی خوشنصیبی و خیر خواہی ہوگی۔

(۵) چوبیس گھنٹے کا انتظام مقرر کر کے اس کے مطابق چلیں:

چوبیس گھنٹے کا انتظام (شیدول) مقرر کر کے بچے کو اس کے مطابق چلانا چاہیے تاکہ وہ
اس کا مادی بن جائے اس پر عمل کر رہا ہو اور مستقل میں اس کو اپنے لیے ایک انوس پیسجی۔

اس اظہارِ مہربانی و نصیحت کے علاوہ ایامِ تہ منہ میں آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

یا کہ اب اس سے مطالبہ نہیں

(۱۸)۔ کچھ سے وقت مابں ودر مٹاڑیں تمام اپنا مایا ہے

ۛۛۛ۔ کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے خود آپؐ کا یہ فیصلہ کیا، پدارتھ اللہ کا نام

۱۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ سنو، پڑھو، چاہو

الحمد لله الذي أحياها بعد مماتها، والله الشكور¹¹

”تجارت کرنا نہیں اس اخذ کے لئے جس میں ہمیں بے موت کے بعد ہمیں زہن کی بخشی اور ہمیں

اق کی طرف سے کر جاتا ہے۔"

﴿...پھر یہ کو پا ہے کہ آپ سے بیعت اٹھا دیں داخل ہوئے اور نکلے فی رما میں و

تمہیں آداب تعلیم دیں۔

۱۰۰۔ اے زید! تجھے میں کہ جب وہ بیت الخلاء سے اُٹھے تو پانی پیم بنے۔ بیٹے! بنو!

[illegible][illegible]

۱۰۰۔ اے انسانو! میں کہتا ہوں جو شخص نے مجھے کچھ نفع نہ پہنچا کرے

۱۱۱ سے کہہ گئے تھے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اللہ عزوجل سے روایت نہ کرے۔ حالانکہ یہ سب صحابہ کرام تھے۔

ناراض و غمناک: ”میرے دوست! یہ تو ایک عجیب و غریب بات ہے۔ تو نے کیا کیا کوششیں کی ہیں؟“

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

میں نے اس پر غور کیا۔

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

[illegible]

1148 *Journal of Interpersonal Violence 28(6)*

... بچے کو نذر سے فارغ ہونے کے بعد تہہ بجات پڑھنا اور وہاں سے نکلتا نہیں۔

... پھر اس صبح کے وقت پڑھے جاتے والے ذکر بتا دیتے۔

... پھر اس کے ساتھ بعض پکٹلی اور خوش بچھے۔

... پھر اگر طب علم ہو تو اس کو دو اسباقی یاد کرانا چاہئے جو ان کے ذرا لکے گئے ہیں اور جو کچھ اس نے مطہر کیا ہے اسے وہ لیا جاتا ہے۔

انہی میں جو بچے کی تعلیم و اسلاف اور رہنمائی کے لیے وقت نہ دے سکے تو اس میں وہی حرج نہیں ہے کہ وہ دوسرے امر تہہ ہیاجت چوس سے یہ کام لے لے۔

... پھر اس کو شراق و چاشت کی نذر کے متعلق بتا دیتے۔

... پھر اس کو نہشت کے آداب بتا دیتے۔

... اس کو یہ بتا دیتے کہ وہ پچھلے میں پہلے رکعتیں سے ہندو ہے۔ اور

انہی کے وقت پہلے جائیں سے تار۔

... آپ اس کو بھرتے نظر کی دیکھائیں۔

... آپ اس کو یہ بتا دیتے کہ وہ بھرتی جلد پہنچتا ہے۔ پہلے اس طرح کہ

کالوں سے دور ہے اور وہاں کے بچے میں پہنچنے سے پہلے۔

... اس کو یہ بتا دیتے کہ زمین پر کوئی ایسی چیز نہ پھینکے جس سے وہاں کو آلودگی

پہنچے مثلاً ایسی چیزیں جن سے انسان نے بچنے کا غرض ہے۔

... اس سے یہ بھی تعلیم دیں کہ وہ راستے سے اس چیزیں ہندو نہ کرے جو چلنے والوں کو

نقصان پہنچانے والی ہوں مثلاً کانٹے، پتھر اور وہی گھٹیا کچھ پھینک دینی چاہیے۔

... اس کو راستے میں چلنے اور سلاخ نہ کرنے کے آداب بتا دیتے۔

س: اور شاہنشاہ کو یہ سن کر اور ملکہ نے یہ ترہیب و تہدید نہ کریں۔

☞ ... کوشش کیجیے کہ بچوں کی مغرب و مشرق کی نواز سہولتوں میں اور بچوں کی گھر میں اور...

☞ ... جماعت کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے بچوں کے ساتھ مسلمانوں کے گھر میں اور

وہاں تک پہنچیں۔ کوشش کریں کہ یہ دعائیں اور ان کے اپنے بچوں کو کسی نے سے پہلے ان

کا اور پابندی سے کریں۔

☞ کوشش کریں کہ بچے کھڑے ہو کر دنیا کا ہر صحیح طریقے سے چلا کریں۔ انہی

طرح سے اسباق یاد کریں اور خوب محنت سے یہ تمام عمل کریں۔ ان کو ہمیشہ یہ نصیحت

کریں کہ اپنا کام سہجائی سے کریں اور اپنی قیمتی و شاندار چیزیں سے بچ کر کریں تاکہ انہی

کسی اللہ مایہ و سحر کا یہ ارتقا کی طرز میں فرمان مبارک چلا کر جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ان الله يحب اذا عمل احدكم عملا ان يتقنه."^۱

"اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرے تو

اسے خوب انہی طرح سے کرے۔"

☞ ... خانہ ان اور گھر کی نفاذ کو خوشگوار بنانے کی کوشش کیجیے جس کا غرض یہ ہے کہ

بچوں میں با محنت علمی و معنویاتی مقابلے کروائیں جن کا مقصد: حسن کی ترویج،

بلند ہمتی، علم کا شوق، معنویات میں انفرادی اور گروہ کی فضا میں خوشی کی لہر دوڑانا ہو۔

۔ بچوں کو کامیابی باقی رکھیں اور اچھے طریقے اور مزے دار کہانیاں سنائیں۔

۔ بچوں سے ورزش رکھیں، دو، نظم و ادب اور ایسے تاریخی واقعات پر گفتگو کریں جن کا

مقصد اخلاقی چیلنج اور فکری ذہن سازی ہو۔

اس سے قبل آپ پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کس طرح حراج فرماتے تھے؟ بچوں سے کس طرح دل لگی کرتے تھے؟ اور آپ نے با مقصد کھیل کو کس طرح جائز رکھا ہے؟ اس لیے آپ بھی نبی رحمت و ہدایت کی اقتداء کریں تاکہ آپ بھی گھر میں خوشگوار فضا پیدا کریں اور اپنے بچوں کے دل میں خوشی کی لہر دوڑا دیں۔

⑤۔ آپ یہ کوشش کیجیے کہ گھر کے سب افراد رات کو جلدی سو جایا کریں۔ رات کو دیر سے سونا صحت کے لیے مضر ہے، اسباب کو نقصان پہنچاتا ہے، صبح سویرے گی برکتوں کا قاتل اور فجر کی نماز چھوٹ جانے کا ذریعہ ہے۔ جلدی سونا اور جلدی الصنادین داری کی علامت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور تعلیم ہے۔

⑥۔ کوشش کیجیے کہ بچے سوئے سے قبل مسنون دعا پڑھ کر سوئیں۔ سوتے وقت تہجد اور فجر کی نماز کے لیے اٹھنے کی نیت کریں۔

آپ نے مشاہدہ کر لیا کہ دن اور رات کے اس تربیتی نظام نے ذکر، عبادت، اسلامی آداب کے ساتھ تفریح اور کھیل کو سب پہلوؤں کو جمع کیا ہے۔

روزانہ کے نظام میں کچھ وقت اس کے لیے بھی مخصوص کریں جس میں آپ بچوں سے یہ دریافت کریں کہ وہ کیا پڑھ اور سیکھ رہے ہیں؟ پھر اگر آپ دیکھیں کہ وہ اسلامی عقیدے، آداب اور اخلاق سے مختلف تعلیم و تربیت پا رہے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ ان کے افکار و خیالات کی اصلاح کریں، انہیں برے اور گمراہ اساتذہ سے بچائیں اور جو لوگ اسلام کے خلاف زہر اُگل کر بچوں کو گمراہی کے جال میں پھانس رہے ہیں، ان سے اپنے بچوں کو بچانے کے لیے مناسب کارروائی کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے بچوں کو اخوت و محبت اور تعاون و ایثار جیسی چیزوں کی تلقین کرتے

ہمیں تاک کہ جب وہ بڑے ہوں تو انہیں شہر بہت اور بھاری ان کی ہڈیوں ہوں گے اور وہ والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک خوشی خوشی کرے گی۔

جب وہ جب بھی موقع ملے ان کو فرقان نے اپنے کسی پارٹ میں یہ سارا کتبہ لے کر لے کر جانیں تاکہ ان کے جسم پر حق اور بد و بد نامی جگہ پھیلے اور وہ ان کی تیار کی اور وراثت تیار کی اور وراثت تیار کی اور وراثت تیار کی۔

(۱۶) ہم وہ بھاری سنبھلنے کے وسائل مہیا کرنا

وہ بھاری پر یہ فریضہ بھی نہ ہو کہ وہ بچوں کے لیے ہیں، اپنی اہلیہ میں اس میں فراموش کرنا تاکہ بچے پانچ تھیں یا ایک اور مرد و عورت کے خاندان کا ایک و بھاری سنبھلنے کے لیے وسائل مہیا کرنا ہیں۔

بچوں کے لیے یہ ایک سب سے بڑا فرقہ کرنا۔

اس سب سے بڑے میں وہ بھاری سنبھلنے کے لیے ہیں۔

- کھانے پر فرقہ کے لیے ایک نو بھاری، اس کے علاوہ اور جواب دہ اور فرقہ کے لیے ہیں۔

- ایک بھاری کھانے جو بھاری کھانے کے لیے ہیں، اس کے علاوہ اور فرقہ کے لیے ہیں۔

مثلاً: حضرت مولا علی علیہ السلام کی مرقی سے جب وہ است برکات کرنا آسمان کرنا قرآن اور

کھانے کے ساتھ کھانے اور کھانے کے لیے ہیں، اس کے علاوہ اور فرقہ کے لیے ہیں۔

- قرآن اور کھانے کے لیے ہیں، اس کے علاوہ اور فرقہ کے لیے ہیں۔

وہ بھاری کی ایک تہیں جو بھاری کی مرقی سے ہیں۔

قدردان کھانے کے علاوہ اس کے متعلق یہی کتابیں جو بھاری کی مرقی سے ہیں۔

- ساری کھانے کے متعلق یہی کتابیں جو بھاری کی مرقی سے ہیں۔

وہ بھاری ہیں۔

- اس سے زیادہ اور انسانی تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں جن میں یہ - جو اسے اندازہ ہو -
 انسان کی زبان میں کلام نہ کیا ہو۔

- ایسی فکر آئینہ ستائیں جو بچوں کی باتوں کے مطابق ہوں اور میں میں یہ بتا کر کہ
 انداز ایک جامع و مکمل ہیں اور بچہ کی زندگی پر صحیح نظام ہے وہ ان کے احساسات و مشاہدات کا
 وہ اس پر کیا ہو اس سے ان کے انسانی کے خلاف فائدہ ہے۔

- علمی تاریخ، ادبی اور معلوماتی کتابیں جو بچوں کی سمجھ کے مطابق ہوں۔
 معیاری جریدہ و رسائل کا خریدار ہیں:

- اس رسالے کی ذمہ داری میں مخصوصیات ہونی چاہئیں:

- دور رسائی کا نقطہ سے مستند اور علمی اعتبار سے معیار کی ہو۔

- اس کی قیمتوں سے گراہی نہ جھٹکتی ہو۔

- اس کے موضوعات پر مضامین پیدا ہو جو معاشرے کے مختلف طبقوں کی ذہنی
 ضروریات پر مبنی ہوں۔

اس میں ایسی قسمیں میں شامل ہوں جو اخلاق و شرافت کے مافی ہوں۔

- اس میں ایسے مضامین نہ چھپتے ہوں جن میں اس سے خلاف ذہن سازی کی گئی ہو۔

(۷) بچوں میں مطالعے کا شوق پیدا کرنا:

مطالعے کا شوق ایسی چیز ہے جو انسان کی زندگی کا رہنما ہے۔ بچوں میں مطالعے کا
 شوق پیدا کرنے کا حراقت یہ ہے کہ ان کے معیاری اور مفید کتابیں اور ذوق ہا میں چھ ان
 میں مختلف مقابلے کرانے ہا میں۔ چھ مقابلے بلدی بننے (کئی تیرہ وقت مطالعے)
 سے متعلق ہوں اور چھ وقت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں کتابوں کے مطالعہ
 سے۔ بچہ ان کا امتحان بھی لیا جائے اور مقابلہ بھی کر دیا جائے۔ جو بچہ پوزیشن حاصل

مگر اس کی بہت الجھنی ہو اور پڑھائی ہو شوق، اسے کئے ہیں۔ مسیحی تعلیمات دیکھ رہی ہیں۔ ایسے کام اور مہم و اسباق پر بیٹھتی ہیں بہت فزائیقی ہو مگر بقدر ہے جس پر اسامی ترقیت کے ماسزین ترمیم دیتے ہیں۔ مگر غزالی رحمہ اللہ ”امیاد العلوم“ میں لکھتے ہیں:

”بچہ جب کوئی کام نہ کرے اور نہ ہی وہ۔ یا مہم و اسباق کا مطالعہ کرے تو مناسب یہ ہے کہ اس پر تنبیہ و تادیب بھی کی جائے۔ اور ایسا ہی مہم و اسباق کے لئے ہے۔ وہ خوش ہو جائے گا۔ لیکن اسباق اور ایسے کاموں پر اس کی مہم و اسباق کے لئے ہے۔ وہ خوش ہو جائے گا۔ لیکن اسباق اور ایسے کاموں پر اس کی مہم و اسباق کے لئے ہے۔ وہ خوش ہو جائے گا۔“

(۸) بچے کو اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے ذمہ داریاں محسوس کرانا۔

بچہ کو ذمہ داریاں ملتی ہیں لیکن سمجھنے کی کوشش ہمیشہ بری رہتی ہے

آج کل کے مسلمان اگر اپنے آپ کو دیکھیں تو اس طرح کے جوان ہیں جو انہوں نے اسلام کو شیوہی سے تہمید کرنا اختیار کیا تھا اور قرآنی و نبوی ہر و تحمل، عبادت، قدرتی و انسانی کے سامنے پہلے رہنے کے مسلمانوں کے لئے۔ قدم پر چلیں تو ان کی تہمید سے ہاتھوں بھی اسلام کو عزت نصیب ہوئی۔ ہم اسامی خلافت دوبارہ قائم کر سکیں گے۔ ہندوستان دو تابعہ ہے۔ کہوتی ہوئی عزت، عظمت دوبارہ حاصل کر سکیں گے۔ وہ پھر سے دوبارہ زین امت بن جائیں گے جو دلوں کے خدا کے لیے جیتی تھی ہے۔ اس لیے اس امت کو لوگوں کے ضمیر کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے ابھی کھڑے ہونا چاہیے کہ یہ دنیا نے ماننے اپنے عقیدے پر۔ واجد نے اخلاق اور بہادر کجاہدین کے غرور سے نہ تھکا۔ یہ ان میں سے۔ رنگ بد و قویہ، یہ صوبہ اور دشمن کی فتوحات کو ہر اس اسلام نے پیغام اور قرآن کریم کے حکم و ہدیہ میں سمجھ کر ہے۔

(۹) بچے کے دل میں جہاد کی روح اور شوق پیدا کرنا:

وہ اہم امور جن کا والدین کو بہت اہتمام کرنا چاہیے، ان میں سے بچے کے دل میں جہاد کی روح پیدا کرنا اور اس کی طبیعت میں عزم و مہر کے احساسات پیدا کرنا بھی ہے اور خاص کر ہمارے اس دور میں جس میں اسلامی ممالک سے نہ صرف یہ کہ اسلامی نظام ختم ہو گیا ہے بلکہ اسلامی ممالک میں حکومتوں کی پاک و دیرایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے جن کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ وہ اسلام کے دشمنوں کی سازشوں کو کامیاب بنائیں، چاہے یہ منصوبہ کمیونسٹوں کے ہوں یا سوشلسٹوں کے، یہودیوں کے ہوں یا عیسائیوں کے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خلافت اسلامیہ ختم کر دی گئی ہے۔ ماریٹ پرستی، آزادی، بے راہ رومی اور گمراہ کن عقائد نے اسلامی روایات کو اکھاڑ پھینک دیا ہے اور اسلامی ممالک ہر شخص کے لیے ترلقم اور آسان ہدف بن گئے ہیں۔

اس لیے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو مہر و ہمت کی تلقین کریں اور ان کے دلوں میں جہاد کی روح پیدا کر دیں تاکہ وہ اپنی جد و جہاد اور جہاد کے ذریعے اسلام کی عزت اور مسلمانوں کی عظمت دوبارہ واپس لے سکیں۔ جہاد کی روح بچوں کے دل میں پیدا کرنے اور اس کا مفہوم ان کے ذہن میں رائج کرنے کے دو طریقے کیا ہیں جنہیں والدین کو اختیار کرنا چاہیے؟

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل باتیں مفید ہوں گی:

۱۔ بچے کو ہمیشہ یہ احساس دلاتے رہنا کہ اسلامی شان و شوکت اور عظمت اس وقت تک دوبارہ نہیں مل سکتی جب تک جہاد اور قتال کے ذریعے اسے حاصل کرنے کی محنت نہ ہو۔

۲۔ بچے کو یہ باور کرانا کہ جہاد فی سبیل اللہ کی مختلف قسمیں ہیں:

۱۰۔ مائی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں ترقی و ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

۱۱۔ تعلیمی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں تعلیم و تربیت کے ذریعے اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

۱۲۔ اقتصادی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں تعلیم و تربیت کے ذریعے اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

۱۳۔ سیاسی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں تعلیم و تربیت کے ذریعے اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

۱۴۔ مذہبی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں تعلیم و تربیت کے ذریعے اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

۱۵۔ معاشرتی جہاد:

اس کا معنی یہ ہے کہ عورتیں تعلیم و تربیت کے ذریعے اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی میں ترقی کے لیے اپنی زندگی بسر کریں۔

سامنے ہمیشہ بیان کرتے رہنا، تاکہ وہ ان کی پیروی کریں اور ان کے طرز و طریقے کے مطابق چلیں۔

۴۔ بچے کو سورۃ انفال، سورۃ توبہ، سورۃ احزاب یا دکرانا نیز جہاد کے متعلق قرآن کریم کی دوسری آیات، ان کا شان نزول، ان کی تفسیر اور بہادری کے دوکارنا سے بیان کرنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ بدر، خندق اور حنین وغیرہ میں انجام دیے تھے۔ یہ ایسے واقعات ہیں جو بچے کے شعور کی تربیت کریں گے اور اس کو ایسا جری، اور آگے کی طرف بڑھنے والا انسان بنادیں گے جو اعلا کلمۃ اللہ کے سلسلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرے گا اور اللہ کے راستے میں شہادت کی اسی طرح تمنا کرے گا جس طرح کی تمنا اس کے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے۔

۵۔ بچے میں قضا و قدر پر ایمان رائج کرنا تاکہ اس کو جو مصیبت پہنچے وہ یہ یقین کا مل رکھے کہ وہ اس سے مل نہیں سکتی تھی اور جو چیز اس کو مل سکی وہ اسے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر ساری امت بھی مل کر اس کو کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تب بھی اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے جتنا اللہ نے اس کے لیے لکھ رکھا ہے اور اگر سب کے سب لوگ مل کر اس کو نقصان پہنچانا چاہیں تو اس کو صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے اس کے لیے لکھ رکھا ہے۔ جب کسی چیز کا مقررہ وقت آجائے گا تو وہ ایک گھڑی آگے ہو گا تب پیچھے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی زندگی دینے اور لینے والے، عزت و دولت دینے والے، نفع و نقصان پہنچانے والے ہیں۔ انہی کی قدرت میں ہر چیز ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

محترم والدین! بچے میں جہاد کی روح پیچہ اکرنے کے طریقے بیان کر دیے گئے۔ آپ ان کو اختیار کریں تاکہ جب آپ کے بچے جوانی کی عمر کو پہنچیں اور جہاد کی آواز لگے تو وہ جہاد

کے لیے ان میں بہادر بنی، بابا بک سے بجا ہونے پر شک کی اور انہوں نے سوچا کہ یہ نہیں۔

(۱۰) سچے واپس ہے روزگار کا شوق والا :

میں سے مراد یہ ہے کہ چپے کو اپنے پاؤں پر کھانا اور تے کی ڈھیلہ بن جائے۔ اس مقصد کے لیے میں سے حق و بے حرام کی کوئی فرق نہ کرے۔

مناصب یہ جتنے ہم چاہیں گے اور ان کے لئے تمہیں یہ تمام ضرورت ہے
جو اس سے ملتی ہے۔

۱۔ روپے جو تمام میں نیکی کا رموزی حصہ ہیں، ایسے روپے نہ مسموم نہ آلودہ نہ
بوشیا، نہ آلودہ ہیں۔ یہ روپے اگر اپنی تمام جا خوری جس سے شہ پہنچا، وہ روپے نہ آلودہ نہ مسموم
تعمیر کے مواقع فراہم کر رہا ہے۔

۲۔ وہ اپنے جو قلم سے میدان میں چھپتے ہیں، یہ بچے کا مسہرہ ہے، ان کے ہاتھ میں دھبے لگے ہوئے ہیں، یہ مڑوڑا لڑکائی سے نہ کتے ہیں اس لیے ان کے ہاتھوں پر دھبے لگے ہوئے ہیں۔ ان کی خط و ورق قلم صدف سے ہے، بعد یہ خط و ورق بنے کہ جب ان کا ہاتھ دھوا، انداز میں ان کا دھبہ و محسوس کرے، ان کو ان کی چاکری اور عادت، ان کی حرکت کی طرف متوجہ نہ کرے، دھبے کا ہاتھ اس پر چاہے کھانہ پھونکے، ہر پرستہ ان کی تعلیم کو چوری نہ کرے، جیسے کہ ہاتھ پر دھبہ لگا کر ان کو روک دینا، یہ تعلیم چوری نہیں، ان کو سکھانے اور ان سے زیادہ تعلیم دینے کے لیے ہر ماہ سے

بچا ہے انسان، ۲۰۰۶ء۔

بچوں میں بگاڑ کے اسباب اور ان کا علاج

پندرہ اسباب ایسے ہیں جو بچوں میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں اور ان کے اخلاق کو خراب کر کے ان کو جاتی کے کٹہرے پہنچا دیتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان اسباب پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے اور یہ بتائیں گے کہ ان کا کامیاب و صحیح علاج کیا ہے۔

(۱) غربت:

جب بچے کو اپنے گھر میں ضرورت کے مطابق روٹی کپڑے اور اس کو اتنے پیسے نہیں ملے جن سے وہ چھوٹی موٹی چیزیں خرید لیا کرے اور جب وہ اپنے ارد گرد نظر ڈالے تو اسے سوائے فقر و فاقہ محرومی اور نامرادی کے کچھ نظر نہ آئے تو اس کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ وہ گھر چھوڑ کر باہر نکلے گا تاکہ چھوٹے موٹے شوق پورے کر سکے، یہی وہ موقع ہوتا ہے جس سے مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے عن صرافہ انداز میں بچوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ پھر وہ معاشرے میں مجرم بن کر ابھرتا ہے اور انسانی جانوں، عزت و آبرو اور مال و دولت کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔

اسلام نے غربت کے علاج اور ہر انسان کے لیے عزت و آبرو کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے ایسے قوانین بنائے ہیں جن سے ہر فرد کو روٹی، کپڑے اور مکان بقدر ضرورت مل جائے، اور ایسا نظام مقرر کیا ہے جس سے فقر و فاقہ کا خاتمہ ہو جائے۔ پانچواں اسلام نے ہر شہری کے لیے کام کاج کے یکساں مواقع فراہم کیے، معذور افراد کے

یہ ریت لٹا کر مہو اور لٹیل مہو اور ریت تو نہیں ہے۔ ریت کے ذریعے سے شخص کی
 اندر ہو ہو نہ کہ ان کو قتل ہو۔ وہ قتل ہو گیا تو اس اور ہوا میں کیا ہے مگر پتہ سے دیکھ لیں
 وہ ریت جس سے ان کی موت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ریت ہے اور نہ کہ ریت ہی پر انسان مہو اور ریت
 ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہے۔ مگر پتہ بھی جس جو فو تو واقعی دیکھ لیں یہ میں
 معائنہ سے بخبردار نہایت ہے۔ یہ نہ ہوا اور نہ یہ ریت کے ساتھ ساتھ ہے۔ یہ جو
 دیکھ رہی ہے۔ ریت کی بنیادیں ختم ہو جائیں۔

(۲) اس باب کے ارمیٹس کو رانی بھنڈو اور اختیاف۔

بچے اپنے گھر میں آگئیں تو کہتے تھے کہ وہ اپنی آنکھوں نے دیکھا ہے اپنے بڑوں میں سے ان
 انکراؤ جیتے تھے وہ ان کی زبان پر نہ تھی کہ وہ ان کے دور کو یاد کرتے تھے کہ بچے میں نہ تھا وہ ان کے
 نے ساتھ اپنا وقت گزارا اور ان کے اوقات ان کے ساتھ گزرے۔ یہ دوست ان
 اندر انسانی اور انسانی قسم کے جوتے ہیں تو یہ بچے ان کے ساتھ گزر رہے ہیں
 جاتے ہیں۔ یہی باتیں کہ ان کے انسانی تعلیمات اور ان کے وقت کے میں جاتے ہیں۔

[illegible]

(۳) طریق اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا فخر و فائقہ۔

ہر ایک میں اپنی جگہ ہے۔ ہر ایک کو اپنی جگہ ملے گی۔ ہر ایک کو اپنی جگہ ملے گی۔ ہر ایک کو اپنی جگہ ملے گی۔

تربیت نہ ملنے کی وجہ سے ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ لہذا والدین کو چاہیے کہ بچوں پر رحم کھائیں اور حتی الامکان طلاق کی نوبت نہ آنے دیں۔ اگر بالفرض ناگزیر حالات میں طلاق ہو جاتی ہے تو دونوں مل کر بچوں کے لیے ایسا انتظام کریں کہ ان کی زندگی تباہ نہ ہو۔

اور اگر شوہر غریب ہو اور نان نفقہ دینے پر قادر نہ ہو تو پھر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے خرچ کا بندوبست کرے۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہو وہ اس وقت تک مہیا کرتی رہے جب تک وہ بچے جوان ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہو جائیں۔

(۴) بچوں اور قریب الہلو غ لڑکوں کا فارغ اور بے کار وقت گزارنا:

ایسی فراغت اور بیکاری جس میں کوئی کام یا مصروفیت نہ ہو، بچے اور قریب الہلو غ لڑکوں کو خراب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بچہ شروع سے ہی کھیل کود کا شوقین ہوتا ہے، لاپرواہی کی جانب مائل اور آزادی و تفریح کا دلدادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ہر وقت متحرک رہتا ہے۔ کبھی اپنے ہم عمروں کے ساتھ تفریح اور بھاگ دوڑ میں، کبھی مختلف کھیلوں کے مقابلے میں، اس لیے تربیت کرنے والوں کو چاہیے کہ بچوں کے اس رجحان سے فائدہ اٹھائیں اور بالغ ہونے کے قریب کے زمانہ میں ان کا قصوصی خیال رکھیں، تاکہ ان کے فارغ وقت کو ایسے کاموں میں لگائیں جو ان کے جسم کو مضبوط، اعصاب کو طاقتور اور بدن کو چست و صحت مند بنانے والے ہوں۔

لہذا اگر ان کے لیے کھیل کود کے میدان، ورزش کے لیے مناسب جگہیں، تیرنے کے لیے تالاب اور جسمانی تفریح کی جگہیں نہیں ملتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ گندے سڑکیوں اور بد اخلاق اور بد قماش لوگوں کے ساتھ بیٹھیں گے اور پھر ان میں بھی ان جیسی عادات اور خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

لبنہ والہ الدین میں پرستوں اور حکومت کے لیے یہ شعر پوری ہے۔ پچوں کے لیے تمہیں کے
میدان، تقریر و مباحث کے لیے ہوں، کتب خانے، مدرّسہ آرٹ، ثقافت ہائی و مہر سوار
سیکھنے کے مواقع اور تیرے کے لیے ساف سٹور۔ کتاب سہیا کریں۔ لیکن ان سب چیزوں میں
میں اس بات کا دھیان رہنا چاہیے کہ یہ چیزیں اسلامی احکام کے مطابق ہوں۔

(۵) بری صحبت اور برے دوست :

بچوں کو بگاڑنے اور خراب کرنے کا سب سے بڑا سبب بری صحبت اور برے ساتھی ہوتے
ہیں۔ خاص سیر پر اور بچہ سیر ساما دھما اور نگر اور زمین وہاں جو کئی ٹیموں اور بڑے بچوں کے
ساتھ آتے ہیں۔ یہی ہے جو صدمہ شہر و دیہات کی زندگی میں آتا ہے اور بڑے اخلاق اپنے اندر جذب
کر لیتے ہیں اور پھر اس دور و راست پر ان کی شکل بن جاتا ہے۔

اسلام نے اپنی اسی تعلیمات کے ذریعے ہماری زندگی کو بری طرف سے بچا دیا ہے۔ ہم اپنی
"دینی عمل" کو اپنی انہیں انہیں میں بڑا سبب وہ بدعتی ہیں۔ یہ سب بچے ہمارے جو کہ ان کو
معلوم ہو کہ بچے میں سے جو کہ رہتے ہیں اس سے جو کہ آتے ہیں یہی ہیں "بچوں" کے ساتھ
کہہ رہے ہیں "اور ان کی خصوصیات یہ ہیں کہ ان کا ہونا چاہیے۔"

(۶) بچے کے ساتھ والدین کا مناسب برتاؤ :

والدین اگر بچے کے ساتھ ہمیشہ محبت و ترش رہیں تو یہ اختیار کریں گے، ہمیشہ ہمارے ساتھ اور
انہیں اپنا کر ان کو اپنا سبب میں لے کر ہمیشہ ان کی صحبت و ملائمت میں رہیں گے تو
انہیں کا معاملہ اس کی بدولت و خلاق میں نظام ہوگا۔ اس نے دیکھنے اور مزاج میں خوف و
فری بھگت نہیں ہوگی اور یہ بھی ہوگا ہے کہ وہ بدعتی و بدعتی کے ساتھ انہیں
جو کہ ہے اور انہیں وہاں تک پہنچ جائے، یہ وہ ہے جسے لیے ہم نے جانے کہ اس کو مال و خلیق
اور وہ دین کی اہمیت سے نفی ہے۔ لہذا اسلام میں وہاں وہ بچہ جو یہ علم دیتا ہے کہ وہ بدعتی اخلاق ہے،

نرم مزاجی، شفقت اور نرم دلی کا مظاہرہ کریں، تاکہ اولاد کی صحیح تربیت ہو سکے۔ ان میں جرأت اور خود اعتمادی پیدا ہو اور وہ یہ محسوس کریں کہ وہ قابل احترام شخصیت اور عزت و حیثیت کے مالک ہیں۔

(۷) بچوں کا جنس اور جرائم پر مشتمل فلمیں دیکھنا:

بچوں کے خراب ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ جو ان کو بد کرداری اور بد اخلاقی کا عادی بناتا ہے اور بھرمانہ زندگی کی طرف لے جانے کا سبب بنتا ہے، وہ بے نیکی و عیثیٰ اور قہش پر جیسا سوز منظر پر مشتمل فلمیں اور گندے مناظر، اسی طرح وہ رسالے اور کتابیں جو جنسی واقعات اور شہوت انگیز قصوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان سب کا مقصد، شہوت کو بھڑکانا اور جرم پر آمادہ کرنا ہوتا ہے۔ ان سے تو بڑوں کے اخلاق بھی خراب ہو جاتے ہیں، بچے تو پھر بچے ہوتے ہیں۔

لہذا والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو جنسی مناظر، مار و حلاز اور مجرموں کو بیرو بنا کر پیش کرنے والی فلمیں دیکھنے سے روکیں، اور اسی طرح ان کو گندے رسالوں، عشق و محبت سے بھرے ہوئے ناولوں اور ٹکڑوں والیاد سے بھری ہوئی کتابیں خریدنے اور پڑھنے سے باز رکھیں۔

(۸) بچوں کی تربیت سے کنارہ کشی:

والدین کا بچہ کی تربیت سے لافلتق ہونا اور ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دینا بھی بچوں کو خراب کرنے اور ان کے اخلاق کے بگڑنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

باپ کی طرح ماں بھی تربیت کی ذمہ دار اور نگہبان ہے، بلکہ ماں کی ذمہ داری زیادہ اہم اور ضرورت نازک ہے۔ اس لیے کہ ماں ولادت سے جو ان ہونے تک بچے کے ساتھ رہتی ہے اور اس وقت تک اس کی پرورش کرتی رہتی ہے جب تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر

معاشرے کا ذمہ دار شخص نہ بن جائے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ داری حیثیت سے ماں کا مستقل تذکرہ کیا ہے۔ فرمایا:

”وَالْأُمُّ ذَاعِبَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْئُولَةٌ عَنْ وَعِظِهَا۔“^۱

”ماں اپنے شوہر کے گھر کی رکھوالی ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

اگر ماں بچوں کی تربیت کے حوالے سے اپنے فرائض میں کوتاہی کرے گی اور اپنی سہیلیوں، مہمانوں اور ادھر ادھر آنے جانے میں لگی رہے گی اور باپ بچوں کی تربیت اور دیکھ بھال کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرے گا اور اپنا قارغ وقت گھومنے پھرنے، دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگانے اور چائے و سگریٹ میں مناع کرے گا تو پھر بچوں کی تربیت قیہوں کی طرح ہوگی۔ وہ آوارہ بچوں کی طرح گھومیں پھریں گے اور اپنا مستقبل تباہ کر ڈالیں گے۔

(۹) یتیم ہونا:

نو عمر یتیم بچہ اگر اپنے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنے والا اور رحم کرنے والا دل نہ پائے اور اپنے بڑوں کی جانب سے اسے ہمدردانہ برتاؤ نہ ملے اور اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو اس کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ یہ یتیم بچہ آہستہ آہستہ مخرمانہ زندگی کی جانب بڑھتا رہے گا۔

اسلام نے یتیم کی دیکھ بھال کرنے والوں اور رشتہ داروں کو یہ حکم دیا ہے کہ اس کے ساتھ اپنا برتاؤ کریں اور اس کی کفالت کی ذمہ داری اچھے طریقے سے پوری کریں تاکہ وہ انجمنی تربیت حاصل کرے اس میں اچھے اخلاق پیدا ہوں اور وہ معاشرے کا کامل فرد بنے۔

ﷺ ﷺ ﷺ

بچے کے بگڑنے اور خراب ہونے کے یہ اہم بنیادی اسباب ہیں۔ اگر والدین نے ان اسباب کا خاتمہ نہ کیا اور اسلام نے اصلاح و تربیت کے لیے جو مفید اور مؤثر علاج مقرر کیا ہے اسے اختیار نہ کیا تو بچوں کی تربیت نہ ہو سکے گی اور وہ بد اخلاقی و بد تمیزی کے عادی ہو جائیں گے۔ پھر انہیں راہِ راست پر لانا اور حق بات سمجھانا نہایت مشکل ہو جائے گا۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ اولاد کی تربیت اور ان کو مہذب و شائستہ بنانے کے لیے اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں کو اپنائیں تاکہ ان کی اولاد اللہ کا حکم بجالانے میں فرشتوں کی طرح بن جائے اور اخلاق و عمل میں دوسروں کے لیے بہترین نمونہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کچھ بھی مشکل نہیں ہے بشرطیکہ ہم اپنی محنت اور کوشش میں کمی نہ چھوڑیں اور اللہ کے دربار سے اپنی اولاد کے حق میں خیر کے فیصلے کروانے کے لیے دلی سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اور ہمارے زیر تربیت افراد کی ظاہری و باطنی اصلاح فرمائے۔ ہماری اولاد شاگردوں اور متعلمین کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہم سب کو دنیا و آخرت کی ظاہری و باطنی ترقی و کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔